UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226005

UNIVERSAL
LIBRARY

تذکیر الاخوان

بآیات القرآن

هذا بیان للناس وهدی وموعظة للمتقین

(اس سے مقصود تو سب لوگوں کو سمجھانا ہے لیکن ہدایت و نصیحت انہیں کو ہوتی ہے جنکے دل میں خدا کا خوف ہے)

Checked 1969

تذکیر الاخوان
بآیات القرآن

مؤلفہ احقر العباد محمد غوث سعید کان اللہ لہ

منتظم دفتر پرائیویٹ سکریٹری نواب مدار المہام سرکار عالی

حیدرآباد دکن

سنہ ۱۳۱۷ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین سیدنا محمد و علیٰ آلہ واصحابہ الذین اتبعوہ باحسان الیٰ یوم الدین - امّا بعد بندہ حقیر محمد غوث ابن غلام محمد سعید مرحوم مدراسی غفر اللہ لہ ولوالدیہ عرض رسا ہے کہ تجربے یہہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ حق ہمیشہ غالب رہا کرتا ہے اور ایک سچّے دین اور صحیح مذہب کو زمانہ کی رفتار بھی بجز اسکے کہ اسکو اور فروغ دے کوی نقصان نہین پہونچا سکتی - جسقدر لوگ علم و عقل مین ترقی کرتے جاتے ہین اسیقدر اس سچے دین اور صحیح مذہب کی خوبیان دریافت ہوتی جاتی ہین اور اسکے حسن کا اعتراف مختلف طریقون سے ہوتا رہتا ہے لیکن اسکو سمجھنے کے لئے انسان کو البتہ غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے - جو لوگ غور و فکر کے عادی نہین ہین اونکے اذہان اس طرف منتقل نہین ہوتے اسلئے وہ واقعات سے نتایج نکالنے مین قاصر رہتے ہین - تمثیلاً مین اسلام کے عقائد و اعمال کو پیش کرتا ہون جن مین غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا مین گو انکی سخت مخالفت کیگئی لیکن رفتہ رفتہ لوگ انکے حسن کے قایل ہوگئے اور آخرش نوبت یہان تک پہونچی کہ اس علم و عقل کی ترقی کے زمانہ مین بھی بڑے بڑے دانشمندون کو سوا انکی پیروی کے کوی چارہ نہین ہے - چنانچہ ہم دیکھہ رہے ہین کہ باوجود عیسائی مذہب مین شراب کی ممانعت نہ ہونیکے عقلمند عیسائیون نے

اسکا ام الخبایث ہونا تسلیم کرلیا اور اس سے اجتناب کی ترغیب مین ہمہ تن مصروف ہین - اسیطرح یہہ لوگ عقیدہ تثلیث کی قباحتون کو معلوم کرکے اسکے بالکل منکر ہوگئے ہین گو پورے پورے مسلمان نہین ہوے اور اپنی جماعت کو موحدین کے نام سے موسوم کرتے ہین - اکثر ہندوؤن نے انگریزی تعلیم پاکر مذہب عیسائی کو تو قبول نہین کیا بلکہ بت پرستی سے بیزار ہوگئے اور بمقابلہ عیسائی پادریون کے اسکو جاہلون کی روش بتلاکر تثلیث ہی کی تردید کرنے لگے -

اس مختصر تمہید کے بعد مین اپنے اس رسالہ مین تزکیہ نفس و تہذیب اخلاق کے متعلق اسلام کی جو عمدہ تعلیم ہے اسکو بیان کرنا چاہتا ہون تاکہ اسکے پڑہنے والون کو معلوم ہوجاے کہ اسلام کیسا سچا اور صحیح مذہب ہے، اور نیز یہہ کہ اسکو علوم کی ترقی سے بعوض کسی قسم کا صدمہ پہونچنے کے تقویت ہوتی جاتی ہے - یہہ مانی ہوئی بات ہے کہ کسی انسان کا نفس پاک اور اسکے اخلاق درست ہو نہین سکتے جب تک کہ اسکو خدا پر ایمان اور اپنے اعمال کی جوابدہی کا خوف + نہو چنانچہ انگریزی سلطنت نے بھی جسکی دانائی ضرب المثل ہوگئی ہے ان اصول کو تسلیم کرلیا ہے اور اپنی رعیت کو وفادار نیک کردار اور اپنے احسانات کا

+ جو لوگ مشرک ہین انکو اسکا خیال ہو نہین سکتا کیونکہ انکا زعم یہہ ہوتا ہے کہ انکے قرار دے ہوے معبود انکے حامی بنکر خدا کے عذاب سے انکو بچا لینگے اور انہین کو راضی رکہنے کے لیئے یہہ لوگ اپنے خیالات و توہمات کے بموجب اعمال کیا کرتے ہین جسکی مذمت قرآن مجید مین اسطرح مذکور ہے - اِنْ هِيَ اِلَّا اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى - یعنے یہہ تمہارے بت تو نرے نام ہی نام ہین جنکو تم اور تمہارے بڑون نے اپنی طرف سے تراش لیا ہے اور اگر انکی اصلیت ہو بہی تو خدا کی طرف سے انکے معبود ہونیکی کوئی سند موجود نہین ہے پس تم لوگ نری اٹکل اور اپنی نفسانی خواہشون پر چلتے ہو اور خدا کی طرف سے جو ہدایت آچکی ہے اسکو نہین دیکہتے - اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہی ہے کہ اس قسم کے خیالات کا بطلان نہایت معقول دلایل سے ثابت کرکے اللہ کے بندون کو اپنے مالک حقیقی کی طرف رجوع کرنیکی تاکید ایسے امید و بیم کے الفاظ مین کی ہے کہ بڑے بڑے مشرک و بت پرست متاثر ہوکر کلمۂ توحید کے قایل ہوے اور ہوتے جاتے ہین -

شکرگزار بنانیکے لئے مذہبی تعلیم کو مفید قرار دیا ہے - آج کل ولایت مین بھی مذہبی تعلیم کی سخت ضرورت ہونیکی نسبت کتابین تصنیف کی جاتی ہین اور حکایات وقصص کے پیرایہ مین دہریت اور لامذہبی کی برائیونکا اظہار ہوتا ہے اب دیکھنا چاہئے کہ اِس اہم مسئلہ کے متعلق اِسلام نے تیرہ سو برس پہلے کیا تعلیم کی اور دنیا مین کسی وقت اس سے بہتر تعلیم بھی ہوئی ہے یا نہین -

اس رسالہ کو مین نے دو فصلون پر تقسیم کیا ہے - پہلی فصل مین خدا پر ایمان لانے اور یوم آخرت کے یقین کرنے کے متعلق قرآن مجید کی جو تعلیم ہے وہ بیان کیگئی ہے - اور دوسری فصل مین تزکیہ نفس وتہذیب اخلاق کے لئے اعمالِ حسنہ اختیار کرنیکی نسبت اسلام کے جو احکام ہین انکا ذکر کیا گیا ہے -

فصل اول - خدا پر ایمان لانے اور یوم آخرت کے یقین کرنیکے متعلق آیات

سورۂ بقر مین ارشاد ہوا ہے - یَاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِی خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ الَّذِی جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ - ترجمہ - ای لوگو اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمکو اور اُن لوگون کو جو تم سے پہلے ہوگزرے ہین پیدا کیا تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ - جس نے تمہارے لئے زمین کا بچھونا بنایا اور آسمان کی چھت اور آسمان سے پانی برساکر اس سے تمہارے کھانے کے پھل پیدا کئے پس کسی کو اللہ کا ہم پلہ نہ بناؤ اور تم جانتے بوجھتے ہو -

ان آیات مین لوگون کو اللہ جل شانہ کی عبادت کا حکم اسکے ایسے صاف وصریح احسانات جتا کر دیا گیا ہے جنکو ہر ایک شخص بلا غور وتامل دریافت کرسکتا ہے - پہلا احسان یہہ ہے کہ ہم کو اور جو لوگ ہم سے پہلے ہوگزرے جن مین مشرکین کے قرار دئے ہوے معبود بھی داخل ہین

سبکو اسی نے پیدا کیا - دوسرا احسان یہہ ہے کہ زمین کو ہمارا مکان اور آسمان کو اسکی چہت بنایا تیسرا
احسان یہہ ہے کہ اگر ہماری خلقت کے ساتہہ ہماری روزی کا سامان مہیا نہ کرتا تو ہم زندہ نہین رہ سکتے
تہے اسلیئے آسمان سے پانی برساکر زمین سے ہمارے لئے اقسام کے پہل نکالے جنکو ہم کہاکر
زندہ رہتے ہین - پس اللہ جل شانہ کے ان احسانات کو جان بوجہکر اورون کو جو ان کامون مین
کچہہ بہی دخل نہین رکہتے ہین اسکی عبادت مین شریک کرنا ہرگز زیبا نہین ہے لہذا اسکی ممانعت
کیگئی ہے اور اکیلے اللہ جلّ شانہ کی عبادت کا حکم دیا گیا ہے اور ساتہہ ہی لعلکم تتقون مین یہہ سمجہایا گیا ہے
کہ اس حکم سے خدا کا کوئی ذاتی فایدہ مقصود نہین ہے بلکہ ہماری بہلائی منظور ہے کہ ہم بدکاری سے
بچین ورنہ اسکی ذات ہماری عبادت سے مستغنی ہے چنانچہ سورہ ابراہیم کے ایک مقام مین
ارشاد ہوا ہے - اِنْ تَكْفُرُوْا اَنْتُمْ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ - یعنے تم اور
جتنے لوگ روی زمین پر ہین سب کے سب ناشکر ہو جائین تو خدا کو ذرا بہی پروا نہین وہ بے نیاز
اور ہر حال مین سزاوار حمد وثنا ہے کیونکہ سبکا خالق وہی ہے اور جمیع نعمتین اسیکی عطا کی ہوئی ہین -
یہی مضمون سورہ لقمٰن کی ان آیات مین کسی قدر صراحت سے بیان ہوا ہے - خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَاَنْزَلْنَا
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ - هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ
دُوْنِهٖ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ - ترجمہ - اسی نے آسمانون کو جیسا کہ تم انکو دیکہتے ہو
بغیر ستون کے کہڑا کیا ہے اور اسی نے زمین مین بہاری بوجہل پہاڑون کے لنگر ڈالے
کہ کہین تمہین کسی طرف کو لیکر جہک نہ پڑے اور اس مین ہر قسم کے جاندار پہیلائے اور ہم ہی نے

آسمان سے پانی برسایا پھر اس پانی کے ذریعہ سے زمین میں ہر قسم کی عمدہ عمدہ چیزیں اُگائیں - اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ یہہ تو خدا کی پیدا کی ہوئی پیدایش ہے تو اب تم لوگ مجھکو دکھاؤ کہ خدا کے سوا جو معبود تم لوگوں نے بنا رکھے ہیں انہوں نے کیا کچھہ پیدا کیا ہے - بات یہہ ہے کہ یہہ ظالم کھلی گمراہی میں پڑے ہیں -

ان آیات میں بے ستون آسمانوں کی پیدایش - زمین کی خلقت اور اس میں بڑے بڑے پہاڑوں کا بنانا تاکہ ہماری سکونت کی جگہہ مستحکم ہو جاوے اور پھر اس زمین پر اقسام کے جانوروں کا پیدا کرنا جو ہماری مختلف ضرورتوں کو دفع کرتے ہیں - اسکے بعد آسمان سے زمین پر پانی برسا کر اس سے ہماری غذاؤں کا نکالنا ان تمام انعامات کو جو اسکیلیے اللہ جلّ شانہ کے عطا کئے ہوئے ہیں بیان کرکے مشرکین سے یہہ سوال کیا گیا ہے کہ بھلا بتلاؤ تو سہی کہ تمہارے معبودوں نے کیا پیدا کیا ہے - اس لاجواب سوال کے بعد خود اللہ جلّ شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ جو لوگ شرک میں مبتلا ہیں وہ اپنے نفس پر بڑا ہی ظلم کر رہے ہیں کیونکہ انکی گمراہی تو ایسی صریح ہے کہ سزا کے وقت انکا کوئی عذر مسموع ہو نہیں سکتا -

اس غرض سے کہ اتمام حُجّت ہو جاوے اور لوگوں کو کسی قسم کے عذر کا موقع باقی نہ رہے اللہ جلّ شانہ نے قرآنِ مجید کے متعدد مقامات میں اپنی خالقیت و ربوبیت کے دلایل کو مختلف پیرایوں میں بیان فرمایا ہے اور ان مضامین کی تکرار جو واقع ہوی ہے اس سے صرف یہی غرض معلوم ہوتی ہے کہ نادان لوگ ان باتوں کو بار بار سنکر ذی فہم ہو جائیں اور عقلمند لوگوں کے لئے اس میں یہہ فایدہ ہے کہ انکی قوت ایمانیہ میں ترقی ہوتی رہتی ہے اور انکے دل اللہ کی یاد سے فراموش نہیں ہوتے - چنانچہ سورہ طٰہٰ کے ایک مقام میں اوپر کی آیتوں کا مضمون اس طرح بیان ہوا ہے - اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ سَلَکَ لَکُمْ

فیہا سبلا وانزل من السماء ماء فاخرجنا بہ ازواجا من نبات شتی - کلوا وارعوا انعامکم - ان
فی ذلک لآیت لاولی النہی - منہا خلقنکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخری - ترجمہ - اسی نے تو
تمہارے لئے زمین کا فرش بنایا اور تم لوگون کے چلنے کے لئے زمین مین رستے نکالے اور آسمان سے
پانی برسایا - پہر ہم ہی نے پانی کے ذریعہ سے طرح طرح کی مختلف روئیدگیان زمین سے نکالین - انکو تم ہی
کہاؤ اور اپنے چارپایون کو بہی چراؤ - کچہہ شک نہین کہ ان باتون مین عقل والون کے لئے قدرت خدا کی
بہتیری نشانیان ہین - لوگو اسی زمین سے ہم نے تمکو پیدا کیا اور مرے پیچہے اسی مین تمکو لوٹا لائین گے
اور اسی سے قیامت کے دن تم کو دوبارہ نکال کہڑا کرینگے - سورہ ق مین یہی مضمون ان الفاظ مین
بیان ہوا ہے - افلم ینظروا الی السماء فوقہم کیف بنینہا وزینہا وما لہا من فروج - والارض
مددنہا والقینا فیہا رواسی وانبتنا فیہا من کل زوج بہیج تبصرۃ وذکری لکل عبد منیب ونزلنا
من السماء ماء مبرکا فانبتنا بہ جنت وحب الحصید - والنخل بسقت لہا طلع نضید رزقا للعباد
واحیینا بہ بلدۃ میتا - کذلک الخروج - ترجمہ - کیا ان لوگون نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نظر بہر کر
نہین دیکہا کہ ہم نے اسکو کیسا بنایا اور ستارون سے اسکو سجایا اور اس مین کہین درز کا نام نہین - اور
زمین کو ہم نے پہیلایا اور اسکے اندر بہاری بوجہل پہاڑ جمادئے اور سب طرح کی خوشنما چیزین اس مین اگائین
تاکہ جو بندے ہماری طرف رجوع لانے والے ہین وہ ہماری قدرت کو دیکہکر عبرت پکڑین - اور ہم نے
آسمان سے برکت کا پانی اتارا اور اپنے بندون کو روزی دینے کے لئے اس پانی کے ذریعہ سے باغ
اگائے اور کہیتی کا اناج اور لمبی لمبی کہجورین جنکے خوشے خوب گتہے ہوتے ہین - اور نیز ہم نے مینہہ کے
ذریعہ سے مری ہوئی بستی کو جلا اٹہایا - اسی طرح قیامت کے دن لوگون کو قبرون سے نکلنا ہوگا -

ان ہردو آیات مین بہی آسمان وزمین کی خلقت پانی کا برسنا اور اسکے ذریعہ سے مخلوقات کو
روزی کا میسر آنا اور پہر زمین کی مختلف آبادیون مین تعلقات قایم ہونیکے لئے جو تمدن کے واسطے نہایت
ضروری ہے اس مین رستون کا موجود ہونا بیان کرکے ارشاد ہوا ہے کہ عقلمند لوگ ان امور کو دیکہکر
خدا کی قدرت کا اعتراف کرتے ہین آخر مین یہہ بتلایا گیا ہے کہ جسطرح ہم نے زمین سے تمکو پیدا کیا اور
پہر اسی کی طرف لوٹاتے ہین اسیطرح تمکو اس سے زندہ اٹہادینگے اور اسکی مثال خود دنیا مین موجود ہے
کہ پانی کے روک لینے سے کہیتی اور باغ اور اس مین جو کیڑے پتنگے ہوتے ہین وہ سب سوکہہ کر خاک
درخاک ہوجاتے ہین لیکن جہان پانی برسا قطعہ کا قطعہ سرسبز وشاداب ہوجاتا ہے - جبکہ ہماری
قدرت کی یہہ کیفیت ہے تو تمکو مرے پیچہے زندہ کرنا کون سا مشکل امر ہے -

چونکہ خدا کی قدرت کا انکار درحقیقت خدا کا انکار ہے اور مخلوق سے خالق کا انکار ایک نہایت
احمقانہ حرکت ہے سورۂ بقر کے ایک مقام مین اس قسم کے احمقون کی تفہیم ان الفاظ مین کیگئی ہے -
كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ - ترجمہ - کیونکر تم
خدا کا انکار کرسکتے ہو اور تمہارا حال یہہ ہے کہ تم بے جان تہے تو اس نے تم مین جان ڈالی پہر وہی تم کو
مارتا ہے پہر وہی تم کو قیامت مین دوبارہ جلاۓ گا ہی پہر اسیکی طرف لوٹ جاؤ گے -

اس آیت مین یہہ سمجہایا گیا ہے کہ تم دنیا مین خود بخود تو پیدا ہو گئے نہین بلکہ اللہ نے تمکو عدم سے
صفحۂ ہستی پر موجود کیا یعنی ما کے پیٹ مین اسطرح آئے کہ تمہاری ابتدای حالت مردے کی تہی پہر اس مین
جان آئی اور تم صحیح سالم پیدا ہوئے اسکے بعد بہی تم دنیا مین اپنے اختیار سے زندہ نہین رہتے ہو کیونکہ اگر
یہہ امر اختیاری ہوتا تو کوئی شخص مرتا نہین بلکہ خدا کو جب تک منظور ہوتا ہے تمکو زندہ رکہتا ہے پہر وہی تم کو

مار دیتا ہے۔ یہان تک کی کیفیت تو تم خود جانتے ہو۔ اب جسکو یہہ تمام کام کرنیکی قدرت ہے، وہی کہتا ہے کہ
تم کو دوبارہ زندہ ہوکر اسکے حضور مین حاضر ہونا پڑیگا تاکہ دنیا مین جو اعمال کئے ہین انکی جوابدہی کرین۔
اگر تم ایسے قادر مطلق کے قول کو جسکی اختیار سے تم کسی وقت باہر نہین ہو سکتے ہو دنیا کی زندگی مین
جو اسیکی دی ہوئی ہے نہ مانین تو یہہ محض تمہاری حماقت ہے۔

جو تصرفات اوپر کی آیت مین بیان ہوئے ہین چونکہ اونکی طرف ذہن جلد منتقل نہین ہوتا ہے اسلئے
سورۂ انعام کے ایک مقام مین اللہ جل شانہ کے ایک ایسے صاف وصریح تصرف کا ذکر کیا گیا ہے
جو آدمی کو ہر وقت علانیہ نظر آتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوا ہے۔ وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفّٰكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم
بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضٰى أَجَلٌ مُّسَمًّى ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۔ اور وہی ہے
جو رات کے وقت نیند مین ایک طرح پر تمہاری روحین قبض کرلیتا ہے اور جوکچھہ تم نے دن مین کیا تہا
وہ اسکو ہی جانتا ہے پہر دن کے وقت تم کو اٹہا کہڑا کرتا ہے تاکہ رات دن کی آمد و شد سے
وہ میعاد حیات جو اسکے علم مین مقرر ہے ایک دن پوری ہو پہر اسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے
پہر اُس وقت جو کچھہ تم دنیا مین کرتے رہے ہو وہ تم کو اس کا برا بہلا بتا دیگا۔

اس آیت مین ہر ایک انسان پر شب کے وقت نیند مین جو ایک طرحکی موت کی حالت طاری
ہوتی ہے اور پہر وہ زندہ ہوجاتا ہے اسکو اللہ جل شانہ نے اپنے کمال قدرت کو ظاہر کرنیکے لئے
بیان فرمایا ہے اور پہر ارشاد ہوا ہے کہ دن مین جو اعمال لوگ کیا کرتے ہین ہم انکو ہی بخوبی جانتے ہین
اور برے اعمال کی سزا مین انکو اسی حالت نیند مین مار ڈالنا ہمارے اختیار مین ہے لیکن ہم ہر ایک
شخص کی مدت حیات جو پہلے سے مقرر ہوچکی ہے پوری کرنیکے لئے اس مجازی موت کے بعد پہر

اسکو زندہ کرتے ہین پس اس صورت مین تمہاری بداعمالیون کی سزا کے لئے البتہ تمکو ہماری طرف
لوٹ آنا ہوگا اور جبکہ برے اعمال کی سزا ملنی ہے تو بالضرور اعمال نیک کی جزا بھی ہونی چاہئے اور
اسی کے لئے قیامت کا دن مقرر ہے جسکو تم لوگ اپنی حماقت سے جھٹلاتے ہو اور یہہ نہین سمجھتے کہ
اس سے خدا کی قدرت کا انکار ہوتا ہے حالانکہ تم دنیا کی زندگی ہی مین اسکی قدرت کے آثار کو ہمیشہ دیکھہ رہے ہو
چنانچہ اللہ جل شانہ کی کمال قدرت اور دنیا ہی مین اسکے تصرفات کی مفصل کیفیت سورہ واقعہ
کے ایک مقام مین اسطرح مذکور ہے۔ أَفَرَأَيْتُم مَّا تُمْنُونَ ۔ أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ۔
نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۔ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا
لَا تَعْلَمُونَ ۔ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ۔ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ۔ أَأَنتُمْ
تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ۔ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ۔ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ۔
بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۔ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۔ أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ
أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ۔ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۔ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ۔
أَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ۔ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ ۔ فَسَبِّحْ
بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۔ ترجمہ ۔ بھلا دیکھو تو سہی کہ یہہ جو منی تم عورتون کے رحم مین پہونچاتے ہو اس
منی کا آدمی تم بناتے ہو یا ہم بناتے ہین ۔ ہم ہی نے تم لوگون مین موت کا قرارداد کر دیا ہے
اور ہم اس سے عاجز نہین کہ تمہاری جسمانی شکلین بدل دین اور ایک اور ہستی مین جسکو تم نہین جانتے
تم کو بنا کھڑا کرین ۔ اور تم تو ہمارے پہلے بنانے کو جان ہی چکے ہو تو اب تم کیون نہین سمجھتے
کہ اسی طرح قیامت مین بنائے جا سکتے ہو ۔ بھلا دیکھو تو سہی کہ تم لوگ جو کھیتی کرتے ہو اسکو تم

اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہین - ہم چاہین توکوی آفت بہیجکر پکنے سے پہلے اسکو چورا چورا کردین اور تم باتین بناتے رہ جاؤ کہ ہم تو تاوان مین آگئے بلکہ ہمارے تو نصیب پہوٹ گئے - بہلا دیکہو تو سہی کہ یہہ پانی جو تم پیتے ہو کیا بادل سے اسکو تم نے برسایا ہے یا ہم برساتے ہین - ہم چاہین تو اسکو ایسا کڑوا کردین کہ زبان پر بہی نہ رکہا جاسے - تو تم کیون نہین شکر کرتے - بہلا دیکہو تو سہی یہہ آگ جو تم سلگاتے ہو اسکی لکڑیون کے درخت کو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرتے ہین - ہم نے آگ کو دوزخ کی آگ یاد دلانے اور مسافرون کے فایدہ کے لئے بنایا ہے - تو اے پیغمبر اپنے پروردگار عالیشان کے نام کی تسبیح وتقدیس کرتے رہو -

ان آیات مین یہہ سمجہایا گیا ہے کہ دنیا مین ہر قسم کا تصرف خدا ہی کا ہے اور کسی غیر کو اس مین مطلق دخل نہین ہے اور اسپر کئی تمثیلین پیش کیگئی ہین - ابتدا انسان کی خلقت ہی سے کیگئی ہے اور یہہ پوچہا گیا ہے کہ کیا صرف ایک منی کے قطرہ سے ہم نے تمکو پیدا نہین کیا ہے - اس قطرہ کے ہم پہونچانے پر بہی تم قادر نہین ہو کیونکہ جبتک تم کو غذا نہ ملے تم مین یہہ قوت پیدا ہو نہین سکتی - رہی غذا اسکے دو جز ہین ایک کہانا اور دوسرا پانی پہلے جز کا یہہ حال ہے کہ تم لوگ کہیتی کرتے ہو لیکن جسطرح تم عورتون کی رحم مین صرف منی پہونچا دیتے ہو اور اس سے ہم آدمی بناتے ہین اسیطرح زمین مین تم تخم بو دیتے ہو کہیتی کا اُگانا ہمارا کام ہے - ہم چاہتے ہین تو سرے سے اُسکو اُگاتے ہی نہین جیسا کہ بعضون کو عقیم کردیتے ہین یا اُگانے کے بعد پانی کی قلت یا کثرت یا کسی اور آفت مثلاً ٹڈیون ہی کو نازل کرکے اسکو خراب کردیتے ہین اور اس حالت مین تم سے سوا اسکے کہ باتین بناؤ اور کہو کہ ہمارا نقصان ہوگیا اور ہمارے نصیب پہوٹ گئے کوئی تدبیر بن نہین سکتی چنانچہ اولاد کے پیدا ہو کر مرجانے پر بہی

تمہاری یہی کیفیت ہوتی ہے اور تمہارا کچھہ بس نہین چلتا - غذا کا دوسرا جز ہے پانی اسکو بھی ہم ہی بادل سے برساتے ہین اور ایسا برساتے ہین کہ پینے کے قابل ہو اگر یہہ کڑوا ہوتا تو تم اسکو پی نہین سکتے تھے اور تمہاری زندگی محال ہو جاتی - یہہ ہے دنیا مین تمہاری عاجزی کا حال - اسکے علاوہ اگر تم کو کہانیکے لئے کہیتی کی پیداوار ملے بہی تو تم کو آگ کی ضرورت ہوتی ہے جسکے واسطے لکڑی درکار ہے - اسکے درخت جو جنگلون مین کثرت سے ہوتے ہین انکو پیدا کرنے مین تمکو کچھہ بہی دخل نہین ہے نہ تو تم انکے تخم بوتے ہو اور نہ انکی پرداخت کرتے ہو - اگر اس ایک نعمت کو بہی ہم روک لیتے تو تمہارے کام خراب ہو جاتے - پس جبکہ تمہاری زندگی کے سامان بہی ہمارے ہی اختیار مین ہین اور تمہاری موت بہی ہمارے ہی ید قدرت مین ہے تو کیا ہماری نسبت یہہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ ہم تمہارے ان اشکال کو بدلکر تمکو ایک اور ہستی مین جسکا تم کو علم نہین ہے لا نہین سکتے ہین تاکہ تمہارے اعمال کا بدلہ دین - آخر مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوا ہے کہ یہہ ناعاقبت اندیش لوگ ہماری ان قدرتون کی کیا قدر کرسکتے مین تم اپنے پروردگار عالی شان کی پاکی بیان کرتے رہو تاکہ عقلمند اس سے متاثر ہو کر شرک سے باز آئین -

چونکہ قیامت کے انکار سے آدمی کو خدا کے روبرو اپنے اعمال کی جوابدہی کا خوف نہین رہتا ہے اس برائی کو دفع کرنیکے لئے قرآن مجید کے متعدد مقامات مین یہہ مسئلہ نہایت معقول دلایل سے سمجھایا گیا ہے اور خدا کی قدرت اور انسان کا ہمہ وقت اسکے قابو مین ہونا مختلف طریقون سے ظاہر کیا گیا ہے چنانچہ سورہ روم مین بہی مضمون اسطرح بیان ہوا ہے - أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا فِي أَنفُسِهِم مَّا خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى - وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ لَكَافِرُونَ - أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَ

وَعَمَرُوهَا أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ - فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ

ترجمہ - کیا ان لوگون نے اپنے دل مین غور نہین کیا کہ اللہ نے آسمان وزمین کو اور اُن چیزون کو جو ان دونون کے درمیان ہین کسی مصلحت ہی سے اور ایک وقتِ مقرر کے لئے پیدا کیا ہے اور بہتیرے آدمی تو قیامت کے دن اپنے پروردگار سے ملنے کو سرے سے مانتے ہی نہین۔ کیا یہہ لوگ ملک مین چلے پہرے نہین اور انہون نے اپنی آنکہون سے نہین دیکہا کہ جو لوگ اِن سے پہلے ہوگزرے ہین انکا کیسا برا انجام ہوا - وہ لوگ ان سے قوت مین بہی کہین بڑہکر تہے اور انہون نے زمینین بہی جوتین اور زمین کو جسقدر اِن لوگون نے آباد کیا ہے اس سے بہت زیادہ اُن لوگون نے آباد کیا تہا اور اُن پاس بہی انکے پیغمبر معجزے لیکر آئے تہے مگر انہون نے نہ مانا اور اپنے کئے کی سزا پائی - تو خدا تو ایسا بے انصاف نہ تہا کہ اُن پر ظلم کرے مگر وہ لوگ کفر وشرک کرکے آپ ہی اپنے اوپر ظلم کیا کرتے تہے -

ان آیات مین یہہ سمجہایا گیا ہے کہ اگر انسان ذرا غور وتامل سے کام لے تو وہ بالیقین اس بات کا معترف ہوجاویگا کہ اللہ جل شانہ نے زمین وآسمان کو اور انکے درمیان جو مخلوقات ہین انکو بلا کسی غرض وغایت کے نہین پیدا کیا ہے - جسطرح دنیا مین ہر ایک چیز کی ایک ابتدا اور ایک انتہا نظر آتی ہے اسیطرح اس سارے کارخانہ کی ابتدا جو ہوی ہے تو اسکی انتہا بہی ضرور ہے اور اسکا نام قیامت ہے جسکا وقت اس کارخانہ کے بانی نے مقرر کردیا ہے لیکن چونکہ اکثر لوگ غور وفکر نہین کرتے ہین اسلئے وہ اسکا انکار کرتے چلے جاتے ہین - اسکے بعد اللہ جل شانہ منکرین کو انہین کے مشاہدات کی طرف متوجہ کرکے فرماتا ہے کہ تم لوگ رات دن زمین پر پہرتے چلتے ہو اور اسکے مختلف مقامات

سیر ہی کی ہے لیکن تمہارے دلون مین اسبات کا خیال ہی نہین گزرا کہ تم سے پہلے جو لوگ ان
مقامات مین آباد تہے وہ اب کہان ہین اور انکا کیا انجام ہوا - علامات و نشانات کو بغور دیکہا جاے تو معلوم
ہوگا کہ انکی قوت تمہاری قوت سے بڑہی ہوی تہی اور زمین کو جسطرح انہون نے آباد کیا تہا اسطرح تم نے
ہنوز نہین کیا ہے - باوجود اسکے انکا نام باقی نہین رہا لیکن البتہ یہہ پتا چلتا ہے کہ انہون نے اپنے
رسولون کی تکذیب کی اور اپنی بد اعمالیون پر اصرار کر کے تباہ ہو گئے - پس تم کو ضرور ہے کہ اُنکے حالات سے
عبرت پکڑین اور ہمارے رسول کی جو قیامت سے تمکو اپنی کسی غرض سے نہین بلکہ تمہارے ہی فایدہ کے لئے
ڈراتا ہے تکذیب نہ کرین -

یہی مضمون سورۂ حج کے ایک مقام مین اسطرح مذکور ہے - أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ
يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ - ترجمہ
کیا یہہ لوگ ملک مین چلے پہرے نہین - چلتے پہرتے تو انکے ایسے دل ہوتے کہ ان کے ذریعہ سے
انجام کار کو سمجہتے اور اُن کے ایسے کان ہوتے کہ اُن کے ذریعہ سے نصیحت کی بات سنتے - بات
یہہ ہے کہ کچہہ آنکہین اندہی نہین ہوا کرتین بلکہ دل جو سینون مین ہین وہ اندہے ہوجایا کرتے ہین -
یعنے مکذبین کو آنکہہ ہی ہین اور کان ہی ہین اور یہہ زمین پر چلتے پہرتے بہی ہین لیکن انجام کار کو
نہ سوچنے اور نصیحت کو نہ ماننے کا اصلی سبب یہہ ہے کہ انکے دل غور و فکر کے عادی نہ ہونے سے
گویا اندہے ہو گئے ہین اور یہہ انکو کام مین لا نہین سکتے - (دانی ۴۹)

برخلاف اسکے جن لوگون کو غور و فکر کی عادت ہے اور جو نصیحت کو سمع قبول سے سنتے ہین انکے
حق مین گزشتہ واقعات کا بیان مفید ہونا سورہ قٓ مین اسطرح بیان ہوا ہے - وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ

هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ـ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ـ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ـ ترجمہ ـ اور ان سے پہلے ہم نے کتنی امتین ہلاک کر ماری کہ وہ ان سے بل بوتے مین کہین بڑہ چڑہ کر تہے تو جب اُنپر عذاب نازل ہوا تو انہون نے تمام شہرون کو چہان مارا کہ کہین بہاگنے کا ٹہکانا ہی ہے جو صاحبدل ہے یا کان لگا کر حضور قلب سے بات کو سنتا ہے اسکے لئے تو ان باتون مین کافی نصیحت ہے

جبکہ یہہ بات ثابت ہو چکی کہ اللہ جل شانہ کو ہر طرح کی قدرت حاصل ہے اور دنیا مین سارے تصرفات اسیکے ہین اور وہ آدمی کو موت کے بعد دوبارہ زندہ کر سکتا ہے تو اب اس زندگی کی ضرورت کی نسبت سورہ صٓ مین ایک نہایت معقول دلیل پیش کیگئی ہے ـ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ـ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ـ ترجمہ ـ اور ہم نے آسمان و زمین کو اور جو چیزین آسمان و زمین مین ہین انکو بیکار نہین پیدا کیا ـ یہہ ان لوگون کا خیال ہے جو کافر ہین اور دوزخ کے مصایب کے لحاظ سے کافرون کے حال پر بڑا ہی افسوس ہے ـ کیا جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے انکو ہم اُن ہی جیسا رکہین گے جو ملک مین فساد پہیلاتے ہین یا ہم پرہیزگارون کو بدکارون کی طرح رکہین گے ـ

فویل للذین کفروا

اس آیت مین یہہ ارشاد ہوا ہے کہ جو لوگ قیامت کا انکار کرتے ہین اگر بالفرض انکی بات صحیح مان لی جائے تو یہہ آسمان و زمین اور جو مخلوقات انکے درمیان ہین سب کے سب بیکار محض ہو جاتے ہین اور پہر جو لوگ اس کارخانۂ عظیم کو دیکہکر اپنے خالق پر ایمان لاتے ہین اور اچہے عمل کرتے ہین انکی حالت مفسدون اور شریرون کے برابر ہو جاتی ہے اور خدا سے ڈر کر پرہیزگاری اختیار کرنے والون کا رتبہ گویا بدکارون کا سا ہو جاتا ہے کیونکہ جب برے اعمال کی سزا نہین اور نیک اعمال کی جزا نہین تو ہردو

فریق یکسان ہوگئے اور یہہ صریح ظلم ہے جسکی نسبت خدا کے طرف ہو نہین سکتی بلکہ قیامت بالضرور ہوگی اور اسوقت منکرین کو دوزخ کے جو دردناک مصایب جہیلنے پڑینگے اسکے لحاظ سے تو انہین کی حالت قابلِ افسوس ہے۔

جبکہ یہہ امر متحقق ہوچکا کہ قیامت بالضرور ہوگی اور ہر شخص کو اسکے اعمال کی جوابدہی خدای ذوالجلال کے روبرو کرنی پڑیگی تو اب اُس دن کی کیفیت بیان کیگئی ہے تاکہ لوگ اسکی سختی سے ڈرین اور اس سے امن حاصل ہونیکے لئے خدا و رسول کے احکام کی پیروی کرین۔ چنانچہ سورۂ حج مین ارشاد ہوا ہے۔ یَاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ۔ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ۔ ترجمہ۔ لوگو اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرو کیونکہ قیامت کا زلزلہ ایک بڑی سخت مصیبت ہوگی۔ جس دن وہ تمہارے سامنے آموجود ہوگی ہر دودہ پلانے والی مارے ڈر کے اپنے دودہ پیتے بچے کو بہول جاویگی اور جتنی حمل والیان ہین سب کے حمل گر پڑینگے اور مارے بدحواسی کے لوگ متوالے دکہائی دینگے حالانکہ وہ متوالے نہین بلکہ خدا کا عذاب بڑا سخت ہے جس کے ڈر سے لوگ بدحواس ہو رہے ہونگے۔

اس آیت مین یہہ بیان کیا گیا ہے کہ قیامت کا زلزلہ نہایت ہی سخت ہوگا کیونکہ وہ ساری دنیا کو ہلادیگا۔ کبہی کبہی خاص خاص مقامات مین زلزلے ہوا کرتے ہین تو لوگون کی گہبراہٹ اور پریشانی کی کیفیت معلوم ہوجاتی ہے۔ مکان مال اسباب سب کچہہ چہوڑ چہاڑ کر لوگ پناہ کے لئے بہاگے بہاگے پہرتے ہین۔ لیکن قیامت کے زلزلہ سے چونکہ کوئی جگہہ خالی نہین ہوگی اسلئے اسکی مصیبت نہایت ہی

سخت ہوگی۔ اِس مصیبت کو ذہن نشین کرنیکے لئے اُس دن کے واقعات سے دو ایسے واقعات بیان کئے گئے ہین کہ گویا اس حادثۂ عظیم کی پوری پوری تصویر کہینچدیگئی ہے۔ اول یہہ کہ ہر دودہ پلانے والی اپنے شیرخوار بچّے کو بہول جاویگی اور اپنی حفاظت کی فکر مین لگ جاویگی۔ دوم یہہ کہ حمل والی عورتون کے حمل مارے ہیبت کے وضع ہو جاوینگے۔ تجربہ سے یہہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ ما اپنے بچے کو کیسی ہی مصیبت و آفت کا سامنا کیون نہ ہو ہرگز نہین بہولتی ہے اور اسیطرح حمل والی عورتین اپنے حمل کی حفاظت نہایت احتیاط سے کیا کرتی ہین۔ باوجود اسکے جب اپنی فکر مین اپنے شیرخوار بچے کو بہول جا اور حمل والی عورتون کے حمل مارے خوف کے وضع ہونے لگین تو اس سے قیامت کے دن کی شدت کا اندازہ بخوبی ہوسکتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد ہوا ہے کہ ما کے بچے کو بہول جانے اور حمل والیون کے حمل وضع ہونے پر ہی موقوف نہین بلکہ قیامت کا صدمہ تو ایسا بہاری ہوگا کہ سارے لوگ متوالے نظر آوینگے یعنے جسطرح متوالے لوگ گرتے پڑتے چوطرف دوڑا کرتے ہین وہی حالت سب لوگون کی مارے بدحواسی کے ہوجاویگی اور اسکی وجہہ اور کچہہ نہین ہوگی سوا اسکے کہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا پس لوگون کو چاہئے کہ ایسے عذاب کے نازل کرنے والے یعنے اپنے پروردگار سے ڈرین۔

سورۂ مرسلات مین اسی قیامت کا یقیناً واقع ہونا اور اسکے وقوع کے وقت زمین و آسمان کی جو کیفیت ہوگی اور مکذبین قیامت کی حالت اسطرح بیان ہوی ہے۔ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ۔ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ۔ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ۔ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ۔ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ۔ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ۔ لِیَوْمِ الْفَصْلِ۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ۔ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ۔ ترجمہ۔ تم لوگون سے جو قیامت کا وعدہ کیا جاتا ہے وہ بالضرور ہوکر رہیگا۔ یعنے جبکہ ستارے اندپڑ جائین اور جب آسمان ا

پھٹ جاے اور جب پہاڑ اڑادئے جائین اور جب پیغمبر اپنی اپنی امت کے حساب کے لئے وقت مقرر پر حاضر کئے جائین - اس وقت سمجہو کہ قیامت ہوئی - لیکن یہہ واقعات کس دن کے لئے ملتوی ہین سو ملتوی ہین فیصلہ کے دن کے لئے اور پیغمبر تم کیا سمجھے کہ فیصلہ کا دن کیا ہے - اُس دن جھٹلانے والون کی تباہی ہے -

سورہ طور مین یہی مضمون ان الفاظ مین مذکور ہے - اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ مَّا لَهُ مِن دَافِعٍ - يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا - وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا - فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ - الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ - يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا - هَٰذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ - أَفَسِحْرٌ هَٰذَا أَمْ أَنتُمْ لَا تُبْصِرُونَ - اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ - إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ - ترجمہ - تمہارے پروردگار کا عذاب کافرون پر ضرور نازل ہوکر رہیگا - کسی کی مجال نہین کہ اس کو ٹال سکے - جس دن آسمان سمندر کے پانی کی طرح لہرین مارنے لگے اور پہاڑ اُڑے اُڑے پہرین - جھٹلانے والون کی جو بکواس مین پڑے کہیل رہے ہین اس دن بڑی خرابی ہے - جبکہ ان لوگون کو آتشِ دوزخ کی طرف دہکے دے دے کر لے جائین گے تو ان سے کہا جائے گا کہ یہی وہ دوزخ ہے جسے تم جہٹلایا کرتے تہے تو کیا یہہ بہی نظربندی ہے یا تم کو اب بہی نہین سوجہہ پڑتا - اس مین داخل تو ہو لو پہر صبر کرو یا بے صبری دونون باتین تمہارے حق مین برابر ہین - جیسے عمل تم دنیا مین کرتے رہے تم کو انہین کا بدلہ دیا جائیگا -

ان آیات مین یہہ بیان ہوا ہے کہ جب قیامت واقع ہوگی تو مکذبین کو جو اسکی ہنسی اڑایا کرتے تہے جبرًا و قہرًا دوزخ مین داخل ہونا پڑیگا اور اُن سے توبیخ کے طور پر پوچھا جاویگا کہ اب بہی نظربندی کہکر اسکا انکار کروگے - یہہ تو ہو نہین سکتا کیونکہ دنیا مین تمکو آگاہ کردینے کے لئے صرف اسکی خبر دیگئی تہی اب تو معاینہ کے علاوہ اسکی تکلیفون کو برداشت کرنا ہے اور یہہ تکلیفین ایسی نہین ہین کہ تمہاری آہ و فغان

اور بے صبری سے دور ہوجائین یا انین کوی کمی واقع ہو بلکہ تمہارے برے اعمال کی سزا مین یہہ خدا کا عذاب ہے جسکو کوی ٹال نہین سکتا - چنانچہ اسی زجر و توبیخ کا ذکر سورہ مرسلات کے ایک مقام مین اسطرح آیا ہے - ہٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰکُمْ وَ الْاَوَّلِیْنَ - فَاِنْ کَانَ لَکُمْ کَیْدٌ فَکِیْدُوْنِ - وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ - ترجمہ - اس دن ہم اُن سے کہین گے کہ یہی فیصلہ کا دن ہے کہ ہم نے تمکو اور اگلے لوگون کو حساب اعمال کے لئے جمع کیا ہے تو اگر تم کو کوی داؤ آتا ہو تو ہم پر اپنا داو کر چلو - غرض قیامت کے دن جھٹلانے والون کی تباہی ہے اور اسی سورۃ مین آگے چلکر منکرین قیامت کی تنبیہ کے لئے یہہ ارشاد ہوا ہے - کُلُوْا وَ تَمَتَّعُوْا قَلِیْلًا اِنَّکُمْ مُّجْرِمُوْنَ - وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ - ترجمہ - حق کا انکار کرنے والو تم بہی دنیا مین چند روز کہا پی لو اور رہن سہن لو مگر تم بیشک گنہگار اور جھٹلانے والے ہو اور قیامت کے دن جھٹلانے والون کی تباہی ہے -

یعنے حساب اعمال کے لئے ہم نے تمکو اور تمہارے اگلون کو جمع کر لیا ہے - دنیا مین تم لوگ مال و دولت کے غرّے پر بہت کچھہ شیخیان بگہارا کرتے تھے اور اپنی کامیابی و مرفہ الحالی کو اپنی حسن تدبیر کی طرف منسوب کرتے تھے لیکن یہان ہمارے عذاب سے بچنے کی کوی راہ تو نکال لو - دنیا کی کامیابی و مرفہ الحالی تو چند دن کے لئے تہی جو گئی گزری ہو چکی لیکن تم لوگ مجرم ہونیکی وجہہ سے آج تمہاری تباہی ہے اور تمہاری دنیاوی حالتون کا یہان مطلق لحاظ ہو نہین سکتا -

چونکہ حیات دنیا فی الحقیقت ایک دہوکے کی ٹٹی ہے اور اس مین آدمی خدا سے غافل ہو جاتا ہے اسلئے سورہ لقمٰن کے ایک مقام مین قیامت کے عذاب سے اسطرح ڈرایا گیا ہے - یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ وَ اخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْئًا - اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ لَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ - ترجمہ - لوگو اپنے پروردگار کا خوف رکھو اور اُس دن سے ڈرو کہ

نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام آئے اور نہ کوئی بیٹا کچھہ اپنے باپ کے کام آسکے - خدا کا وعدہ روزِ قیامت کا برحق ہے تو لوگو دنیا کی زندگی کے دہوکے مین نہ آجانا اور نہ خدا کے بارے مین اس فریبی شیطان کا دہوکا کہانا -

اس آیت مین یہہ ارشاد ہوا ہے کہ قیامت کا وعدہ بالکل سچّا ہے اور مطلق ٹلنے والا نہین کیونکہ اسکی خبر خدا نے دی ہے اور یہہ بہی جتلا دیا ہے کہ اُس دن ہر شخص کو اپنے اعمال کی جوابدہی کرنی پڑیگی دنیا کی طرح وہان ایک کی مصیبت مین دوسرا شریک ہو کر اسکی سختی کو کم نہین کرسکتا اور نہ ایک دوسرے کے کچھہ بہی کام آسکتا ہے یہان تک کہ باپ اپنے بیٹے کو اور بیٹا اپنے باپ کو بہی ذرہ بہر خدا کے عذاب سے بچا نہین سکتا ہر شخص اپنی حالت مین مشغول و مصروف رہیگا پس ایسے دن سے ڈرو اور دنیا کی زندگی پر مغرور ہو کر شیطان کے فریب مین نہ آجاؤ اور اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو -

چونکہ مشرکین کا دعویٰ اسکے خلاف تہا اور اب بہی ہے اور انکے زعمِ باطل مین یہہ بات ہے کہ انکے معبود انکو خدا کے عذاب سے بچا لینگے اور انکی بداعمالیون کی سزا نہ ہونے دینگے لہذا انکی تردید سورۂ انعام کے ایک مقام مین اسطرح کیگئی ہے - وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ - ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ - اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ - ترجمہ - اور اس دن کو پیش نظر رکہو کہ ہم ان سبکو اپنے حضور مین جمع کرینگے اور پہر ان لوگون سے جو ہمارے ساتہہ جہوٹے معبودون کو شریک کرتے تہے پوچہین گے کہ کہان ہین تمہارے ٹہرائے ہوئے وہ شریک جنکو تم شریکِ خدائی سمجہتے تہے پہر اسکے سوا انکا کوئی عذر نہ ہوگا کہ کہین گے ہم کو خدا ہی کی قسم جو ہمارا پروردگار ہے ہم کسی کو

اسکا شریک نہین بناتے تھے ۔ اے پیغمبر دیکھو تو سہی یہہ لوگ کسطرح اپنے اوپر آپ جھوٹ بولنے لگے اور انکی افترا پردازیان سب اُن سے گئی گزری ہوگئین ۔

ان آیات مین یہہ بیان ہے کہ قیامت کے دن اللہ جلّ شانہ مشرکون سے خطاب کرکے فرماویگا کہ کہان ہین تمہارے وہ معبود جنکی تائید پر تمکو بھروسہ تھا ۔ تم دنیا مین انکی عبادت اسی خیال سے کیا کرتے تھے کہ وہ تمہاری مشکل مین کام آوینگے ۔ آج کی مشکل تو نہایت سخت مشکل ہے انکو ضرور تھا کہ اسوقت تمہاری مدد کو آپہونچین برخلاف اسکے تم اکیلے اپنے اعمال کی جوابدہی کے لئے آکھڑے ہو اور تمہارے ساتھہ کوی تمہارا حمایتی نظر نہین آتا بلکہ ہر شخص اکیلا اکیلا اپنی نجات کی فکر مین لگا ہے ۔ جب مشرکین اپنی آنکھون سے دیکھہ لینگے کہ اُس دن ساری قوت اللہ ہی کو ہے اور کسی کو اسکے مقابلہ مین کسیکی حمایت کی مجال نہین ہے تو قسمین کھا کھا کر شرک کا انکار کرنے لگینگے اور کہینگے کہ ہم نے خدا کی عبادت مین کسی کو شریک ہی نہین کیا ۔ اللہ جلّ شانہ مشرکین کی اس رسوائی کی حالت کی خبر اپنے پیغمبر کو دیکر فرماتا ہے کہ انکا یہہ انکار انکے کچھہ کام نہین آویگا اور دنیا مین یہہ لوگ جو افترا پردازیان خدا پر کیا کرتے تھے کہ ہمارے یہہ معبود ہمکو خدا کے عذاب سے بچا لینگے انکی ساری حقیقت کھل جاویگی ۔

سورہ بقر کے ایک مقام مین یہی مضمون کسی قدر تفصیل کے ساتھہ مذکور ہے ۔ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَّتَّخِذُ مِن دُونِ اللّٰهِ اَندَادًا يُّحِبُّونَهُم كَحُبِّ اللّٰهِ ۔ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۔ وَلَو يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا اِذ يَرَونَ العَذَابَ اَنَّ القُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا وَّ اَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ العَذَابِ ۔ اِذ تَبَرَّاَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَاَوُا العَذَابَ وَتَقَطَّعَت بِهِمُ الاَسبَابُ ۔ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَو اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنهُم كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ۔ كَذٰلِكَ يُرِيهِمُ اللّٰهُ اَعمَالَهُم حَسَرَاتٍ عَلَيهِم ۔ وَمَا هُم بِخٰرِجِينَ مِنَ النَّارِ ۔ ترجمہ ۔ اور لوگون مین سے

کچھہ ایسے ہی ہین جو اللہ کے سوا اورون کو بھی شریک خدا ٹھہراتے ہین اور جیسی محبت خدا سے رکھنی چاہیے
ویسی محبت اُنسے رکھتے ہین اور جو ایمان والے ہین اُن کو تو سب سے بڑھکر خدا کی محبت ہوتی ہے ۔ اور جو بات ان
ظالمون کو عذاب کے دیکھنے پر سوجھہ پڑیگی ای کاش اب سوجھہ پڑتی کہ ہر طرح کی قوت اللہ ہی کو ہے اور نیز یہہ کہ
اللہ کا عذاب بہی سخت ہے ۔ یہہ ایسی مشکل کا وقت ہوگا کہ پیشوا اپنی پیروی کرنے والون سے دست بردار ہو جاوینگے
اور عذاب آنکھون سے دیکھہ لینگے اور اُنکے آپس کے تعلقات سب توٹ جاوینگے اور پیرو بول اُٹھینگے کہ ای کاش
ہم کو ایک دفعہ دنیا مین پھر لوٹ کر جانا ملے تو آج جیسے یہہ لوگ ہم سے دست بردار ہو گئے ہین اسی طرح ہم بھی
ان سے دست بردار ہو جائین گے ۔ یون اللہ انکے اعمال انکے آگے لائیگا کہ اُن کو سرتاسر حسرت ہی حسرت
دکھای دینگے اور ایسیرہی انکو دوزخ سے نکلنا نصیب نہین ہوگا ۔

ان آیات مین یہہ بیان ہے کہ بعض لوگ اللہ کی عبادت مین اورون کو شریک کرتے ہین اور
اور اُن سے نفع کی امید اور نقصان کا خوف کرکے اسیطرح محبت رکھتے ہین جیسا کہ اللہ سے رکھنی چاہیے اور
انکے ساتھہ وہی عبادت کے طریقے بجالاتے ہین جنکو اللہ کے لیے بجالانیکا حکم ہے برخلاف مسلمانون کے جن کے
دلون مین خدا کی محبت سب پر غالب ہے اور وہ کسی کو اسکی عبادت مین شریک نہین کرتے ہین ۔ اسکے بعد
ارشاد ہوا ہے کہ جب قیامت کے دن خدا کی قدرت اور اسکے عذاب کی کیفیت کو یہہ لوگ دیکھہ لینگے تو اپنے
اعمال پر سوا افسوس و ندامت ظاہر کرنیکے انکو کوئی چارہ ہی نہین رہیگا ۔ کیون کہ اس دن انکے پیشوا ان سے
دست بردار ہو جاوینگے اور جو تعلقات انہون نے اپنی طرف سے اپنے اور اپنے پیشواؤن کے درمیان قایم
کیے تہے وہ سب منقطع ہو جاوینگے اور انکو اسوقت اپنے پیشواؤن سے انتقام لینے کے لیے یہہ آرزو ہوگی
کہ مکرر دنیا مین جانا نصیب ہو تاکہ خود بھی اُن سے دست بردار ہو جائین ۔ لیکن یہہ آرزو بے سود محض ہوگی اور

(رکوع ۴)

دوزخ مین داخل کردئے جاینگے بعد انکو اس سے نکلنا نصیب نہین ہوگا -

اس آیت مین یہہ جو بیان ہوا کہ مشرکین کے معبود قیامت کے دن انکی حمایت کرنیکے عوض اُن سے دست بردار ہوجاوینگے اسکا ذکر سورہ مریم کے ایک مقام مین اسطرح آیا ہے - وَاتَّخَذُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اٰلِہَۃً لِیَکُوْنُوْا لَہُمْ عِزًّا - کَلَّا سَیَکْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِہِمْ وَیَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِمْ ضِدًّا - ترجمہ - اور مشرکون نے دوسرے دوسرے معبود اس امید سے بنا رکھے ہین کہ قیامت مین انکے حامی ومددگار رہون - ہرگز نہین یہہ معبود جن سے انہون نے امید لگا رکہی ہے انکی عبادت کا انکار کرین گے اور الٹے انکے دشمن ہوجائین گے -

چنانچہ اسیکی تفصیل سورہ فرقان مین اسطرح مذکور ہے - وَیَوْمَ یَحْشُرُہُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ ہٰؤُلَآءِ اَمْ ہُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَ - قَالُوْا سُبْحٰنَکَ مَا کَانَ یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِکَ مِنْ اَوْلِیَآءَ وَلٰکِنْ مَّتَّعْتَہُمْ وَاٰبَآءَہُمْ حَتّٰی نَسُوا الذِّکْرَ وَکَانُوْا قَوْمًا بُوْرًا - فَقَدْ کَذَّبُوْکُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ فَمَا تَسْتَطِیْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا - وَمَنْ یَّظْلِمْ مِّنْکُمْ نُذِقْہُ عَذَابًا کَبِیْرًا - ترجمہ - اور جس دن خدا تمام کافرون کو اور اُن معبودون کو جن کو یہہ لوگ خدا کے سوا پوجتے ہین اپنے حضور مین جمع کریگا پہر انکے معبودون سے پوچھے گا کہ کیا میرے ان بندون کو تم نے گمراہ کیا تہا یا یہہ آپ سے آپ رستے سے بہٹک گئے - ان کے معبود عرض کرینگے کہ تو پاک ذات ہے ہم تو خود بندے تہے ہمکو یہہ بات کسی طرح زیبا نہ تہی کہ تیرے سوا اپنے لئے دوسرے دوسرے کارساز بناتے تو ہم انکے کارساز بننے کا کیونکر دعوی کرسکتے تہے بلکہ بات یہہ ہوی کہ تو نے انکو اور انکے بڑون کو آسودگیان دین یہان تک کہ تیری یاد کو بہلا بیٹھے اور یہہ آپ ہی ہلاک ہونے والے لوگ تہے - اسپر ہم کافرون سے مخاطب ہو کر فرماوینگے کہ تمہارے ان معبودون نے تو تمہاری ساری باتون مین تم کو جہٹلا دیا تو اب تم نہ تو ہمارے عذاب کو اپنے اوپر سے ٹال سکتے ہو اور نہ کسی سے مدد

لے سکتے ہو۔ اور لوگو اسی طرح جو تم مین سے شریک خدا بنا کر ظلم کرے گا ہم اسکو آخرت مین بڑے سخت عذاب کا مزا چکھائین گے۔

ان آیات مین یہہ بیان ہے کہ قیامت کے دن اللہ جلّ شانہ اپنے اُن بندون سے جنکی دنیا مین پرستش کی جاتی تہی یہہ پوچہیگا کہ کیا تم نے میرے بندون کو سیدے راستے سے بہکا کر اپنی طرف رجوع کر لیا تہا یا یہہ خود بخود گمراہ ہو گئے۔ اسکے جواب مین وہ لوگ عرض کرینگے کہ خداوندا تیری ذات پاک اور بے نیاز ہے اور ہم خود تیرے بندے ہین جب تو ہی نہ صرف ہمارا بلکہ سبکا کارساز ہے تو ہم سے یہہ کیونکر ہو سکتا تہا کہ خود کسی کے کارساز بن بیٹہین۔ حقیقت یہہ ہے کہ انکو اور انکے آبا و اجداد کو دنیا مین تو نے فراغت دی اور یہہ لوگ بعوض اسکے کہ تیری نعمتون کا شکر ادا کرین تجہکو فراموش کر بیٹھے اور اپنے ہاتہون سے اپنی ہلاکت کا سامان کر لیا۔ اس سچّے اور صحیح عذر کے بیان کے بعد اللہ جل شانہ مشرکین سے مخاطب ہو کر فرماویگا کہ لو خود تمہارے معبودون نے تمہاری مدد کرنیکے عوض تمکو سرے سے جہٹلا دیا اور تمہارے افعال سے اپنی ناراضی ظاہر کر دی اب تو تم ہمارے عذاب کو جو تمہارے ہی اعمال کا نتیجہ ہے کسیطرح ٹال نہین سکتے ہو۔ آخر مین ارشاد ہوا ہے کہ مشرکین کے کسی خاص فرقہ یا جماعت ہی پر منحصر نہین بلکہ جو شخص شرک کریگا وہ قیامت کے دن ہمارے سخت عذاب مین مبتلا ہو جاویگا کیونکہ مشرک درحقیقت خدا کی نعمتون کو اورون کی طرف منسوب کر کے انکی عبادت کیا کرتے ہین اور یہہ بہت بڑا ظلم ہے۔ چنانچہ یہہ امر کہ ساری نعمتین اللہ کی دی ہوی ہین اور انمین کسی غیر کی مطلق شرکت نہین ہے سورہٴ احقاف کے ایک مقام مین اسطرح بیان ہوا ہے

قُلْ اَرَاَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ۔ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَا اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ۔ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا

بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ - ترجمہ - اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی کہ خدا کے سوا جن معبودون کو تم پکارتے ہو ایک نظر مجھکو تو دکھاؤ کہ انہون نے کون سی زمین پیدا کی ہے یا آسمانون کے بنانے مین انکا ساجھا ہے اپنے دعوے مین سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا علمی روایت میرے سامنے پیش کرو - اور اس سے بڑھکر گمراہ کون جو خدا کے سوا ایسے معبودون کو پکارے جو روز قیامت تک اسکو جواب تک نہ دے سکین اور جواب دینا تو درکنار انکو تو انکی دعا تک کی ہی خبر نہین - اور جب قیامت کے دن لوگ حساب کے لئے جمع کئے جاوینگے تو یہہ معبود اُلٹے اُنکے دشمن ہو جاوینگے اور انکی پرستش سے انکار کرنے لگینگے -

ان آیات مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مشرکین سے یہہ سوال کرنیکا حکم ہوا ہے کہ تم لوگ خدا کے سوا اورون کی جو عبادت کرتے ہو بھلا بتلاؤ تو سہی کہ انہون نے بھی اس زمین کا جسپر تم آباد ہو کوئی حصہ پیدا کیا ہے یا آسمانون کے پیدا کرنے مین جہان سے تمکو روزی ملتی ہے انہون نے خدا کو کسی قسم کی تائید دی ہے - مجرد باتون کا بنانا کافی نہین ہوگا بلکہ اپنی دلیل پیش کرو - قرآن جو اللہ کی طرف سے مجھپر نازل ہو رہا ہے اس مین تو اسکا کوئی ذکر نہین بلکہ تمہارے معبودون کا بے اختیار محض ہونا اُس مین صاف ظاہر کر دیا گیا ہے - چونکہ قرآن کو تم نہین مانتے ہو اسکی سند مین بطور حجت پیش نہین کرتا ہون لیکن کسی پہلی آسمانی کتاب ہی سے یہہ بات بتلا دو کہ خدا کے سوا اور خالق و رازق بھی ہین سارے جہان کے نہین تو ایک حصہ کے ہی سہی - خیر اگر پہلے آسمانی کتب مین یہہ بات نہین ملتی ہے تو مین تم کو اسکی بھی اجازت دیتا ہون کہ کسی اہل علم کی تصنیف ہی سے اس امر کو ثابت کر دین لیکن یہہ بھی غیر ممکن ہے - پس جبکہ تمہارے قرار دئے ہوے معبودون کی قدرت و اختیار کا پتا کہین بھی نہین چلتا ہے تو تمہارا انکو اپنے حاجت روا سمجھکر پکارنا بڑی نادانی ہے کیونکہ انمین تمہاری دعا کو قبول کرنیکی طاقت ہونی تو درکنار سرے سے انکو اسکی خبر ہی نہین ہوتی ہے - یہہ تو دنیا کی کیفیت ہے

رہی آخرت وہان یہہ تمہارے معبود خدا کے عذاب سے ڈرکر تمہاری عبادت ہی کا انکار کرنے لگینگے اور تمہاری مخالفت پر آمادہ ہوجاوینگے -

چنانچہ قیامت کے دن سب کا اللہ جل شانہ کی بارگاہ مین حاضر ہونا - کسی کا کوی فعل اس سے پوشیدہ نہ رہنا تمام قدرت وحکومت اسی کے لئے ہونی اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ ملنا سورۂ مومن کے ایک مقام مین اسطرح مذکور ہے - یَوْمَ ہُمْ بَارِزُوْنَ - لَایَخْفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنْہُمْ شَیْءٌ - لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ - لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ - اَلْیَوْمَ تُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ - لَاظُلْمَ الْیَوْمَ - اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ -
ترجمہ - جبکہ سب لوگ خدا کے سامنے آموجود ہونگے اور انکی کوی بات خدا سے پوشیدہ نہ ہوگی - خدا کی طرف سے ندا ہوگی کہ آج کسکی حکومت ہے - تو سب مارے ہیبت کے خاموش رہینگے اور خود بارگاہ خداوندی سے ندا ہوگی کہ حکومت اکیلے اللہ کی ہے جو بڑا زبردست ہے - آج ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائیگا اور آج کسی پر مطلق ظلم نہ ہوگا بے شک اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے -

اسی سورۂ مومن مین قیامت کے عذاب کی کیفیت اور اس دن فیصلہ کا اختیار بجز خدا کے کسی کو نہ ہونا اور جن معبودون کو لوگ پکارتے ہین انکا بے اختیار محض ہونا اسطرح بیان کردینے کے لئے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا ہے - وَاَنْذِرْہُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَۃِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَی الْحَنَاجِرِ کٰظِمِیْنَ - مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ - یَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ - وَاللّٰہُ یَقْضِیْ بِالْحَقِّ - وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ لَایَقْضُوْنَ بِشَیْءٍ - اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ - ترجمہ - ای پیغمبر ان لوگون کو اس روز قیامت کی مصیبتون سے ڈراو جو سر پر چلا آرہا ہے - جب کہ مارے غم کے گھٹ گھٹ کر لوگون کے کلیجے منہہ کو آجاوینگے اس روز نافرمانون کا نہ توکوی دل سوز دوست ہوگا اور نہ کوی سفارشی جسکی بات (مومن ع۲)

مانی جاے ۔ خدا آنکھون کی چوری کو جانتا ہے اور اُن بھیدون کو بھی جو لوگون کے سینون مین پوشیدہ ہین
اور اللہ تو ٹھیک ٹھیک حکم دیتا ہے اور اس کے سوا جن معبودون کو یہہ لوگ پکارتے ہین وہ تو
کسی طرح کا حکم نہین دے سکتے بے شک اللہ ہی سننے والا دیکھنے والا ہے ۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ قیامت کے دن سبکو معلوم ہوجاویگا کہ ساری حکومت وقدرت
اللہ ہی کی ہے اور وہی اپنے بندون کے درمیان فیصلہ کریگا اور ہر شخص پر ہیبت طاری رہیگی کسی کی
مجال نہ ہوگی کہ اسکے حکم مین دخل دے سکے اور اسکی سب سے بڑی معقول وجہہ یہہ بیان کیگئی ہے کہ خدا کو
ہر ایک کے اعمال ہی کی کیا بلکہ نیتون کی بھی خبر ہے کوی چیز اس سے مخفی نہین ۔ چونکہ کسی دوسرے کو یہہ بات
حاصل نہین ہے اسلیے اسکے حکم مین مداخلت نہین ہوسکتی ۔ چنانچہ سورہ بقر مین اسطرح ارشاد ہوا ہے
مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ یعنے جب لوگون کے اگلے پچھلے اعمال
سبکی اسیکو خبر ہے تو پھر اسکے دربار مین بلا حکم واجازت کون کسی کی سفارش کرسکتا ہے ۔

چونکہ اس مقام پر ایک مخالف اسلام یہہ اعتراض کرسکتا ہے کہ قیامت کے دن کسی کا کسی کے کام
نہ آسکنا جبکہ قرآن سے ثابت ہے ، تو پھر مسلمانون کا یہہ دعوی کہ انکے پیغمبر قیامت کے دن اللہ کے
پاس اپنی امت کے گنہگارون کی شفاعت کرینگے اور آپکی شفاعت مقبول ہوگی کیونکر صحیح ہوسکتا ہے
اس اعتراض کا جواب بیان دیدینا نہایت ضروری ہے ، تاکہ مخالفین اسلام کو معلوم ہوجاے کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ
والسلام کی جس شفاعت کا ذکر احادیث صحیحہ مین وارد ہے وہ ایسی نہین ہے کہ اس مین اللہ جل شانہ پر
کسی قسم کے دباؤ کا شایبہ یا نافرمانون کی بیجا حمایت کا خیال پیدا ہوسکے ۔

جسطرح اگلے انبیا نے اپنی اپنی امتون کے لیے کبھی انکی درخواست پر اور کبھی بلا درخواست

اللہ جل شانہ سے دعائین کی ہین اسیطرح آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بہی دنیا مین اپنی امت کے
لوگون کے لئے دعا کرنا ثابت ہے بلکہ قرآن شریف کے بعض مقامات مین خود اللہ جل شانہ نے
اپنے کمال فضل سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسلمانون کے لئے دعا کرنے اور انکے
گناہون کی مغفرت طلب کرنیکے لئے حکم فرمایا ہے چنانچہ سورۂ توبہ کے ایک مقام مین ارشاد ہوا ہے
وَ اٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَیِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ - خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّیْهِمْ بِهَا وَ صَلِّ عَلَیْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ -
وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ - ترجمہ - اور کچہہ اور لوگ ہین جنہون نے اپنی خطا کا اقرار کیا انہون نے ملے جلے
عمل کئے کچہہ بہلے اور کچہہ برے سو عجب نہین کہ اللہ انکی بہی توبہ قبول کرے کیونکہ اللہ بخشنے والا
مہربان ہے - ای پیغمبر یہہ لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ دین تو انکے مال کی زکوٰۃ بہی لیا کرو کہ زکوٰۃ کے قبول
کرنے سے تم انکو گناہون سے پاک اور صاف کرتے ہو اور انکو دعائے خیر دو کیونکہ تمہاری دعا انکی تسکین کی
موجب ہوتی ہے اور اللہ سب کی سنتا اور سب کچہہ جانتا ہے -

اس آیت سے ظاہر ہے کہ جو گنہگار اپنے قصور پر نادم اور اللہ کی رحمت پر نظر رکہتے ہین انکے
حق مین دعای مغفرت کرنے کے لئے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ کو حکم ہوا ہے چنانچہ سورۂ اٰل عمران کے
ایک مقام مین بہی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بعض مسلمانون کے بارہ مین اسطرح خطاب کیا گیا ہے
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ
لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ - فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ - اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ - ترجمہ - ای پیغمبر یہہ بہی
اللہ کا بڑا فضل ہوا کہ تم ان کو نرم دل سردار ملے اور اگر کہین خدانخواستہ تم تیز مزاج اور سنگدل ہوتے یہہ لوگ کبہی کے

تمہارے پاس سے بہاگ گئے ہوتے تو تم اپنی جبلّی عادت کیون چہوڑو - اس معاملہ مین بہی انکے قصور معاف کرد اور خدا سے بہی ان کے گناہون کی مغفرت چاہو اور بدستور سابق ان کو شریک مشورہ کر لیا کرو - پہر مشورے کے بعد تمہارے دل مین ایک بات ٹہن جائے تو بے تامل اس کو کر گزرو مگر بہروسا خدا ہی پر رکہنا جو لوگ خدا پر بہروسا رکہتے ہین خدا انکو دوست رکہتا ہے -

اس آیت مین ان مسلمانون کی طرف اشارہ ہے جنکے قدم جنگ احد مین متزلزل ہوگئے تہے اللہ جلّ شانہٗ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسن خلق کو بیان فرما کر یہہ ارشاد فرماتا ہے کہ تم اپنے دل مین ان سے رنجیدہ نہو یہہ قصور ان سے بہ تقاضای بشری واقع ہوا ہے اسکو خود بہی معاف کرد اور اللہ سے بہی مغفرت کی دعا مانگو اور جسطرح پہلے ان سے امور جنگ مین مشورۃ کی جاتی تہی اب بہی کیا کرو تاکہ انکے دلون مین تمہاری خفگی کا گمان باقی نہ رہے جس سے اخلاص ومحبت مین فرق پیدا ہونے کا اندیشہ ہے - آخر مین یہہ حکم ہے کہ بعد مشورۃ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام جس بات کا ارادہ فرمالین اسی کو متوکلاً علی اللہ کر گزرین -

جسطرح قرآن مجید سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ جلّ شانہ سے مسلمانون کے گناہون کی مغفرت کے لئے دعا کیا کرتے تہے اور وہ قبول ہی ہوتی تہی اسی طرح یہہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ کبہی تو کمال رنج کی وجہہ سے آپنے بعض کفار کے لئے بددعا فرمائی اور کبہی بہ تقاضای ہمدردی ومحبت آپنے بعض مشرکین ومنافقین کے لئے دعا کی لیکن آپکو بددعا سے ممانعت کیگئی اور مشرکین ومنافقین کے حق مین جو دعا کیگئی تہی وہ قبول نہین ہوی چنانچہ ان آیات سے اسکا پتا چلتا ہے -

سورۂ آل عمران - لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ - وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ - یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَاءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَاءُ - وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ - ای پیغمبر

تمہارا تو کچھہ بھی اختیار نہین ہے چاہے خدا انپر رحم کرے یا انکی زیادتیون پر نظر کرکے انکو سزا دے۔ اور جو کچھہ آسمانون مین ہے اور جو کچھہ زمین مین ہے سب اللہ ہی کا ہے وہ جسکو چاہے معاف کرے اور جسکو چاہے سزا دے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت مین اُس بد دعا کی طرف اشارہ ہے جو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کفار کی سخت ایذا رسانی و تکلیف دہی پر نہایت رنجیدہ ہو کر کی تھی اور اس سے منع کرنیکی یہہ معقول وجہہ بیان کیگئی ہے کہ تمہارا کام تبلیغ احکام ہے لوگ مانین نہ مانین اُس سے تمکو سروکار نہین اور جبکہ کسی کے انکار کی ذمہ داری تم پر عاید نہین ہوتی ہے اور نہ اسکا مواخذہ تم سے ہوگا تو پھر تم کیون بد دعا دو۔ اس سے مقصود آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صبر اور عفو کی تعلیم کرنی ہے۔

سورۂ توبہ۔ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۔ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۔ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۔ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۔ ترجمہ۔ ای پیغمبر تم ان کے حق مین مغفرت کی دعا کرو یا ان کے حق مین مغفرت کی دعا نہ کرو اُن کے لئے یکسان ہے۔ اگر تم ستر دفعہ بھی انکے لئے مغفرت کی دعا کروگے تو خدا ہرگز ان کی مغفرت نہین کریگا۔ یہہ ان کے اس فعل کی سزا ہے کہ انہون نے اللہ اور اسکے رسول کے ساتھہ کفر کیا اور اللہ ایسے سرکش لوگون کو توفیق ہدایت نہین دیا کرتا۔

سورۂ توبہ۔ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ۔ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ۔ ترجمہ۔ اور ای پیغمبر ان مین سے اگر کوئی مرجائے تو ہرگز اسکے جنازے پر نماز نہ پڑھنا اور نہ اسکی قبر پر جاکر کھڑے ہونا کیونکہ انہون نے اللہ اور اسکے رسول کے ساتھہ کفر کیا اور وہ سرکشی ہی کی حالت مین مرگئے

ان آیات مین منافق عبداللہ بن اُبی کی طرف اشارہ ہے۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

اس منافق کے فرزند کی درخواست پر جو مخلصین صحابہ مین سے تہے بہ مقتضای رحمت اسکے جنازے پر نماز پڑہی تہی اور اسکی قبر تک بہی تشریف لیگئے لیکن اللہ جل شانہ نے آپکو خبر دیدی کہ آپکی دعا ایسے شخص کی مغفرۃ کے لئے قبول نہین ہوسکتی

سورۂ توبہ - مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ - وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ - فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ - إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ - ترجمہ - جب پیغمبر اور مسلمانون کو مشرکین کا دوزخی ہونا خدا کے فرمان سے معلوم ہوگیا تو اب انکو زیبا نہین کہ ایسے لوگون کی مغفرت کی دعائین مانگا کرین گو وہ انکے قرابت دار ہی کیون نہ ہون اور وہ جو ابراہیم نے اپنے باپ کی مغفرت کی دعا مانگی تہی سو وہ ایک وعدے کی وجہہ سے مانگی تہی جو ابراہیم نے اپنے باپ سے کرلیا تہا - پہر انکو ہی جب معلوم ہوگیا کہ یہہ دشمن خدا ہے تو باپ سے مطلقاً دست بردار ہوگئے - بے شک ابراہیم البتہ بڑے نرم دل اور بردبار تہے -

ان آیات مین اللہ جل شانہ نے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مسلمانون کو مشرکین کے حق مین گو قرابت دار ہی کیون نہ ہون دعای مغفرت کرنے سے منع فرمادیا ہے اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظیر کے متعلق یہہ ارشاد ہوا ہے کہ وہ بہی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مانند بہت نرم دل تہے اور اسلئے اپنے باپ کے لئے ایک وقت موعود تک دعا کرتے رہے اس امید سے کہ اسکو ایمان کی توفیق ہوگی لیکن جب آپکو خدا کی طرف سے معلوم ہوگیا کہ وہ سخت معاند و مخالف ہے تو آپ نے دعا کو ترک فرمادیا اور باوجود رشتۂ پدری کے

اِس سے دست بردار ہو گئے - پس پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مسلمانون کو بہی اپنے قرابت دار مشرکین ومخالفین اسلام کے معاملہ مین اس نظیر کو مدنظر رکہنا ضرور ہے -

قیامت کے دن آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت کا ذکر احادیث صحیحہ مین اسطرح آیا ہے کہ مومنین کے گناہون کو بخشوانیکے لئے آپ اللہ جلّ شانہ کے روبرو متعدد اوقات سجدے مین گرپڑینگے اور اسکی حمد وثنا کرینگے اور اللہ جلّ شانہ آپکو سجدے سے سر اٹہانے اور شفاعت کرنیکی اجازت دیگا اور آپ کی شفاعت سے تمام مومنین دوزخ سے نکل جاوینگے الا کفار ومشرکین کے چنانچہ آپنے آخر حدیث مین ارشاد فرمایا ہے کہ سوا ان لوگون کے جن پر از روی قرآن دوزخ مین رہنا واجب ہے باقی سب جنت مین داخل ہوجاوینگے - آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی مقام کو جہان آپ سجدہ مین گرپڑینگے اور خدا کی حمد وثنا کرینگے مقامِ محمود بتلایا اور یہہ آیت پڑہی - عَسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا -

مشکوٰۃ کے باب الحوض والشفاعۃ مین بخاری ومسلم کی روایت سے یہہ حدیث بہی نقل کیگئی ہے کہ حوضِ کوثر پر بعض لوگ آپکے پاس آنا چاہینگے لیکن فرشتے انکو آنے نہ دینگے تو آپ فرماوینگے کہ یہہ تو میری امت کے لوگ ہین انکو کیون روکتے ہو اسپر آپکو یہہ جواب ملیگا کہ اِنَّکَ لَاتَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ - یعنے آپ نہین جانتے کہ آپکے بعد ان لوگون نے دین مین کیا خرابیان پیدا کین اسپر آپ فرماوینگے سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَیَّرَ بَعْدِیْ - دور ہون دور ہون وہ لوگ جنہون نے میرے بعد دین کو بدلا

ان احادیث سے ظاہر ہے کہ آپکی شفاعت صرف مومنین ومتبعین سنت کے لئے ہوگی - اور اسکو اللہ جلّ شانہ اپنی رحمتِ کاملہ سے قبول فرماویگا - مشرکین ومبتدعین کو اس نعمتِ عظمیٰ سے

کوی حصہ مل ہنین سکتا - اِس سارے بیان سے یہہ بہی معلوم ہوگیا کہ آپ نہ تو نافرمانون کی حمایت فرماوینگے جیسا کہ مشرکین کا اعتقاد اپنے جہوٹے معبودون کی نسبت ہے؛ اور نہ آپ مثل عیسیٰ علیہ السلام کے بموجب عقاید نصاری خدا کے ادا ہنے بازو بیٹہکر قیامت کے دن لوگون کا فیصلہ کرینگے بلکہ آپکی شفاعت مومنین کے لئے محض خدا سے دعا ہوگی اور اسکو قبول کرنیکا اللہ جلّ شانہ نے اپنے فضل سے وعدہ فرمایا ہے -

جبکہ یہہ ثابت ہوچکا کہ قیامت مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت مومنین کے حق مین ہوگی اور کفار ومبتدعین اِس سے محروم رہینگے تو اب اُس دن مومنین پر خدا کے انعام واکرام کو دیکہکر کفار اور نافرمان لوگ جو آرزو کرینگے اسکا ذکر سورۂ نسا مین اسطرح آیا ہے - يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ - وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا - ترجمہ - جن لوگون نے دینِ حق کو قبول کرنے سے انکار کیا اور رسول کے حکم کی نافرمانی کی اس دن تمنا کرینگے کہ ای کاش زمین مین گاڑکر کوی اُن پر اوپر سے مٹی پہیر دے - اور اس دن یہہ لوگ خدا کوی بات چہپا ہی ہنین سکینگے -

اس آیت مین یہہ بیان ہے کہ منکرین اور نافرمان لوگ دنیا مین اپنے انکار ونافرمانی کی جو تاویلین کیا کرتے ہین وہ قیامت کے دن کچہہ ہی کام ہنین آوینگی اور انکی کوی بات اللہ جل شانہ سے چہپ ہنین سکیگی وہان ان لوگون کو اپنی فضیحت ورسوائی دیکہکر سوا یہہ آرزو کرینگے کہ زمین پہٹ جاے اور وہ اسمین دہس جائین اور کوی چارہ ہنین رہیگا - جو لوگ اپنے بزرگون اور باپ دادون کے طریقہ پر جمے رہتے ہین اور یہہ بات معلوم ہوجانے پر بہی کہ وہ خلاف تعلیم پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے اپنے عقائد واعمال کی تاویلین کیا کرتے ہین اور عصیانِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے باز ہنین آتے وہ بہی اس آیت مین داخل ہین کیونکہ اس مین کفر وعصیانِ رسول بشرطیکہ عصیان عمداً ہو

ہر دو ایک بتلا سے گئے ہین - اللہ جل شانہ مسلمانون پر رحم فرماوے اور انکو اتباع رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نصیب کرے تاکہ قیامت مین آپکی شفاعت میسر ہو آمین -

جن لوگون نے عقاید و اعمال مین اطاعت رسول کے عوض اپنے بڑون اور بزرگون کی پیروی اختیار کی اور عصیانِ رسول سے باز نہین آئے انکی قیامت کے دن جو حالت ہوگی اور مومنین و متبعین رسول علیہ الصلوۃ و السلام پر خدا کے احسانات کو دیکھکر عالم حسرت و یاس مین یہہ لوگ اپنی گمراہی کو اپنے بڑون اور بزرگون کی طرف منسوب کرکے ان پر لعنت اور دوہرے عذاب کی جو دعا کرینگے اسکا ذکر سورہ احزاب مین اسطرح آیا ہے - یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا - وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا - رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا - ترجمہ - جس دن انکے منھہ دوزخ کی آگ مین اُلٹ پلٹ کئے جاوینگے اسوقت یہہ افسوس سے کہینگے کہ ای کاش ہم نے دنیا مین اللہ کا کہا مانا ہوتا اور رسول کا کہا مانا ہوتا اور یہہ بہی کہینگے کہ ای ہمارے پروردگار ہم نے اپنے سردارون اور اپنے بڑون کا کہنا مانا اور انہون نے ہی ہم کو گمراہ کیا تو ای پروردگار انکو دوہرا عذاب دے اور اُن پر بڑی سی بڑی لعنت کر -

فایدہ - مسلمانون کو چاہئے کہ ان آیات سے پند پذیر ہون اور رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم کے مقابلہ مین کسی کی بات نہ مانین تاکہ قیامت کے دن حسرت و ندامت پیش نہ آوے اور رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے خلاف جن اشخاص کی پیروی بہ این خیال کی گئی کہ وہ بزرگ ہین اُن پر لعنت کرنے اور انکے لئے دوہرے عذاب کی دعا کرنیکی نوبت نہ پہونچے کیونکہ بالفرض اگر کوئی

دوہرا عذاب ہو بہی توہمکو کیا فایدہ حاصل ہوسکتا ہے اس دن ہمارے سر پر سے خدا کے عذاب کا
ٹل جانا ہی ہمارے لئے بڑی کامیابی ہوگی۔

جب یہہ معلوم ہو گیا کہ دین کے معاملہ مین صرف اللہ و رسول کی فرمانبرداری ضرور ہے
اور نجاتِ اخروی اسی پر منحصر ہے تو جو عقیدہ یا عمل خدا اور رسول کی تعلیم کے خلاف ثابت ہو جاوے وہ
سوا کفر کے اور کچھہ ہو نہین سکتا۔ اور اسپر اصرار کرنا مسلمانون کا شیوہ نہین ہے۔ چنانچہ سورۂ آلِ
عمران مین ارشاد ہوا ہے۔ قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِينَ۔
ترجمہ۔ ای پیغمبر ان لوگون سے کہدو کہ اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرو پھر اگر یہہ لوگ نہ مانین تو سمجھے رہین
کہ اللہ نافرمانون کو پسند نہین کرتا۔

یعنے چونکہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے احکام پہونچاتے ہین آپکی اطاعت گویا اللہ کی
اطاعت ہے۔ سوا رسول کے کسی کو یہہ مرتبہ حاصل ہو نہین سکتا اسلئے دین مین بہ مقابلۂ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام
کسی کی اطاعت درست نہین ہے اور جو لوگ دوسرون کی اطاعت مین خدا و رسول کے حکم سے منہہ
پہیرتے ہین انکو اللہ جلّ شانہ نے منکرین و کفار مین داخل کیا اور انکی نسبت اپنی ناراضی ظاہر فرمادی
کیا خوب فرمایا حضرت سعدی علیہ الرحمہ نے

خلافِ پیمبر کسی رہ گزید ؏ کہ ہرگز بہ منزل نخواہد رسید
مپندار سعدی کہ راہِ صفا ؏ توان رفت جز بر پئی مصطفیٰ

چونکہ اہلِ کتاب یعنے یہود و نصاریٰ یہہ دعویٰ کرتے تہے کہ وہ ہی اپنے اپنے نبی کے پیرو
ہین اور خدا کے احکام انکو اہی نبی کے ذریعہ سے پہونچے ہین اور اسی دعوے کی بنا پر وہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ

والسلام کی تکذیب کرتے تھے لہذا قرآن مجید کے متعدد مقامات مین اہل کتاب سے خطاب کر کے ارشاد
ہوا ہے کہ سارے انبیا کا دین ایک ہے اور جو کچھہ اختلافات ہین وہ تمہارے پیدا کئے ہوے ہین
حالانکہ خدا نے ہر زمانہ مین انبیا بھیجکر تمکو اختلاف و افتراق سے منع کیا ہے ۔ حضرت موسی و عیسی کا
جو دین تھا وہی حضرت ابراہیم کا دین تھا ۔ ابراہیم کے بعد موسی کو اور انکے بعد عیسی کو بھیجنے کی اسلئے
ضرورت ہوی کہ تم لوگون نے سچے دین کو خراب کردیا اور گو کہ تم ہر دو یعنے یہود و نصاری ابراہیم علیہ السلام
کی نبوت کو مانتے ہو اور خود عیسائیون کو حضرت موسی علیہ السلام کی نبوت کا اقرار ہے لیکن جسطرح
یہودیون نے عیسی علیہ السلام کا انکار کیا اور انکے قتل کے درپے ہو گئے اسیطرح تم ہر دو فریق یعنے یہود
و نصاری اس ہمارے پیغمبر محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کرتے ہو اور یہہ بات تم اہل کتاب کو
ہرگز شایان نہین ہے ۔ تمکو ضرور ہے کہ اس پیغمبر کی تعلیم پر غور کرین اور اپنی اصل کتابون کو دیکہین
پہر تو تمکو معلوم ہو جاویگا کہ یہہ پیغمبر تمہارے انبیا کی کسی طرح مخالفت نہین کرتے بلکہ من کل الوجوہ انکی تائید
کر رہے ہین اور اس سے انکا مقصود سبکو ایک سچے دین یعنے اسلام پر جمع کرنا ہے جسکی تعلیم حضرت
ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر انبیا کی وساطت سے ہوی تہی چنانچہ سورۂ شوری کے ایک مقام مین
اسطرح ارشاد ہوا ہے ۔ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا
بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۔ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۔ اَللّٰهُ
يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۔ وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ وَلَوْلَا
كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ
مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۔ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۔ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ ۔ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

مِن کِتٰبٍ وَ اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ ۔ اَللّٰہُ رَبُّنَا وَ رَبُّکُمْ ۔ لَنَا اَعْمَالُنَا وَ لَکُمْ اَعْمَالُکُمْ لَا حُجَّۃَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ ۔ اَللّٰہُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا وَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ۔ ترجمہ ۔ لوگو اس نے تمہارے لیئے دین کا وہی رستہ ٹہرایا ہے جس پر چلنے کا اُس نے نوح کو حکم دیا تہا اور ای پیغمبر تمہاری طرف بہی ہم نے اسی رستے کی وحی کی ہے اور اسی کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو بہی حکم دیا تہا کہ اسی دین کو قایم رکہنا اور اُس مین تفرقہ نہ ڈالنا ۔ ای پیغمبر تم جس دین کی طرف مشرکین کو بلاتے ہو وہ اُن پر بہت ہی شاق گزرتا ہے ۔ اللہ جسکو چاہتا ہے اپنی طرف کہینچ بلاتا ہے اور جو اسکی طرف رجوع لاتے ہین اُن ہی کو اپنے تک پہونچنے کا رستہ دکہا دیتا ہے ۔ اور اہلِ کتاب جو جدا جدا فرقے ہوے تو علم آئے پیچہے اپنی باہمی ضد سے ہوے اور ای پیغمبر اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک وقتِ مقرر تک کا وعدہ پہلے سے نہ ہوا ہوتا یعنے قیامت کا تو ان کے اختلافات کا فیصلہ کبہی کا کردیا گیا ہوتا اور جو لوگ اگلون کے بعد کتاب الٰہی کے وارث ہوے وہ دین اصلی کی طرف سے شک در شک مین پڑے ہین ۔ تو ای پیغمبر تم لوگون کو اسی اصل دین کی طرف بلاتے رہو اور خود بہی جیسا تم سے فرما دیا گیا ہے اُس پر قایم رہو اور ان یہود و نصاریٰ کی خواہشون پر نہ چلو اور اِن سے صاف کہدو کہ جو کچہہ کتابین خدا نے اتاری ہین میرا تو سب پے ایمان ہے اور مجہکو خدا کے ہان سے حکم ملا ہے کہ تمہارے درمیان تمہارے اختلافات کا فیصلہ انصاف کے ساتہہ کرون ۔ وہی اللہ تو ہمارا پروردگار ہے اور وہی تمہارا پروردگار ہے ۔ ہمارا کیا ہم کو اور تمہارا کیا تم کو ہم مین اور تم مین کچہہ جہگڑا نہین اللہ ہی قیامت کے دن ہم کو اور تمکو ایک جگہہ جمع کریگا اور اُسی کی طرف سبکو لوٹ کر جانا ہے ۔

ان آیات مین یہہ بیان ہے کہ جمیع انبیا کا دین اصل مین ایک ہے چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام سے آپ تک اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ انکے بعد ابراہیم ۔ موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام سبنے ہی اپنی اپنی امتون کو وہی دعوت کی

جو نوح علیہ السلام نے کی تہی وہ یہہ کہ اللہ جلّ شانہ کی عبادت کرین اور اسکے مخلوقات کو اسکی عبادت
مین شریک کرکے آپس مین مختلف نہ ہوجائین کیونکہ شرک کا لازمی نتیجہ اختلاف ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ
یہہ بات مشرکین کی حالت کو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے کہ ہر جماعت اور ہر فرقہ کے معبود الگ
الگ ہین اور وہ انہین کی عبادت کیا کرتے ہین۔ اسکے بعد آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف
مخاطب ہوکر اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے کہ جسطرح اگلے انبیا کے وقت کے مشرکین پر انکی
دعوت الی اللہ گران گزری اور وہ انکی تکلیف و ایذارسانی کے درپے ہوگئے اسیطرح
تمہارے وقت کے مشرکین پر بہی تمہاری یہہ دعوت شاق گزرتی ہے اور ان لوگون
نے تمہاری مخالفت پر کمر باندہی ہے لیکن اس مین تمہارا کوی نقصان نہین ہے بلکہ
انکی اس سرکشی سے انکو رجوع الی اللہ نہ ہوگا اور یہی لوگ ہدایت سے محروم رہینگے کیونکہ
خدا تو انہین کو اپنا رستہ دکہاتا ہے جو اسکی تلاش کرین۔ مخالفون اور معاندون کو اسکا رستہ کیونکر
مل سکتا ہے۔ باقی رہے اہل کتاب انکی مخالفت کی یہہ وجہہ بیان کیگئی ہے کہ انکے پاس
جو خدا کی کتابین آئین انمین اسی ایک امر یعنے خدا کی توحید کی تعلیم تہی لیکن جبکہ ہر شخص کو اپنی
بڑائی اور بزرگی کی خواہش ہوی تو انمین ضد پیدا ہوگئی اور اسی سے انمین اختلاف
پڑگیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ انکے پیچہے جو لوگ ان کتابون کے وارث ہوے وہ اصل
دین ہی مین شک کرنے لگے۔ چنانچہ اسی اختلاف اور شک کو مٹانے کے لئے (نوح)
آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کرنیکی ضرورت ہوی اور آپکو یہہ حکم دیا گیا کہ
اصلِ دین کی طرف لوگون کو بلادین اور اہلِ کتاب کی خواہشون کے مطلق تابع نہ ہون۔

چونکہ مخالفین سے اِس بات کا اندیشہ تہا کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اگلے کتبِ سماوی
کے منکر ٹہراکر امی لوگون کو آپ سے بدگمان کرینگے اسلئے یہہ صاف صاف کہدینے
کا حکم ہوا ہے کہ تمہاری کتابون کو مین مانتا ہون میرا پروردگار وہی ہے جو تمہارا پروردگار ہے
لیکن تمہارے بڑون نے دین مین جو اختلاف ڈال رکہا ہے اسیکا فیصلہ انصاف کے
ساتہہ کرنیکے لئے مجہکو خدا کا حکم ملا ہے - اگر تم نہ مانوگے تو مین خدا کے حکم کی تعمیل مین
جو سعی کرونگا اسکی جزا مجہکو ملیگی اور تمہاری مخالفت کی سزا تمکو ملیگی اور اسکے لئے قیامت کا
دن مقرر ہے اور وہ وقت موعود پر آپہونچیگا چنانچہ تم بہی اسکے قایل ہو کہ ہم سبکو اللہ
کے حضور مین حاضر ہونا ہے - پس جبکہ تم مین اور ہم مین اُس قسم کی نزاع نہین ہے
جو مشرکین کے اور ہمارے درمیان ہے تو تمکو ہماری مخالفت سے باز آنا چاہئے -

انہین اہلِ کتاب کو سورۂ آلِ عمران کے ایک مقام مین اسطرح نصیحت کیگئی ہے -
یَا اَہْلَ الْکِتٰبِ لِمَ تَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَاَنْتُمْ تَشْہَدُوْنَ - یَا اَہْلَ الْکِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ
بِالْبَاطِلِ وَتَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ - ترجمہ - ای اہلِ کتاب اللہ کی آیتون سے کیون انکار
کرتے ہو حالانکہ تم دل مین قایل ہو - ای اہلِ کتاب کیون حق و باطل کو گڈمڈ کرتے اور حق کو چہپاتے ہو
حالانکہ تم حقیقۃ الحال سے واقف ہو -

اِس آیت مین علمای اہلِ کتاب کو خطاب کرکے یہہ ارشاد ہوا ہے کہ تم بخوبی
سمجہتے ہو کہ قرآنِ مجید کو تمہارے اصولِ دین سے بالکل اختلاف نہین ہے لیکن تم ضد
سے انکار کر رہے ہو اور یہہ تمہارا عیب عوام مین ظاہر نہ ہونیکے لئے تم اپنی کتابون کی

سچی باتون کے ساتہہ جہوٹ کو ملا دیتے ہو اور جان بوجہکر حق باتون کو چہپاتے ہو تا کہ تمہاری یہودیت و نصرانیت برقرار رہے حالانکہ اصل دین اسلام ہے جس مین صرف خدا کے حکم کی اطاعت ہے اور تمہاری خواہشون کو اسمین کوئی دخل نہین چنانچہ خود موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام نے اسی دین کی تعلیم کی لیکن تم نے اس کو بگاڑ دیا اور یہودی عزیر کی عبادت اور نصرانی مسیح کی عبادت کرنے لگے۔

چونکہ اسی فساد کو مٹانے کے لئے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام یہود و نصاریٰ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملّت کی طرف بلاتے تہے جو نہ مشرک تہے نہ یہودی یا نصرانی بلکہ پکّے موحد اور سچّے مسلمان تہے اسلئے اہل کتاب کا اس امر مین جہگڑنا اور مخالفت کرنی فی الحقیقت خدا کے باب مین جہگڑنا اور مخالفت کرنی تہی اور اسکی برائی کو ذہن نشین کرنیکے لئے سورۂ بقر مین اسطرح ارشاد ہوا ہے۔ قُلْ اَتُحَاجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ۔ ترجمہ۔ ای پیغمبر ان لوگون سے پوچہو کہ کیا تم اللہ کے بارے مین ہم سے جہگڑتے ہو حالانکہ وہ ہمارا اور تمہارا دونون کا پروردگار ہے اور ہمکو ہمارے عمل اور تمکو تمہارے عمل اور ہم خالص اسی کو مانتے ہین۔

ان آیات مین اہل کتاب پر ایک نہایت معقول اعتراض کیا گیا ہے وہ یہہ کہ ہم تو خالص اللہ کی عبادت کرنیکے لئے تمکو کہتے ہین اور تم باوجود اس دعوے کے کہ اگلے انبیا کے پیرو ہین شرک مین مبتلا ہو پس تمہارا ہم سے مخالفت کرنا سوا اسکے اور کیا سمجہا جائیگا کہ تمکو خالص اللہ کی عبادت بُری لگتی ہے۔ اگر یہی بات ہے تو ہم تم سے باز آئے۔

اللہ جل شانہ جو ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے اور جو سبکے اعمال کا بدلہ دینے والا ہے ہم تو اسیکی خالص عبادت کرتے رہینگے تاکہ ہمکو ہمارے اس عمل کا اجر ملے لیکن تم اپنے شرک کی سزا کے علاوہ ہماری مخالفت کا بدلہ بہی پاؤگے۔

مذہب کی تاریخ پر نظر غایر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ ابتدا مین کسی پیغمبر کی اطاعت کو قبول کرکے اقسام کی تکلیفین برداشت کرتے اور اس پیغمبر کے دین پر قایم رہتے ہین انکو حق کے تسلیم کرنے اور اسکی اشاعت کی تائید کرنیکا فخر حاصل ہوتا ہے اور جبکہ انکی اس سعی کے معاوضہ مین دنیا مین ہی وہ خدا ئے انعامات سے سرفراز ہوتے ہین تو انکی عزت زیادہ ہونے لگتی ہے لیکن اُن لوگون کو اس امر کا بہت بڑا خیال رہتا ہے کہ جس وجہہ سے انکو خدا کی طرف سے عزت اور بزرگی ملی یعنے متابعت پیغمبر اسکو ہاتہہ سے نہ دین لہذا یہہ لوگ نہایت مضبوطی کے ساتہہ اپنے پیغمبر کے دین پر قایم رہتے ہین۔ مگر جسقدر زمانہ گزرتا جاتا ہے انکی نسلون مین یہہ کیفیت یعنے رسول کی متابعت کم ہوتی جاتی ہے باوجود اسکے پچہلے لوگ اپنے اسلاف کی بزرگی اور اُن پر خدا کی نعمتون کا اظہار کرکے اپنی بڑائی جتانے مین کوتاہی نہین کرتے۔ چنانچہ یہود و نصاریٰ کی بہی یہی حالت ہوئی اور گو ان لوگون نے رفتہ رفتہ اپنے انبیا کی متابعت کے عوض انکی مخالفت کو اختیار کر لیا لیکن اپنے اسلاف کے کارنامون اور انکی طرف اپنے مجرد انتساب کو باعثِ فخر ہی نہین بلکہ موجب نجاتِ اخروی سمجہتے تہے۔ اسکا ذکر سورۂ مایدہ مین اسطرح آیا ہے۔ وَقَالَتِ الْيَهُودُ

وَالنَّصٰرٰی نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰہِ وَ اَحِبَّآؤُہٗ ؕ قُلْ فَلِمَ یُعَذِّبُکُمْ بِذُنُوْبِکُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَہُمَا ۫ وَاِلَیْہِ الْمَصِیْرُ - ترجمہ - اور یہود و نصاری دعوی کرتے ہین کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اسکے چہیتے ہین - ای پیغمبر ان سے کہو کہ اگر تم اللہ کے بیٹے اور چہیتے ہوتے تو وہ تمہارے گناہون کے بدلے مین تمکو وقتاً فوقتاً سزا ہی کیون دیا کرتا ہے - پس تم نہ تو اللہ کے بیٹے اور نہ چہیتے ہو بلکہ خدا نے جو اور بشر پیدا کئے ہین اُن ہی مین کے بشر تم بہی ہو - خدا جسکو چاہے معاف کرے اور جسکو چاہے عذاب دے اور آسمان اور زمین اور جو کچہہ آسمان و زمین مین ہے سب اللہ ہی کے اختیار مین ہے اور سبکو اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

ان آیات مین یہود و نصاری کے غلط دعوے کا رد اُنہین کے مسلمات سے کیا گیا ہے یعنے خود ان کی کتابون مین موجود ہے کہ انکے گناہون کی وجہہ سے دنیا مین انپر خدا کا عذاب نازل ہوا اور یہود یہہ کہا کرتے تہے کہ چند دن کے لئے وہ دوزخ مین جاوینگے انکے لئے خلود فی النار نہ ہوگا پس اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے کہ اگر تم ہمارے خاص بندے اور محبوب ہوتے تو ہم تمہاری خطاؤن سے ضرور درگزر کرتے اور انکی سزا نہ دیتے - یہہ تمہارا دعوی غلط ہے تم بہی مثل اور انسانون کے

---

* اس مقام سے ظاہر ہے کہ خدا کے بیٹے ہونے کی خصوصیت جو عیسائیون نے خاص حضرت عیسی علیہ السلام کے لئے قرار دی ہے یہہ بالکل غلط ہے بلکہ انجیل کے متعدد مقامات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام اپنی امت سے خطاب کرکے فرمایا کرتے تہے کہ میرا باپ اور تمہارا باپ یعنی خداوند تعالی شانہ - اگلی آسمانی کتابون مین بجاے خالق کے باپ کا لفظ مستعمل ہوا ہے عیسائیون کا یہہ دعوی کہ حضرت عیسی خدا کے حقیقی بیٹے ہین بالکل غلط اور افترا پردازی ہے جسکی تردید قران مین بخوبی کیگئی ہے اور جسکی وجہہ سے ناحق شناس عیسائی اسلام کے مخالف ہو گئے -

انسان ہو جبکہ سب کے خالق ہم ہین تو ہمارے اختیارات کو تم اپنے ہاتہہ مین کیونکر لے سکتے ہو ہم جسکو چاہینگے عذاب دینگے اور جس کو چاہینگے بخش دینگے تم اس معاملہ مین کوی حکم کر نہین سکتے بجز اسکے کہ ہمارے احکام کی اطاعت کرین -

چنانچہ سورہ نسا مین ارشاد ہوا ہے - لَیْسَ بِاَمَانِیِّکُمْ وَلَآ اَمَانِیِّ اَھْلِ الْکِتٰبِ - مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءً ا یُّجْزَ بِہٖ وَلَا یَجِدْ لَہٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا - ترجمہ - فلاح عاقبت نہ تمہاری آرزوؤن پر موقوف ہے اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤن پر بلکہ عمل پر موقوف ہے - جو شخص برا کام کرے گا اسکی سزا پاے گا اور خدا کے سوا اسکو نہ تو کوی حمایتی ہی ملے گا اور نہ مددگار -

اس آیت مین اہل کتاب کے ساتہہ مسلمانون کو بہی خطاب کر کے یہہ سمجہایا گیا ہے کہ فلاح عاقبت مجرد کسی کی تمنا پر موقوف نہین ہے بلکہ خدا و رسول کے احکام کی پیروی درکار ہے اور جو شخص گناہ کریگا اسکو بالضرور اس گناہ کی سزا ملیگی اِلّا اس صورت مین کہ خود اللہ جل شانہ اپنے رحم سے اسکو معاف کر دے لیکن خدا کے مقابلہ مین کوی کسی کا حمایتی نبکر اسکو عذاب سے بچا نہین سکتا -

یہود و نصاریٰ کے اس قسم کے غلط دعوؤن کی تردید قرآن شریف کے متعدد مقامات مین کیگئی اور انہین یہہ سمجہایا گیا کہ تمہارے اسلاف نے جن کمالات کا اکتساب کیا انکا فایدہ انہین کو پہونچیگا تمکو اس فایدے سے کوی حصہ مل نہین سکتا لہذا تمکو ضرور ہے کہ اپنی نجات کے لئے خود اعمال حسنہ اختیار کرین چنانچہ سورہ بقر کی اس آیت مین اسکا بیان ہے - تِلْکَ اُمَّۃٌ قَدْ خَلَتْ لَھَا مَا کَسَبَتْ وَلَکُمْ مَّا کَسَبْتُمْ - وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ - ترجمہ - یہہ لوگ تہے جو اپنے وقتون مین ہو گزرے اُن کا کیا انکو اور تمہارا کیا تمکو

اور جو کچھہ وہ کر گزرے تم سے اسکی پوچھہ کچھہ نہین ہوگی۔

اِس آیت سے ظاہر ہے کہ اپنے اسلاف کے نیک اعمال پر ناز کرنا بالکل غلط اور بیجا ہے کیونکہ جب اُنکے بُرے اعمال کی جوابدہی ہم پر عاید نہین ہوتی ہے تو انکے نیک اعمال سے ہم کیونکر مستفید ہو سکتے ہین

قرآنِ شریف مین اگلی امتون کے حالات کا بیان اور اُنکی برائیون کا جو ذکر بار بار کیا گیا ہے اس سے مقصود یہی ہے کہ مسلمان اُن سے عبرت حاصل کرین اور اپنے اعمال و اخلاق کو درست رکھین پس ہم کو نہایت ضرور ہے کہ مثل یہود و نصاریٰ کے اپنے بزرگون کی بزرگی پر بیجا ناز نہ کیا کرین کیونکہ آخرت مین اُنکی بزرگی سے ہمکو کوئی فایدہ نہین پہونچ سکتا اور دنیا مین اس ناز او فخر بیجا سے آدمی کسبِ کمال سے محروم رہ جاتا ہے۔ افسوس ہے کہ یہہ مرض مہلک مشایخین و سادات مین زیادہ پہیلا ہوا ہے۔ جبکہ خود آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باوجود مرتبۂ نبوت و بشارتِ مغفرۃ اعمالِ حسنہ مین سب سے زیادہ سعی فرمای اور امت کے علاوہ اپنے اہلِ قرابت سے مخاطب ہو کر نام بنام فرمایا۔ لا اغنی عنکم من اللہ شیئًا۔ یہان تک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بہی کہدیا سلینی ما شئت من مالی لا اغنی عنک من اللہ شیئًا۔ تو اب کون دعوی کر سکتا ہے کہ مجرد انتساب بلا متابعت احکام خدا و رسول لایق اعتماد ہے۔ خود اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے سورۂ حجرات۔ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔ ترجمہ۔ لوگو ہم نے تم سبکو ایک مرد یعنے آدم اور ایک عورت یعنے حوا سے پیدا کیا اور پہر تمہارے کنبے اور قبیلے بنا دیے تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو اور اللہ کے نزدیک تو تم مین بڑا شریف وہی ہے جو تم مین بڑا پرہیزگار ہے بے شک اللہ جاننے والا باخبر ہے۔

پس اسکے خلاف دعوی کرنا فی الحقیقت خدا و رسول کی مخالفت اور یہود و نصاریٰ کی تقلید ہے جس سے آدمی دایرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے خدا مسلمانون پر رحم فرماوے اور انکو اس مرضِ مہلک سے شفا بخشے۔ آمین۔

اب مین اِس فصل کو سورۂ نجم کی اِن آیات پر ختم کرتا ہون جو فی الحقیقت اِس ساری فصل کا خلاصہ ہین اور جن سے ناظرین کو معلوم ہو جاویگا کہ توحید خداوند تعالی شانہ اور یوم آخرت کے متعلق اِسلام کی تعلیم کیسی عمدہ اور بے نظیر ہے اور چونکہ معلم خود علیم و خبیر ہے اس لئے اِس سے بہتر اور کامل تر کسی کی تعلیم ہو نہین سکتی - فَاَعۡرِضۡ عَنۡ مَّنۡ تَوَلّٰی - عَنۡ ذِکۡرِنَا وَلَمۡ یُرِدۡ اِلَّا الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا - ذٰلِکَ مَبۡلَغُہُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ - اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ وَہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنِ اہۡتَدٰی - وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ لِیَجۡزِیَ الَّذِیۡنَ اَسَآءُوۡا بِمَا عَمِلُوۡا وَیَجۡزِیَ الَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوۡا بِالۡحُسۡنٰی - اَلَّذِیۡنَ یَجۡتَنِبُوۡنَ کَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَالۡفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ - اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الۡمَغۡفِرَۃِ - ہُوَ اَعۡلَمُ بِکُمۡ اِذۡ اَنۡشَاَکُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ وَاِذۡ اَنۡتُمۡ اَجِنَّۃٌ فِیۡ بُطُوۡنِ اُمَّہٰتِکُمۡ - فَلَا تُزَکُّوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ - ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی -

یعنے جو شخص ہماری یاد سے روگردانی کرے اور دنیا کی زندگی کے سوا اسکو کسی بات سے غرض و مطلب ہو تو اے پیغمبر تم ایسے شخص سے کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ اِس قسم کے لوگون کے عقل کی رسائی بس یہین تک ہے - جو لوگ اللہ کے رستے سے بہٹکے ہوے ہین اور جو راہِ راست پر ہین ان ہردو کو خدا خوب جانتا ہے - زمین و آسمان مین جو مخلوقات ہین انکا خالق وہی ہے اور انسان کو اسنے اسلئے پیدا کیا ہے کہ آخرکار اسکے نیک اور برے اعمال کا بدلہ دے - جو لوگ بڑے بڑے گناہون اور بے حیائی کے کامون سے بچتے ہین اِلّا چہوٹے چہوٹے گناہون کے جن سے کوئی بشر بچ نہین سکتا اُنکے لئے اللہ کی مغفرت بڑی وسیع ہے - تم بنی آدم اپنی پاکی جتا کر ایک دوسرے پر فخر نہ کیا کرو خدا کو تمہاری حقیقت تمہاری خلقت سے پیشتر اور خلقت کے بعد جبکہ تم اپنی ماؤن کے پیٹ مین بچّے تہے اُسوقت سے معلوم ہے اور اسکو یہہ بہی علم ہے کہ تم مین کون پرہیزگار ہین -

فصلِ دوم تزکیۂ نفس و تہذیبِ اخلاق کے لئے اعمالِ حسنہ اختیار کرنیکے متعلق احکام

تزکیۂ نفس و تہذیبِ اخلاق کے متعلق بھی اِسلام کی تعلیم نہایت حکیمانہ اصول پر مبنی ہے اور اِس باب مین قرآنِ مجید کے جو احکام ہین وہ ایسے نہین ہین کہ کوی انسان اُنپر عمل نہ کر سکے چنانچہ اس کتابِ مقدس کے متعدد مقامات مین ارشاد ہوا ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا یعنے اللہ جلَّ شانہٗ کسی کو اسکی وسعت سے زیادہ تکلیف نہین دیتا ہے۔ اس دین مین ترکِ دنیا کا حکم نہین۔ کوی کسی کے گال پر بلا وجہہ طمانچہ رسید کرے تو اسکو اپنا دوسرا گال پیش کرنیکی تاکید نہین۔ کل کی روزی کی فکر آج کرنے سے ممانعت نہین کیونکہ اس قسم کے احکام کی تعمیل ہر شخص سے ہو نہین سکتی چنانچہ ہم دیکھہ رہے ہین کہ جنکی کتابون مین یہہ باتین ہین انکا عمل ایسا نہین ہے اور نہ ہو سکتا ہے بلکہ یہہ لوگ تو دنیا کی طرف سب سے زیادہ مایل اور برائ کا انتقام لینے مین نہایت درشت نظر آتے ہین برخلاف اِسکے اِسلام کی یہہ تعلیم ہے کہ اگر برائ کا انتقام بطریق مساوات لیا جاے تو آدمی پر وزر نہین لیکن عفو و کرم کا اختیار کرنا موجبِ ثواب ہے دنیا کی طرف اسقدر رغبت اور اس مین ایسا انہماک ممنوع ہے جو آدمی کو خدا کی یاد سے غافل کردے (فصل دوم) علاوہ اسکے اسلام نے یہہ آداب سکھلاے ہین کہ آدمی اپنے دماغ کو عجب و نخوت سے پاک اور اپنے دل کو حسد و بغض سے صاف کرے۔ ظاہر و باطن ہر دو یکسان رکھے۔

مصیبت کے وقت صبر وتحمل اختیار کرے - جمیع امور مین خدا پر توکل کرے - اسکے احسانات کا
شکر ادا کرتا رہے - عہد وپیمان کو بجالاے - معاملات مین سچی گواہی دے اور انصاف
کرنے مین کسی کا مطلق پاس ولحاظ نہ کرے اور سب سے بڑھکر یہہ کہ جملہ اعمال مین اخلاص کو مدنظر
رکھے یعنے لوگون مین نام ونمود نہین بلکہ خدا کی خوشنودی منظور رہو - یہہ امور قرآنِ مجید کے
مختلف مقامات مین کہین مجمل اور کہین بصراحت بیان ہوے ہین - باوجود اسلام کی ان سب
خوبیون کے مخالفین نے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اقسام کے بیجا الزامات لگانے مین
جو دریغ نہین کیا اسکا بہت بڑا باعث اسلام کا وہ اعلیٰ رکن ہے جسکا لقب امر بالمعروف
ونہی عن المنکر ہے - اسی نے مشرکین کے علاوہ اہلِ کتاب کو بہی آپکا دشمن بنادیا
جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ آپکی ذاتِ بابرکات پر بے بنیاد تہمتین ہونے لگین - مشرکین نے
تو شاعر مجنون اور ساحر کہنے پر اکتفا کیا لیکن اہلِ کتاب نے آپکو معاذ اللہ مکار وعیار
قرار دیا اور جون جون زمانہ ترقی کرتا گیا یہہ لوگ بقول ع ہرکہ آمد عمارتے نوساخت -
الزامات کی فہرست مین زیادتی کرتے رہے اور جو بات خود اسوقت کے یہود و
نصاریٰ کے پاس معیوب نہ تہی اسکو بہی عیوب مین شمار کرنے لگے چنانچہ گو اگلے انبیا نے
کثرتِ ازدواج کو منع نہین کیا تہا لیکن پچہلے زمانہ کے عیسائیون نے اسکو بہی اسلام کی
برائیون مین داخل کرکے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بیجا الزام لگانے مین کوتاہی
نہین کی اور یہہ نہین سمجہا کہ اس الزام سے سابق کے انبیا بہی جنکی نبوت کے وہ خود
قایل ہین بری نہین ہوسکتے - اسیطرح اسلام کو بزور شمشیر پہیلانے کا غلط الزام بہی

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لگایا جاتا ہے تاکہ جاہلون کے دل مین یہہ شبہہ پیدا کرین کہ اس
دین مین کوئی خوبی نہین لیکن الحمد للہ خود عیسائی مذہب کے منصف مزاج عالمون نے ان
امور کی تردید کر کے الفضل ما شہدت بہ الاعداء کا جلوہ دکھلا دیا ہے ۔
اب مین اس فصل کو سورۂ نحل کے مندرجۂ ذیل آیات سے شروع کرتا ہون جن مین
آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دین کی دعوت حکمت و لینت کے ساتھہ کرنیکا حکم ہے اور
جو لوگ برائی سے پیش آئین اسکے ساتھہ سلوک کرنیکا طریقہ بھی بتلا دیا گیا ہے ۔ اُدْعُ اِلٰی
سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَ الْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ہِیَ اَحْسَنُ ۔ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ
ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ وَ ہُوَ اَعْلَمُ بِالْمُہْتَدِیْنَ ۔ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِہٖ ۔ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ
لَھُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ ۔ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْھِمْ وَلَا تَکُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْکُرُوْنَ ۔
اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۔ ترجمہ ۔ ای پیغمبر لوگون کو عقل کی باتون اور
اچھی اچھی نصیحتون سے اپنے پروردگار کے رستے کی طرف بلاو اور اسکے ساتھہ بحث بھی کرو تو
ایسے طور پر کرو کہ وہ لوگون کے نزدیک بہت ہی پسندیدہ ہو ۔ ای پیغمبر جو کوئی خدا کے
رستے سے بہکا تمہارا پروردگار اسکے حال سے بخوبی واقف ہے اور نیز وہ اُن لوگون کے
حال سے بھی بخوبی واقف ہے جو راہ راست پر ہین ۔ اور مسلمانو دین کی بحث مین مخالفین کے
ساتھہ سختی بھی کرو تو ویسی ہی سختی کرو جیسے تمہارے ساتھہ کی گئی ہو ۔ اور اگر لوگون کی ایذاؤن
پر صبر کرو تو بہر حال صبر کرنے والون کے حق مین صبر بہتر ہے ۔ اور ای پیغمبر تم مخالفون کی ایذاؤن
پر صبر کرو اور خدا کی توفیق کے بدون تو تم صبر کر ہی نہین سکتے اور ان مخالفون کے حال پر

افسوس نہ کرو اور یہہ لوگ جو تمہاری مخالفت مین تدبیرین کیا کرتے ہین اس سے تنگدل نہ ہو کیونکہ جو لوگ پرہیزگاری کرتے ہین اور جو لوگون کے ساتہہ حسن سلوک سے پیش آتے ہین اللہ انکا ساتہی ہے۔

ان آیات مین یہہ بیان ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایک نہایت اہم خدمت ہے، اور اس مین کامیابی بہ مشکل ہوا کرتی ہے کیونکہ علی العموم لوگ اس کام کے کرنے والے کے دشمن ہو جاتے ہین اور جب اسکی وجہہ سے اسکے عیوب ظاہر ہونے لگتے ہین تو وہ بہی اسکی مخالفت مین جہوٹے اعتراضات کی اسپر بوچہاڑ شروع کر دیتے ہین۔ چونکہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اس خوف سے خدا کے احکام پہونچانے اور لوگون کو اسکی راہ کی طرف بلانے سے رک نہین سکتے تہے آپکو اس کام مین پوری پوری کامیابی ہونیکے لئے یہہ تعلیم کیگئی ہے کہ دین کی دعوت بطرز معقول کیا کرین اور بحث کی نوبت پہونچے تو مضبوط دلایل پیش کرین اور نصیحت ایسی لینت کے ساتہہ کرین کہ عقلمند لوگ سمجہہ لین کہ اس کام مین آپکی کوئی ذاتی غرض نہین ہے بلکہ صرف لوگون کی خیرخواہی منظور ہے۔ اسکے بعد ارشاد ہوا ہے کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کام اسیقدر ہے باقی رہا لوگون کا ماننا نہ ماننا اس سے آپکو سروکار نہین خدا کو اسکا علم ہے کہ کون گمراہ ہوا اور کسنے سیدہی راہ اختیار کی اور وہی ہر دو کو انکے اعمال کا بدلہ دیگا۔ چونکہ انسان پر یہہ امر شاق گزرتا ہے کہ جو بات اسنے قبول نہین کی اسکو دوسرے لوگ قبول کرین کیونکہ اس سے اسکو اپنی غلطی کے ظاہر ہو جانیکا اندیشہ ہوا کرتا ہے اسلئے مشرکین وکفار مسلمانون کے بہی

دشمن ہوکر انکی ایذا رسانی کے درپے ہو گئے تھے ۔ اللہ جل شانہ ان آیات مین مسلمانون سے
بھی خطاب کر کے فرماتا ہے کہ تم ان سے انتقام لینا چاہو تو بالضرور اس امر کا خیال رکھو کہ تمہاری
طرف سے زیادتی نہ ہونے پاوے ۔ جس شخص پر ظلم ہوتا ہے اسکو انتقام کے وقت زیادتی
نہ کرنیکا خیال رکھنا چونکہ کسیقدر دشوار ہے لہذا یہہ طریقہ بہتر بتلایا گیا ہے کہ صبر سے درگزر
کرین اور اسکا نتیجہ بھی اچھا ہوتا ہے کیونکہ خود ظالم نادم ہوکر اپنے ظلم سے باز آجاتے ہین ۔
ورنہ دونون کی کشمکش مین فتنہ زیادہ ہونے لگتا ہے ۔ آخر مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام سے خطاب کر کے ارشاد ہوا ہے کہ سب لوگون کا اس طریقہ عفو و کرم کو
اختیار کرنا دشوار ہے لیکن تم اسکو کر سکتے ہو اور اللہ تمکو اسکی توفیق بھی دیگا ۔ تم مخالفون
کی بدکرداریون پر رنجیدہ نہ ہو اور انکے مکر و فریب سے گھبراؤ نہین خود اللہ جل شانہ تمہارا
معاون و مددگار ہے کیونکہ تم پرہیزگار اور نیکوکار رہو ۔

چونکہ نیکی و پرہیزگاری کا دعوی مشرکین و کفار بھی کیا کرتے تھے سورۂ بقر کے ایک
مقام مین اسکی مفصل تعریف اسطرح کیگئی ہے ۔ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى
الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ
وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۔ ترجمہ ۔ نیکی یہی
نہین کہ نماز مین اپنا منہہ مشرق کی طرف کرو یا مغرب کی طرف کرو بلکہ اصل نیکی تو انکی ہے

جو اللہ اور روزِ آخرت اور فرشتون اور آسمانی کتابون اور پیغمبرون پر ایمان لاے اور مال عزیز اللہ کی حب پر رشتہ دارون اور یتیمون اور محتاجون اور مسافرون اور مانگنے والون کو دیا اور غلامی وغیرہ کے قید سے لوگون کی گردنون کے چھڑانے مین دیا اور نماز پڑہتے رہے اور زکوٰۃ دیتے رہے اور جب کسی بات کا اقرار کر لیا تو اپنے قول کے پورے نکلے اور سختی اور تکلیف مین اور خوف کے وقت ثابت قدم رہے ـ یہی لوگ ہین جو دعویٰ ایمان اور نیکوکاری مین سچے ہین اور یہی ہین جن کو پرہیزگار کہنا چاہیئے ـ

ان آیات مین پہلے یہہ بیان کیا گیا ہے کہ نماز کے لئے صرف مشرق یا مغرب کی طرف منہہ پہیر لینا کافی نہین ہے بلکہ ایمان وعقاید کا درست کرنا مقدم ہے اور اسکے ساتہہ احکامِ شرعی کا ماننا اور انکا بجالانا بہی ضرور ہے تب کہین نیکی اور پرہیزگاری کا درجہ حاصل ہوگا ـ اسکے بعد ایمان کے اجزا کی تصریح کیگئی ہے یعنے خدا پر ایمان یوم آخرت کا یقین ملایکہ کی تصدیق اور اُنکے ذریعہ سے جو کتابین خدا نے انبیا پر نازل کین انکی تصدیق اور خود انبیا کی تصدیق ـ چونکہ یہہ سب امور دل سے متعلق ہین اور ممکن ہے کہ آدمی ان باتون کا زبان سے اقرار کرے اور دل مین یقین نہ ہو اسلئے اُن اعمال کا ذکر کردیا گیا ہے جو ایمان کی صحت پر دلالت کرتے ہین اولاً یہہ کہ مال جو آدمی کو نہایت عزیز ہوا کرتا ہے خدا کے پاس اجر پانیکی امید پر حاجتمند قرابت دارون یتیمون مسکینون مسافرون اور سایلون کو دے اور غلامون اور قیدیون کے آزاد کرانے مین صرف کرے ـ ثانیاً نماز کو قایم کرے یعنے اسکو اوقاتِ معینہ پر خشوع وخضوع کے ساتہہ بہ تعدیلِ ارکان ادا کرے

نہ یہہ کہ صرف قبلہ کی طرف کہڑے ہوکر دو چار آیتین جلد جلد اور انکے مضمون کو بہی بہین سمجہکر پڑہ لے اور رکوع و سجود مرغ کی ٹہونگ کے مانند کرکے سلام پہیرے اور سمجہہ جاے کہ نماز کا بوجہہ سر سے ٹل گیا - ثالثاً ان صدقات کے دینے کے بعد جنکا ذکر اوپر ہوا ہے اگر آدمی کے پاس اسقدر مال ہو کہ بموجب حکم خدا و رسول زکوٰۃ اسپر واجب ہوجاے تو اسکو بہی ادا کرے رابعاً بدعہدی نہ کرے بلکہ عہد و پیمان کو وفا کرے - اگر عہد و پیمان کے وقت انکو پورا کرنیکی نیت ہو اور من بعد کوی ایسا عذر پیش آے جسکی وجہہ سے ایفا نہ ہوسکے تو آدمی پر اسکا وزر نہین - اور خامساً محتاجی غربت بیماری اور مصیبت مین صابر و ثابت قدم رہے - ایمان کے ان تمام اجزا کو بیان کرنیکے بعد یہہ ارشاد ہوا ہے کہ جن لوگون مین یہہ باتین پای جاین وہی اپنے دعویٰ پرہیزگاری مین سچے ہین اور اللہ جل شانہ کے پاس بہی انکا شمار متقیون مین ہے خالی زبانی دعوے کام آ نہین سکتے -

فایدہ - اس آیت مین اللہ جلّ شانہ کا تقرب اور ثوابِ آخرت حاصل کرنیکے لئے جو انفاق مال ہوتا ہے اسکے مصرف تبلادئے گئے ہین - جو لوگ ان کے سوا اور مصرف تجویز کرتے ہین وہ شریعت مین زیادتی کرتے ہین جو بموجب حدیث مَنْ اَحْدَثَ فِی اَمْرِنَا ہٰذَا مَالَیْسَ مِنْہُ فَہُوَ رَدٌّ مردود اور باطل ہے -

ایمان و اعمال صالحہ کی تعلیم کے ساتہہ یہہ بہی سمجہا دیا گیا ہے کہ دنیا مین اگر آدمی کے مقاصد بر نہ آوین اور اوسکو تکلیف پہونچا کرے تو دین سے بدگمان ہوجانا اور یہہ خیال کرنا کہ خدا کے پاس وہ مقبول نہین ہے بالکل غلط ہے کیونکہ دنیا کی کامیابی دین کے حسن پر محمول ہو نہین سکتی

اور نہ ایمان و اعمالِ صالحہ کا بدلہ دنیا ہی مین دیدیا جاتا ہے بلکہ انکی غرض انسان کو موت کے بعد معلوم ہوگی اور پورے پورے اجر کے لئے قیامت کا دن مقرر ہے چنانچہ سورۂ آلِ عمران مین ارشاد ہوا ہے

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ - وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ - وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ - لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا - وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ

ترجمہ - ہر شخص ایک نہ ایک دن موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور جو اعمال تم لوگ کر رہے ہو ان کا پورا پورا بدلہ تم کو قیامت ہی کے دن دیا جائیگا تو اُس دن جو شخص دوزخ کی آگ سے پرے ہٹا دیا گیا اور اس کو رہنے کے لیے جنت مین جگہہ دیگئی تو اُس نے من مانی مراد پائی - اور دنیا کی زندگی تو صرف دہوکے کی پونجی ہے اور بس - مسلمانو - تمہارے مالون کے نقصان اور تمہاری جانون کے زیان مین ضرور تمہاری ایمانداری کی آزمایش کی جائے گی اور جن لوگون کو تم سے پہلے کتاب آسمانی دی جا چکی ہے یعنے یہود و نصاریٰ اُن سے اور مشرکین سے تم بہت سی ایذا کی باتین ہی ضرور سنوگے اور اگر صبر کئے رہو اور پرہیزگاری کو ہاتھہ سے نہ جانے دو تو بے شک یہہ بڑی ہمت کے کام ہین -

ان آیات مین صبر و تحمل و استقلال کی تعلیم ایسے عمدہ طریقہ سے کیگئی ہے کہ ذی عقل لوگ فوراً متاثر ہو جاتے ہین - اول تو دنیا کا بمقابلۂ آخرۃ بے حقیقت محض ہونا ایک ایسی چیز کی یاد دلا کر سمجہایا گیا ہے جسکا ہر شخص کو عین الیقین ہے یعنے موت - پہر آخرۃ مین بُرے اعمال کی سزا اور نیک اعمال کی جزا کا ذکر کیا گیا ہے - آخر مین مسلمانون کو اس بات سے آگاہ کر دیا گیا ہے کہ

دین کی اشاعت مین تمہارے مالون اور جانون مین نقصان ہوگا اور مشرکین واہل کتاب تمہارے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے کی وجہہ سے تمہارے دشمن ہوکر تمکو سخت ایذائین پہونچاوینگے اور یہہ تمام امور تمہاری ایمانداری کی آزمایش کے باعث ہونگے۔ اگر تم بلاؤن پر صبر کرو اور اللہ کی خوشنودی کے طالب ہوکر دین پر مضبوط جمے رہو تو تمہاری اس مردانہ ہمت کا بدلہ تمہین بالضرور ملیگا چنانچہ یہہ بات دنیا ہی مین ہوکر رہی اور کفار ومشرک مسلمانون کے مقابلہ مین ذلیل وخوار ہوگئے۔ قیامت مین بہی اللہ جلّ شانہ کا وعدہ مسلمانون کو سرخ رو کرنیکا ہے بشرطیکہ سابقین اولین کے اسلام کا سا سچّا اسلام ہو ورنہ آج کل کا اسلام تو اکثر صرف برائے نام رہگیا ہے۔

فایدہ۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ مین کفار ومشرکین مسلمانون کے درپی ایذا ہونیکے عوض خود مسلمان مسلمانون کو ایذا وتکلیف پہونچاتے ہین اور اُن پر بہی اُن کے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی وجہہ سے اقسام کی تہمتین کرکے غیر مسلمان حکام کو بہی اُن سے بدگمان کرنے اور انکے ذریعہ سے مسلمانون کو نقصان پہونچانے مین کوتاہی نہین کرتے۔ خدا مسلمانون کو ہدایت کرے اور حق کی مخالفت سے انکو باز رکہے۔

یہہ امر مسلم ہے کہ جس شخص کا اعتماد خدا پر ہوتا ہے وہ تکلیفون اور مصیبتون کے جہیلنے مین نہایت مستقل اور ثابت قدم رہا کرتا ہے۔ جب مسلمانون کو یہہ خبر دیدیگئی کہ تمہاری دینداری کی وجہہ سے تم کو سخت آفتون کا سامنا ہوگا تو یہہ بہی سمجہا دینا ضرور ہوا

کہ ایسی حالتون مین خدا پر توکل کرین اور اسی سے مدد کے طالب ہون چنانچہ سورۂ اٰلِ عمران
مین ارشاد ہوا ہے - اِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَکُمْ وَاِنْ یَّخْذُلْکُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ
بَعْدِہٖ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ - ترجمہ - اگر خدا تمہاری مدد کرے تو پھر کوی بہی تم پر
غالب آنے والا نہین اور اگر وہ تمکو چھوڑ بیٹھے تو اسکے چھوڑے پیچھے دوسرا کون ہے
جو تمہاری مدد کو کھڑا ہو - اور مسلمانون کو چاہیئے کہ اللہ ہی کا بہروسا رکھین -
یہی توکل کی تعلیم سورۂ احزاب کے ایک مقام مین اسطرح کیگئی ہے - قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ
یَعْصِمُکُمْ مِّنَ اللّٰہِ اِنْ اَرَادَ بِکُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِکُمْ رَحْمَۃً وَلَا یَجِدُوْنَ لَھُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا -
ترجمہ - ای پیغمبر لوگون سے کہو کہ اگر خدا تمہارے ساتھہ برای کرنی چاہے تو کون ایسا ہے
جو تمکو اُسکی پکڑ سے بچا سکے یا تم پر اپنا فضل کرنا چاہے تو کون اسکو روک سکتا ہے - اور خدا کے
سوا نہ توکسی کو اپنا حمایتی ہی پائین گے اور نہ کسی کو اپنا مددگار ہی پائین گے -
سورۂ فاطر کے ایک مقام مین یہی مضمون ان الفاظ مین بیان ہوا ہے - مَا یَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ
مِنْ رَّحْمَۃٍ فَلَا مُمْسِکَ لَھَا وَمَا یُمْسِکْ فَلَا مُرْسِلَ لَہٗ مِنْ بَعْدِہٖ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ - ترجمہ - اللہ اپنی رحمت
کے خزانے لوگون کے لئے کہولدے تو کوی انکا بند کرنے والا نہین اور بند کرے تو اسکے
بند کئے پیچھے کوی انکا جاری کرنے والا نہین اور وہی زبردست اور حکمت والا ہے -
ان آیات مین یہہ سمجھایا گیا ہے کہ جب مسلمان اللہ پر ایمان لا چکے ہین اور انہین یہہ
معلوم کرا دیا گیا ہے کہ جسطرح اللہ کی رحمت کو کوی روک نہین سکتا ہے اسیطرح اسکے عذاب
کو بہی کوئی ٹال نہین سکتا اور اسکے مقابلہ مین کوی کسی کا نہ تو حمایتی ہو سکتا ہے اور نہ مددگار پس

ایسی حالت مین مومنین کو اسی پر توکل کرنا چاہیئے وہی انکی مدد کرکے مخالفین پر انکو غالب کردیگا -

جو لوگ اللہ جلّ شانہ کی بلاؤن پر صبر کرتے اور اسی پر اعتماد کرکے ثابت قدم رہتے ہین انکی تعریف سورۂ بقر مین اسطرح کیگئی ہے - وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ - أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ - وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ - ترجمہ - اور البتہ ہم تمکو تہوڑے سے خوف سے اور بہوک سے اور مال اور جان اور پیداوار اراضی کی کمی سے آزمائین گے اور اے پیغمبر صبر کرنے والون کو خوشنودی خدا اور کشایش کی خوشخبری سنادو - یہہ لوگ جب اُن پر مصیبت آپڑتی ہے تو بول اُٹہتے ہین کہ ہم تو اللہ ہی کے ہین اور ہم اُسی کی طرف لوٹ جانے والے ہین -

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ پر ایمان لائی ہوئی جماعت نے ان احکام پر اس عمدگی سے عمل کیا اور اقسام کی آفتون اور مصیبتون مین اللہ جلّ شانہ پر ایسا توکل کرتے رہے کہ مخالفین بعض اوقات اس توکل کو غرور پر حمل کرتے تہے چنانچہ سورۂ انفال مین اسکی کیفیت اسطرح مذکور ہے - إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ - یعنے جنگ بدر مین مسلمانون کی ہمت اور جوانمردی کو دیکہکر منافق اور جن لوگون کے دلون مین کفر کی بیماری تہی کہتے تہے کہ ان کو تو انکے دین نے مغرور کردیا ہے - اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے کہ حقیقت مین مسلمان مغرور نہین ہین انکی طرف ایسی مذموم صفت کو منسوب کرنا سخت غلطی ہے بلکہ انکو خدا پر بہروسہ ہے اور جو خدا پر بہروسہ رکہیگا تو وہ بالضرور قوی دل ہوگا کیونکہ اسکا مددگار اللہ ہے

جو زبردست اور حکمت والا ہے۔

فایدہ۔ مسلمانون کے اسی ایک توکل علی اللہ کی صفت سے جو حیرت انگیز نتایج پیدا ہوے اُن سے سارا جہان واقف ہے۔ جب سے کہ مسلمانون کا عمل اسکے خلاف ہوگیا اور یہہ لوگ بہی مثل مشرکین کے اپنے دین ودنیا کے کامون مین ارواحِ اموات پر اعتماد کرنے لگے اسیوقت سے تباہی شروع ہوی اور یہہ تباہی روز بروز زیادہ ہورہی ہے۔

جو لوگ بلاؤن مین خدا پر توکل نہین کرتے اور دنیا کی تکلیفون سے گہبراکر دین ہی سے بددل ہوجاتے ہین اور انکی عبادت وغیرہ محض اس غرض سے ہوا کرتی ہے کہ دنیاوی فایدے حاصل ہون انکی مذمت سورۂ حج کے ایک مقام مین اسطرح کیگئی ہے۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ اِطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ اِنْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ۔ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ۔ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ۔ ترجمہ۔ اور لوگون مین کوی کوی ایسا بہی ہے جو خدا کی عبادت تو کرتا ہے مگر اکہڑا اکہڑا کہ اگر اسکو کوی فایدہ پہونچ گیا تو اسکی وجہہ سے مطمئن ہوگیا اور اگر اسپر کوی مصیبت آپڑی تو جدہر سے آیا تہا الٹا ادہر ہی کو لوٹ گیا۔ اس نے دنیا بہی کہوئی اور آخرت بہی۔ صریح گہاٹا یہی کہلاتا ہے۔

جو شخص بلاؤن پر صبر اور خدا پر توکل نہ کرے اور کسی مصیبت کے پہونچتے ہی خدا سے بدگمان ہوجاے اسکی توبیخ سورۂ حج مین اسطرح کیگئی ہے۔ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ۔ ترجمہ۔ جو شخص حالتِ مایوسی مین خدا کی نسبت ایسا گمان بدرکہتا ہو کہ خدا دنیا و آخرت مین اسکی مدد کریگا ہی نہین تو اسکو

چاہئے کہ اوپر کی طرف کو ایک رسّی تانے اور اپنے گلے مین پہانسی لگائے اور پہر زمین سے اپنا
قطع تعلق کرے اور لٹک کر مر رہے پہر دیکہے کہ آیا اسکی اس تدبیر سے اسکی وہ شکایت جسکی
وجہہ سے ناخوش تہا رفع ہوئی یا نہین -

ان ہر دو آیات مین یہہ بیان ہے کہ جو شخص دینداری اسلئے اختیار کرتا ہے کہ دنیا حاصل
ہو وہ دین پر قایم نہین رہ سکتا کیونکہ دنیا مین راحت کے ساتہہ رنج بہی ہوا کرتا ہے اور اگر آدمی صرف
راحت ہی کا طالب ہو اور اسیکے لئے خدا کی عبادت کرے تو رنج کے پہونچتے ہی وہ خدا سے
ناراض ہو جاویگا اور اسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ رنج کی وجہہ سے صرف دنیا تلخ ہوئی تہی اسپر صبر نہ کرنا اور باوجود
اللہ جلّ شانہ کے مصالح سے واقف نہ ہوسکنے اُس سے ناراض ہو جانا دین کی بہی تباہی کا باعث
ہوا پس جو شخص دنیا و دین اسطرح تباہ کرے اسکو براہِ زجر و توبیخ یہہ کہا گیا ہے کہ اگر کسی رنج کے
پہونچتے ہی تجہکو مایوسی ہو جاتی ہے اور اللہ جلّ شانہ کی تمام نعمتون کو فراموش کرکے تو اسکی نسبت
یہہ برا گمان کرنے لگتا ہے کہ دنیا مین مدد نہین ملی تو آخرت مین بہی نہین ملیگی تو تجہکو چاہئے کہ
اپنے گلے مین پہانسی لگائے اور لٹک کر مر رہے پہر دیکہے کہ اس تدبیر سے تیرا رنج دفع
ہوا یا نہین -

چونکہ دنیا کی اکثر تکلیفین عسرت کی وجہہ سے ہوا کرتی ہین اور علی العموم مالدار لوگون کو بہ نسبت
مفلسون کے زیادہ راحت ہوتی ہے اللہ جلّ شانہ نے قرآنِ شریف کے متعدد مقامات
مین صرف مال و دولت کو بڑی نعمت سمجہنے اور اسیکی طرف جہک پڑنے سے منع فرمایا ہے
تاکہ صبر و توکل کی صفت اپنے کمال کو پہونچ جاے چنانچہ سورۂ طٰہٰ مین ارشاد ہوا ہے -

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ - وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى - ترجمہ - اور اے پیغمبر ہم نے جو مختلف قسم کے لوگون کو دنیاوی زندگی کی رونق کے ساز و سامان استعمال کے لئے دے رکھے ہین کہ اُن کو انکے حال مین آزمائین تم اپنی نظر اُن پر نہ دوڑانا اور تمہارے پروردگار کی دی ہوئی روزی یعنے ثواب آخرت اس سے کہین بہتر اور پاینده تر ہے -

سورۂ آلِ عمران کے ایک مقام مین یہی مضمون اسطرح بیان ہوا ہے - زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ - ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ - ترجمہ - لوگون کی طبیعتین اسطرح واقع ہوئی ہین کہ انکو دنیا کی مرغوب چیزون مثلاً بیبیون اور اولاد اور سونے چاندی کے بڑے بڑے ڈھیرون اور عمدہ عمدہ گھوڑون اور مویشیون اور کھیتی کے ساتھ وابستگی بھلی معلوم ہوتی ہے حالانکہ یہہ دنیا کی زندگی کے چند روزہ فایدے ہین اور ہمیشہ کے لئے اچھا ٹھکانا تو اللہ کے ہان ہے -

سورۂ کہف کے ایک مقام مین بھی دنیا کے ساز و سامان پر نظر نہ ڈالنے اور جو لوگ اللہ کی مرضی کے طالب ہین گو وہ غریب و مفلس ہی کیون نہ ہون اُن سے محبت اور دوستی رکھنے کے لئے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسطرح ارشاد ہوا ہے - وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا - وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا - ترجمہ - اور اے پیغمبر جو لوگ

صبح وشام اپنے پروردگار کی یاد کرتے اور اُسی کی رضامندی چاہتے ہین اُنکے
ساتہہ اٹہنے بیٹہنے پر اپنے نفس کو مجبور کرو اور تمہاری نظر التفات اُن پر سے ہٹنے نہ پاے
کہ لگو دنیا کی زندگی کے ساز وسامان کا پاس کرنے اور ایسے شخص کا کہا ہرگز نہ ماننا
جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا ہے اور وہ اپنی خواہش کے پیچہے
پڑا ہے اور اسکی دنیاداری حد سے بڑہ گئی ہے ۔
ان آیات مین یہہ بیان ہے کہ عورتین اولاد سونا چاندی گہوڑے مویشی کہیتی
وغیرہ چیزین جو دنیا کی زینت کے باعث ہین آدمی کو مرغوب ہوا کرتی ہین اور ہم نے انکی
تقسیم لوگون مین اپنے مصالح کے موافق کردی ہے کسی کو کم کسی کو زیادہ اور کسی کو کچہہ بہی
نہین اور اس سے ہماری غرض ہر شخص کو اسکی حالت مین آزمانا ہے لیکن یہہ تمام
فایدے چونکہ چند روزہ ہین اسلئے ہمارے پاس جو ثواب دایمی ہے اسکی نسبت
یہہ سب ہیچ ہے ۔ پہر آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوا ہے کہ تم جب لوگون کو
ہماری طرف بلاتے ہو تم کو چاہیئے کہ دنیا کی ان زینتون پر نظر نہ دوڑاؤ اور بہ مقابلہٴ
مساکین وغربا کے مالدارون کی زیادہ عزت نہ کرو بلکہ اپنی توجہہ ایسے لوگون پر
مبذول رکہو جو اللہ کی مرضی کے طالب ہین اور جو شخص دنیا مین منہمک ہو کر خدا سے
غافل ہو جاے اس سے کنارہ کش رہو ۔
فایدہ ۔ آخر آیت مین اُس مالدار کافر کی طرف اشارہ ہے جس نے آنحضرت
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہہ رای دی تہی کہ اپنے پاس غریب لوگون کو جنکو وہ رذیل سمجہتا تہا

بیٹھنے نہ دین تاکہ دولت مند لوگ جو اُنکے پاس معزز تھے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئین - اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ دین کی تعلیم مین مالداری اور دنیا کی زینتون کا پاس ہو نہین سکتا بلکہ جو لوگ خدا کی طرف زیادہ متوجہ ہین وہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آنے جانے کے زیادہ مستحق ہین اور جو مالدار خدا سے غافل ہے وہ آپکی صحبت کے لایق نہین -

سورۂ زخرف کے ایک مقام مین بہی دنیا کے سازوسامان کی بے وقعتی اسطرح مذکور ہے - وَلَوْلَاۤ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ - وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ وَزُخْرُفًا وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا - وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ - ترجمہ - اور اگر یہہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ ایک ہی طریقہ کے ہوجائین گے تو سازوسامان دنیا ہمارے ہان اسقدر حقیر ہے کہ جو لوگ منکر خدائے رحمٰن ہین اُنکے لئے اُنکے گہرون کی چھتین ہم چاندی کی کردیتے اور چھتون کے علاوہ چاندی کے زینے کہ اُن پر چڑہتے اترتے اور چاندی ہی کے تخت کہ اُن پر مزے سے تکئے لگا لگا کر بیٹھتے اور چاندی ہی نہین بلکہ سونے کے بہی اور پہر بہی یہہ تمام سازوسامان دنیا کی زندگی کے چندروزہ فایدے ہین اور مفاد آخرت تمہارے پروردگار کے ہان پرہیزگارون ہی کے لئے ہے -

مولانا نذیر احمد صاحب نے اس مقام پر یہہ فایدہ تحریر فرمایا ہے - "اس آیت مین دنیاوی سازوسامان کی بےحقیقتی اس طرح پر ظاہر کیگئی ہے کہ خدا چاہتا تو کافرون کو یعنے اپنے دشمنون کو چاندی سونے مین مڑ دیتا اور چاندی سونے کو انکا اوڑہنا بچھونا بنا دیتا مگر صرف

اس مصلحت سے کہ کہین لوگ دنیا کی فارغبالی کو موجب رضامندی خداوند سمجھنے لگین ایسا نہین کیا ورنہ خدا کی نظر مین سازوسامان دنیا کی کچھہ بھی وقعت نہین اسکی وقعت کچھہ ہے تو ان احمقون کی نظرون مین ہے جو خدا کو نہین مانتے اور فکر عاقبت سے غافل ہین"۔

گو دنیا کی بے وقعتی بہ مقابلہ آخرت موت کو یاد دلا کر اور یہان کے سازوسامان کے فانی ہونیکا ذکر کرکے بخوبی ذہن نشین کر دیگئی ہے لیکن چونکہ عام طبیعتین اس سے متاثر ہو نہین سکتین اور ہر ایک شخص کو دنیا کے مال ومتاع کی خواہش کم وزاید ہوا کرتی ہے تاکہ جو تکالیف اسکے نہ ہونے سے پہونچتی ہین اُن سے محفوظ رہے اسلئے یہہ ضرور ہوا کہ آدمی کو حصول مال ومتاع کے ناجایز ذرایع سے آگاہ کر دیا جائے تاکہ وہ اپنی منفعت کے خیال مین دوسرون کو نقصان پہونچا کر اپنی آخرت کو خراب نہ کرلے ۔ چنانچہ سورۂ بقر کے ایک مقام مین ارشاد ہوا ہے ۔ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ ترجمہ ۔ اور آپس مین ناحق ناروا ایک دوسرے کے مال کو خورد برد نہ کرو اور نہ مال کو حاکمون کے پاس رسائی پیدا کرنیکا ذریعہ گردانو تاکہ لوگون کے مال سے تھوڑا بہت جو کچھہ ہاتھہ لگے اس کو جان بوجھہ کر ناحق ہضم کر بیٹھین ۔

اس آیت مین اُن طریقون کی مذمت ہے جن سے آدمی غیر کا مال خورد برد کر سکتا ہے ایک تو چوری سے لینا یا زبردستی چھین لینا ۔ ان جرمون کی سزا دنیا کے حاکم بھی دیا کرتے ہین لیکن رشوت خوار حاکمون کو رشوت پہونچا کر لوگ جو ہموار کر لیتے ہین اور اس طریق سے غیرون کا مال خورد برد کرتے ہین اسکی بھی ممانعت کر دیگئی ہے ۔

یہہ بیان بالکل مجمل ہے اور اسکی تفصیل مندرجۂ ذیل آیات سے معلوم ہوتی ہے ۔
سورۂ نساء ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ نَارًا ۔ وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ۔ ترجمہ ۔ جو لوگ ناحق ناروا یتیمون کا مال خورد برد کرتے ہین وہ اپنے پیٹ مین انگارے بہرتے ہین اور عنقریب دوزخ مین پڑینگے ۔

یتیمون کا کوی والی اور سرپرست نہین ہوتا ہے اور لوگون کو انکا مال اقسام کے حیلون سے خورد برد کرنیکا موقع ملتا ہے اسلئے اللہ جل شانہ نے انکے مال کہانیکی برائی کو بیان فرمادیا ہے ۔

سورۂ نساء ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَہْلِہَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ۔ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِہٖ ۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ۔ مسلمانو اللہ تمکو حکم دیتا ہے کہ امانت رکہنے والون کی امانتین جب مانگین انکے حوالے کردیا کرو اور جب لوگون کے جہگڑے فیصل کرنے لگو تو انصاف کے ساتہہ فیصلہ کرو اللہ جو تمکو نصیحت کرتا ہے تمہارے حق مین بہت اچہی ہے اس مین شک نہین کہ اللہ سبکی سنتا اور سب کچہہ دیکہتا ہے ۔

اس آیت مین جو شخص کسی کو معتبر سمجہکر اسکے پاس اپنی امانت رکہے اسکو خورد برد نہ کرنے اور اسکے مطالبے پر اسکی امانت کو پہونچا دینے کا حکم دیا گیا ہے اور جب کسی کے معاملہ مین حاکم بنائے جاوین تو اس مین انصاف کے ساتہہ فیصلہ کرنیکی تاکید کیگئی ہے ۔

یہہ بات محتاج بیان نہین کہ جو شخص کسی معاملہ مین فیصلہ کرتا ہے اسکو غیب کا علم نہین ہوتا اور بجز مقدمہ کی تحقیقات کرنے اور گواہون کے اظہار پر اعتماد کرنیکے حق کے دریافت کرنیکا

اسکے نزدیک کوی اور ذریعہ نہین ہوتا ہے اسلیئے سچّی گواہی دینے اور انصاف کو ملحوظ رکھنے کی سخت تاکید کیگئی ہے ۔ چنانچہ سورۂ مایدہ مین ارشاد ہوا ہے ۔ یَاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰامِیْنَ لِلّٰہِ شُہَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۔ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا ۔ اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ۔ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۔ ترجمہ ۔ مسلمانو خدا واسطے انصاف کے ساتھہ گواہی دینے کو آمادہ رہو اور لوگون کی عداوت تم کو اس جرم کے ارتکاب کی باعث نہ ہو کہ معاملات مین انصاف نہ کرو ہر حال مین انصاف کرو کہ پرہیزگاری کو انصاف لازم ہے اور اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے رہو کیونکہ جو کچھہ تم کرتے ہو اللہ اُس سے باخبر ہے ۔

یہی مضمون سورۂ نساء مین اسطرح مذکور ہے ۔ یَاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰامِیْنَ بِالْقِسْطِ شُہَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ ۔ اِنْ یَّکُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰہُ اَوْلٰی بِہِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْہَوٰٓی اَنْ تَعْدِلُوْا ۔ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۔ ترجمہ ۔ مسلمانو مضبوطی کے ساتھہ انصاف پر قایم رہو اور خدا لگتی گواہی دو اگرچہ یہہ گواہی خود تمہارے یا تمہارے ماباپ اور رشتہ دارون کے خلاف ہی کیون نہ ہو ۔ اگر کوی مالدار یا محتاج ہے تو اللہ سب سے بڑھکر انکی پرداخت کرنے والا ہے تو تم حق سے درگزر کرنے مین خواہش نفس کی پیروی نہ کرو اور اگر دبی زبان سے گواہی دوگے یا سرے سے گواہی دینے سے پہلوتہی کروگے تو اللہ کے پاس اسکی سزا پاؤگے کیونکہ وہ جو کچھہ تم کرتے ہو اس سے باخبر ہے ۔

ان آیات مین سچّی گواہی دینے کی تاکید کیگئی ہے خواہ دشمن کے مقابلہ مین ہو یا دوست کے غریب کے مقابلہ مین ہو یا مالدار کے یعنے گواہی دینے مین دشمن کو نقصان یا دوست کو فایدہ پہونچانے

یا کسی مالدار کی مالداری اور غریب کی غربت کا مطلق خیال نہ کیا جاے بلکہ جو بات سچّی ہے وہی کہدی جاے اگرچہ اس سے دشمن کا فایدہ یا دوست کا نقصان ہوتا ہو اور نہ مالداری و غربت کا لحاظ کرے۔ یہان تک کہ اگر سچّی گواہی مین اپنا ذاتی نقصان یا اپنے ماباپ اور رشتہ دارون کا ہی زیان ہو تو حق سے درگزر نہ کرے اور جہوٹ نہ کہے۔ آخر مین ارشاد ہوا ہے کہ اگر تم اس قسم کے خیالات کی وجہہ سے سچّی بات کہنے سے رکو گے یا انکار کروگے تو اللہ جلّ شانہ تمہارے اعمال سے واقف ہے وہ بالضرور اسکی سزا تمکو دیکر رہیگا۔

جب لوگون کو حصولِ مال کے ناجایز طریقون سے روک دیا گیا تو مساکین و فقرا کی حاجتون کے رفع ہونیکے لئے مالدارون کو صدقات کی ترغیب و تحریص دلائی گئی چنانچہ سورۂ اٰلِ عمران مین ارشاد ہوا ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ۔
ترجمہ۔ لوگو جب تک خدا کی راہ مین وہ چیزین خرچ نہ کروگے جو تم کو عزیز ہین نیکی کے درجے کو ہرگز نہ پہونچ سکوگے اور تم کوئی سی چیز بہی خرچ کرو اللہ اسکو جانتا ہے۔

فایدہ۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ۔ مین اسطرف اشارہ ہے کہ نیکی کا کمال تو اسی مین ہے کہ محبوب چیز کو اللہ کی راہ مین صرف کرین لیکن سوا اسکے بہی جو مال اللہ کی راہ مین دیا جاویگا وہ مقبول ہوگا بشرطیکہ وہ کار آمد ہو۔ فرتوت اور نکمی چیزون کی خیرات کرنی اور ثواب کی امید رکہنی عبث ہے کیونکہ اللہ جلّ شانہ نیتون کو جانتا ہے۔ امام بخاری نے اپنی صحیح مین روایت کی ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے باغات مین ایک نہایت عمدہ باغ تہا جسکو وہ بہت عزیز رکہتے تہے۔ جب یہہ آیت نازل ہوی تو انہون نے آنحضرت علیہ الصلٰوۃ والسلام سے عرض کیا کہ

مجھکو اپنی تمام جائداد مین فلان باغ زیادہ محبوب ہے اب مین اسکو اللہ کے لئے صدقہ دینا چاہتا ہون آپ اسکا مصرف مقرر فرما دیجئے ۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو رای دی کہ اس باغ کو اپنے حاجتمند اقربا مین تقسیم کردین چنانچہ انہون نے ایسا ہی کیا ۔

سورۂ بقر کے ایک مقام مین صدقات وخیرات کی فضیلت اسطرح مذکور ہے ۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۔ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۔ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۔ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۔ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۔ ترجمہ ۔ جو لوگ اپنے مال خدا کی راہ مین خرچ کرتے ہین انکی خیرات کی مثال اس دانے کی سی ہے کہ جس سے سات بالین پیدا ہوئین ہر بال مین سو دانے اور اللہ برکت دیتا ہے جسکو چاہے اور اللہ بڑی گنجایش والا اور ہر ایک چیز کے حال سے واقف ہے ۔ جو لوگ اپنے مال کو اللہ کی راہ مین خرچ کرتے ہین پھر خرچ کئے پیچھے کسی طرح کا احسان نہین جتاتے اور نہ لینے والے کو کسی طرح کی ایذا دیتے ہین انکو انکا ثواب اپنے پروردگار کے ہان ملیگا اور آخرت مین نہ تو انپر کسی قسم کا خوف طاری ہوگا اور نہ وہ کسی طرح پر آزردہ خاطر ہونگے ۔ نرمی سے جواب دیدینا اور سایل کے اصرار سے درگزر کرنا اس خیرات سے بہت بہتر ہے جس کے دئے پیچھے سایل کو کسی طرح کی ایذا ہو اور اللہ بے نیاز اور بردبار ہے ۔ (فائده)

ان آیات مین یہہ بیان ہے کہ جو لوگ اللہ کی راہ مین اپنا مال صرف کرتے ہین انکو

اس کاشتکار کے مانند معاوضہ ملیگا جو ایک ایک بوئے ہوئے دانے کے بدل سات سات سو دانے
حاصل کرتا ہے یعنے ہر ایک درخت مین سات سات خوشے نکلتے ہین اور ہر خوشہ مین سو سو دانے
پیدا ہوتے ہین - اس مثال کے بعد ارشاد ہوا ہے کہ خدا چاہتا ہے تو اس سے زیادہ اجر بھی دیتا ہے
کیونکہ اسکے خزانے مین کچھہ کمی نہین ہے اجر کی زیادتی و کمی تو صدقہ دینے والون کی نیتون پر
موقوف ہے - جو لوگ صدقہ دیکر اپنا احسان نہین جتاتے اور صدقہ لینے والے کو کسی طرح کی ایذا
نہین پہونچاتے ہین وہی مستحق ثواب ہین اور آخرت مین ایسون ہی کو نہ کسی قسم کا خوف ہوگا
اور نہ رنج - آخر مین ارشاد ہوا ہے کہ سایل کو نرمی و ملایمت کے ساتھہ رد کر دینا اور اسکے اصرار سے
درگزر کرنا اس سے کہین بہتر ہے کہ صدقہ دیکر اسکو ایذا پہونچائین کیونکہ جب صدقہ اللہ کے لئے دیا
جاتا ہے تو فی الحقیقت لینے والے پر دینے والے کا کوئی احسان نہین ہوتا اور نہ اللہ پر احسان
ہوتا ہے اسلئے کہ سارا مال اسی کا عطا کیا ہوا ہے اور وہی غنی ہے اور جو لوگ اسکے دئے
ہوئے مال سے اسکے دوسرے بندون کو فایدہ نہین پہونچاتے ہین انکو وہ فوراً سزا نہین دیتا
اسلئے کہ وہ بردبار ہے -

چونکہ سود ایک ایسی چیز ہے جس سے صدقات کا راستہ تنگ ہوجاتا ہے اسلئے اسلام نے
اسکو مطلقاً حرام کر دیا چنانچہ سورۂ بقر مین اسکی حرمت اور اسکے وجوہ اسطرح بیان کئے گئے ہین -
اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِکَ
بِاَنَّہُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا - فَمَنْ جَآءَہٗ مَوْعِظَۃٌ مِّنْ
رَّبِّہٖ فَانْتَہٰی فَلَہٗ مَا سَلَفَ - وَاَمْرُہٗ اِلَی اللّٰہِ - وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ - ہُمْ فِیْہَا

خٰلِدُوْنَ ۔ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۔ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۔ ترجمہ ۔ جو لوگ سود کہاتے ہین قیامت کے دن کہڑے ہنین ہو سکینگے مگر اس شخص کا سا کہڑا ہونا جس کو شیطان نے اپنی چپیٹ سے خبط الحواس کردیا ہو ۔ یہہ انکے اس کہنے کی سزا ہے کہ جیسا معاملہ سود ویسا ہی معاملہ بیع حالانکہ بیع کو تو اللہ نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام تو سود کو بیع پر قیاس کرنا صریح غلط ہے تو جس پاس اسکے پروردگار کی طرف سے نصیحت کی بات پہونچی اور وہ آیندہ کے لئے باز آگیا تو جو پہلے لے چکا ہے وہ اسکا ہوچکا اور اس کا معاملہ خدا کے حوالے اور جو منا ہی پیچہے پہر سود لے تو ایسے ہی لوگ دوزخی ہین اور وہ دوزخ ہی مین ہمیشہ ہمیشہ رہینگے ۔ اللہ سود کو گہٹاتا اور خیرات کو بڑہاتا ہے اور جتنے ناشکر و نافرمان ہین خدا ان سے راضی نہین ۔

اسی سورۂ بقر مین آگے چلکر سود کے متعلق یہہ ارشاد ہوا ہے ۔ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۔ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۔ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۔ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۔ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۔ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۔ ترجمہ ۔ مسلمانو اگر تم ایمان رکہتے ہو تو اللہ سے ڈرو اور جو سود لوگون کے ذمہ باقی ہے اسکو چہوڑ دو اور اگر ایسا نہین کرتے تو اللہ اور اسکے رسول سے لڑنے کے لئے ہوشیار رہو اور اگر توبہ کرتے ہو تو اپنی اصل رقم تم کو لینی پہونچتی ہے نہ تم کسی کا نقصان کرو اور نہ کوئی تمہارا نقصان کرے

اور اگر کوئی تنگدست تمہارا مقروض ہو تو فراخی تک کی مہلت دو اور اگر سمجھو تو تمہارے حق مین یہہ زیادہ بہتر ہے کہ اسکو اصل قرضہ ہی بخشدو۔ اور اس دن سے ڈرو جبکہ تم اللہ کی طرف لوٹا کر لاے جاؤ گے پہر ہر شخص کو اسکے کئے کا پورا پورا بدلہ دیدیا جائے گا اور لوگون پر ذرہ بہر ظلم نہ ہوگا۔

صدقات وخیرات کی ترغیب وتحریص کے ساتہہ ہی جو لوگ صدقات وخیرات کے مستحق ہین انکی تعریف بہی کردیگئی ہے تاکہ لوگ کسب معاش مین جو تکلیف ہوتی ہے اس سے بچنے کے لئے سوال کرتے نہ پہرین اور مانگ مانگ کر دولت نہ جمع کرین چنانچہ سورہ بقر ہی مین ارشاد ہوا ہے۔ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ۔ تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ۔ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا۔ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ۔ ترجمہ۔ خیرات توان حاجتمندون کا حق ہے جو اللہ کی راہ مین گہرے بیٹہے ہین ملک مین کسی طرف کو جانا چاہین تو جا نہین سکتے جو شخص انکے حال سے بےخبر ہے وہ انکی خودداری کی وجہہ سے انکو غنی سمجہتا ہے لیکن ای مخاطب تو انکو دیکہے تو انکی صورت سے صاف پہچان جاے گا کہ محتاج ہین مگر ہان لگ لپٹ کر لوگون سے نہین مانگتے۔ اور جو کچھہ بہی تم لوگ خیرات کے طور پر خرچ کروگے تو خوب یقین رکہو کہ اللہ اسکو جانتا ہے۔

فایدہ۔ اس آیت مین ان لوگون کی طرف اشارہ ہے جو مدینہ منورہ مین طلب علم کے لئے یا کفار سے ڈر کر آبسے تہے لیکن حکم عام ہے۔ جو لوگ کسی وجہہ سے کسب معاش سے

معذور ہون اور جنکی خودداری سے یہہ دہوکا ہوتا ہو کہ غنی ہین وہی صدقات کے زیادہ مستحق ہین
اور انکی حالت کو دیکہکر بلا انتظار سوال انکی حاجت روائی کرنی ضرور ہے ۔ گو اس قسم کی خیرات کی
شہرت نہ ہو لیکن اللہ کو جو اجر دینے والا ہے اسکا علم ہونا کافی ہے اور وہی ایسے بے ریا صدقات
کا پورا پورا ثواب دیگا ۔

مساکین و فقرا کو صدقات و خیرات دینے کی ترغیب کے ساتھہ ہی قرآن شریف مین
اہل کتاب کے اُن احبار و رہبان کی مذمت بہی کیگئی ہے جو زہد و تقوی کے لباس مین لوگون کا
مال کہایا کرتے تہے تاکہ مسلمان اس بلا مین مبتلا نہ ہون اور جو لوگ چاندی سونے سے اسقدر محبت
رکہتے ہین کہ صدقات واجبہ بہی نہین دیتے اور اسکو جمع کرتے رہتے ہین نہ تو خود فایدہ اٹہاتے
اور نہ دوسرون کو اُس سے فایدہ پہونچاتے انکو قیامت کے دن جس قسم کا عذاب دیا جاویگا وہ
بہی بیان کر دیا گیا ہے چنانچہ سورۂ توبہ مین ارشاد ہوا ہے ۔ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ کَثِیْرًا
مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّہْبَانِ لَیَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔
وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّہَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَہَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْہُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۔ یَّوْمَ
یُحْمٰی عَلَیْہَا فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ فَتُکْوٰی بِہَا جِبَاہُہُمْ وَجُنُوْبُہُمْ وَظُہُوْرُہُمْ ۔ ہٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا
مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ ۔ ترجمہ مسلمانو ۔ اہل کتاب کے اکثر عالم اور مشایخ لوگون کے مال ناحق ناروا
کہاتے ہین اور راہ خدا سے لوگون کو روکتے رہتے ہین ۔ اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے
رہتے ہین اور اسکو خدا کی راہ مین خرچ نہین کرتے تو ای پیغمبر انکو روز قیامت کے عذاب دردناک (پ ۱۰ ع ۵)
کی خوش خبری سنا دو جبکہ دوزخ کی آگ مین رکہکر اسکو تاپا جاے گا پہر اس سے انکے ماتہے

اور انکی کروٹین اور پیٹھین داغی جائین گی اور اُن سے کہا جائیگا کہ یہہ ہے جو تم نے اپنے لئے دنیا مین جمع کیا تہا تو آج اپنے جمع کئے کا مزہ چکہو -

فایدہ - احبار یعنے علمای یہود اور رہبان یعنے درویشانِ نصاریٰ انکی یہہ حالت تہی کہ لوگون سے مال لیکر انکی خواہش کے موافق مسئلے بتا دیا کرتے تہے انکی مذمت قرآنِ شریف مین بیان کردیگئی تاکہ برے عالمون اور گمراہ زاہدون کے فریب سے لوگ محفوظ رہین -

تفسیر اکسیر اعظم مصنفہ مولانا احتشام الدین مرادابادی رحمۃ اللہ مین لکھا ہے کہ سفیان بن عینیہ تابعی سے منقول ہے کہ ہمارے علما مین جو بگڑ جاتا ہے اس مین یہود کی مشابہت آجاتی ہے اور ہمارے زاہدون مین جو خراب ہو جاتا ہے اُس مین نصاریٰ کی مشابہت پیدا ہو جاتی ہے افسوس ہے کہ اس زمانے کے اکثر علما و مشایخین کی یہی کیفیت ہوگئی ہے اور مسدسِ حالی کے یہہ اشعار بالکل انکی حالت کے مطابق نظر آتے ہین -

بہت لوگ بنکر ہوا خواہِ امت — سفیہون سے منوا کے اپنی فضیلت
سدا گاؤن در گاؤن نوبت بہ نوبت — پڑے پہرتے ہین کرتے تحصیلِ دولت

یہہ ٹہرے ہین اسلام کے رہنما اب
لقب انکا ہے وارثِ انبیا اب

بہت لوگ پیرون کی اولاد بنکر — نہین ذاتِ والا مین کچھ جنکے جوہر
بڑا فخر ہے جنکو لے دیکے اسپر — کہ تہے انکے اسلاف مقبولِ داور

کرشمے ہین جا جا کے جہوٹے دکہاتے

مریدون کو ہین لوستے اور کہاتے

یہہ ہین جادہ پیماے راہ طریقت   مقام انکا ہے ماورائی شریعت
انہین پر ہے ختم آج کشف وکرامت   انہین کے ہے قبضہ مین بندون کی قسمت

یہی ہین مراد اور یہی ہین مرید اب
یہی ہین جنید اور یہی بایزید اب

سونا چاندی جمع کرنیکے متعلق جو وعید ہے اس باب مین صحیح مسلم مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وعید کے مستحق ان لوگون کو بتلایا ہے جو اپنے مال کی زکوٰۃ نہین دیا کرتے ہین - اس عذاب سے وہ لوگ خوف کرین جو چاندی اور سونے کو زیور کی شکل مین جمع کرتے ہین اور اس حیلے سے انکی زکوٰۃ ادا نہین کرتے کہ وہ استعمال کی چیزین ہین حالانکہ یہہ انکا مکر خدا کے روبرو چل نہین سکتا اور موت کے وقت سوا حسرت وندامت کے کوئی چارہ نہین رہیگا -

سورۂ منافقون کے آخر مین مسلمانون کو دنیا مین منہمک ہوکر خدا سے غافل نہ ہونے اور قبل از موت مال کو اللہ کی راہ مین خرچ کرنے کے لئے ان الفاظ مین حکم دیا گیا ہے -

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ - وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ - وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَا اَخَّرْتَنِیْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِیْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ - وَلَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا - وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ - یعنے ای مسلمانو مال واولاد مین مشغول ہوکر خدا سے غافل

نہ ہوجاؤ کیونکہ یہہ فعل آخر کار تمہارے نقصان کا باعث ہوگا - اور اللہ نے جو کچھہ مال تمکو دیا ہے
اُس سے خدا کی راہ مین حالت زندگی ہی مین خرچ کرتے رہو تاکہ موت کے وقت یہہ
حسرت نہ ہو کہ اور چندے مہلت ملتی تو خیرات کر کے نیک بندون مین شامل ہوجاتے
کیونکہ موت آپہونچنے کے بعد ایسی آرزو بے سود ہوا کرتی ہے اور وقت مقرر ٹل نہین سکتا
اور جو کچھہ تم نے کیا ہے اسکی خبر اللہ کو ہے اور وہ تمہارے برے اعمال کی سزا دیکر رہیگا -

یہہ بات نہایت تجربہ کے بعد ضرب المثل ہوگئی ہے کہ زن زر زمین اصل مایۂ فساد ہین -
چونکہ اسلام کی تعلیم یہہ تہی کہ سب لوگ آپس مین بہای بہائی ہوجائین اور ایک کو دوسرے سے
کسی قسم کی عداوت دنیاوی امور مین بہی باقی نہ رہے کیونکہ دین متحد ہوجانیکے بعد دنیاوی
مخالفتین باعثِ خرابی دین ہوتی ہین اسلئے انہین مایۂ فساد چیزون یعنے زن زر زمین کے
متعلق ایسے عمدہ احکام نافذ کئے گئے کہ آج تیرہ سو برس گزر جانیکے بعد بہی باوجود علم و
تمدن کی اسقدر ترقی کے ان مین کوئی ترمیم بجز مضر ہونیکے مفید ثابت نہین ہوی - زمین
اور زر مال مین داخل ہے اور اسکے متعلق احکام اوپر بیان کردئے گئے ہین - اب باقی رہی
زن - اس باب مین مسایل نکاح و طلاق و توریث و رضاعت و مہر وغیرہ کی بحث کے لئے
اس مختصر رسالہ مین گنجایش نہین ہے - خود منصف مزاج عیسائی مصنفون نے اس
بات کو قبول کرلیا ہے کہ جو آزادی اسلام نے عورتون کو دی اس سے پیشتر کسی دین مین
نہین تہی - باقی رہا یہہ امر کہ آج کل کی سی آزادی کے مقابلہ مین جسکے برے نتایج سب پر
ظاہر ہوچکے اور ہوتے جاتے ہین اسلام کے احکام مین اگر نکتہ چینی کی جائے تو اسکے جواب مین

حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو پیش کر دینا کافی ہے ع جواب جاہلان باشد خموشی۔
آزادی پسند لوگ جب خود اسکے برے نتایج بھگتینگے تو عقل آجاویگی۔

مین اس رسالہ مین صرف اُنھین آیات کا ذکر کرتا ہون جن مین عورتون کے پردے
متعلق احکام ہین۔ آدمی اگر نظر غایر سے دیکھے تو معلوم کریگا کہ ہر قوم کی عورتین خواہ ہندو
ہون یا عیسائی حجاب پسند ہین کسی غیر شخص کو وہ دیکھتی ہین تو دور ہو جاتی ہین۔ چونکہ نفس
انسان اسکو ہمیشہ بدی کی طرف ابھارتا رہتا ہے اسلیئے ضرور ہوا کہ اُن تمام رخنون کو بند کردیا
جاسے جہان سے فساد اٹھنے کا اندیشہ ہو۔ اور اسلیئے اسلام مین عورتون کو انکی فطرت کے
موافق پردے کا حکم دیا گیا اور مردون کو آنکھین نیچی کر کے چلنے کا چنانچہ سورۂ نور مین ارشاد
ہوا ہے۔ قُل لِّلمُؤمِنِینَ یَغُضُّوا مِن اَبصَارِہِم وَیَحفَظُوا فُرُوجَہُم۔ ذٰلِکَ اَزکیٰ لَہُم۔
اِنَّ اللّٰہَ خَبِیرٌ بِمَا یَصنَعُونَ۔ وَقُل لِّلمُؤمِنٰتِ یَغضُضنَ مِن اَبصَارِہِنَّ وَیَحفَظنَ فُرُوجَہُنَّ
وَلَا یُبدِینَ زِینَتَہُنَّ اِلَّا مَا ظَہَرَ مِنہَا۔ وَلیَضرِبنَ بِخُمُرِہِنَّ عَلٰی جُیُوبِہِنَّ وَلَا یُبدِینَ زِینَتَہُنَّ اِلَّا
لِبُعُولَتِہِنَّ اَو اٰبَآئِہِنَّ اَو اٰبَآءِ بُعُولَتِہِنَّ اَو اَبنَآئِہِنَّ اَو اَبنَآءِ بُعُولَتِہِنَّ اَو اِخوَانِہِنَّ اَو
بَنِیٓ اِخوَانِہِنَّ اَو بَنِیٓ اَخَوٰتِہِنَّ اَو نِسَآئِہِنَّ اَو مَا مَلَکَت اَیمَانُہُنَّ اَوِ التّٰبِعِینَ غَیرِ اُولِی الاِربَۃِ
مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفلِ الَّذِینَ لَم یَظہَرُوا عَلٰی عَورٰتِ النِّسَآءِ وَلَا یَضرِبنَ بِاَرجُلِہِنَّ لِیُعلَمَ
مَا یُخفِینَ مِن زِینَتِہِنَّ۔ وَتُوبُوٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیعًا اَیُّہَ المُؤمِنُونَ لَعَلَّکُم تُفلِحُونَ۔ ترجمہ۔
اے پیغمبر مسلمانون سے کہو کہ اپنی نظرین نیچی رکھین اور اپنی شرمگاہون کی حفاظت کرین
اس مین انکی زیادہ صفائی ہے۔ لوگ جو کچھ بھی کیا کرتے ہین اللہ کو سب خبر ہے۔

اور ای پیغمبر مسلمان عورتون سے کہو کہ وہ بہی اپنی نظرین نیچی رکہین اور اپنی شرمگاہون کی حفاظت کرین اور اپنی زینت کے مقامات کو ظاہر نہ ہونے دین مگر جو اُس مین سے چار و ناچار کہلا رہتا ہے اور اپنے سینون پر دوپٹون کے بُکّل مارے رہین اور اپنی زینت کے مقامات کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دین مگر اپنے شوہرون پر یا اپنے باپ پر یا اپنے خاوند کے باپ پر یا اپنے بیٹون پر یا اپنے شوہر کے بیٹون پر یا اپنے بہائیون پر یا اپنے بہتیجون پر یا اپنے بہانجون پر یا اپنی میل جول کی عورتون پر یا اپنے ہاتہہ کے مال یعنے لونڈی غلامون پر یا گہر کے لگے ہوے ایسے خدمتیون پر کہ مرد تو ہین مگر عورتون سے کچہہ غرض و مطلب نہین رکہتے جیسے خواجہ سرا یا بڈہے بے ہوس یا لڑکون پر جو عورتون کی پردے کی بات سے آگاہ نہین۔ اور چلنے مین اپنے پاؤن ایسے زور سے نہ رکہین کہ لوگون کو انکے اندرونی زیور کی خبر ہو۔ اور مسلمانو تم سب اللہ کی جناب مین توبہ کرو تاکہ تم آخر کار فلاح پاؤ۔

یہی مضمون کسی قدر اختصار کے ساتہہ سورۂ احزاب مین اسطرح بیان ہوا ہے۔

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَ بَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ۔ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ۔ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔ ترجمہ۔ ای پیغمبر اپنی بیبیون اور اپنی بیٹیون اور مسلمانون کی عورتون سے کہدو کہ اپنی چادرون کے گہونگٹ نکال لیا کرین۔ اس سے غالباً یہہ الگ پہچان پڑینگی کہ نیکبخت ہین اور کوئی چہیڑے گا نہین اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

مسلمانون کو غیر کے گہرون مین بغیر اجازت داخل نہ ہونیکے لیے سورۂ نور مین اسطرح
حکم دیا گیا ہے ۔ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا
عَلٰی اَہْلِہَا ۔ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۔ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْہَا اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْہَا حَتّٰی یُؤْذَنَ
لَکُمْ ۔ وَاِنْ قِیْلَ لَکُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا ہُوَ اَزْکٰی لَکُمْ ۔ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ۔ ترجمہ ۔ مسلمانو
اپنے گہرون کے سوا دوسرے گہرون مین گہر والون سے پوچہے اور اُن سے سلام علیک
کئے بدون نہ جایا کرو ۔ یہہ تمہارے حق مین بہتر ہے ۔ یہہ حکم تمکو اس غرض سے دیا گیا ہے کہ
جب ایسا موقع ہو تو تم اسکا خیال رکہو ۔ پہر اگر تم کو معلوم ہو کہ گہر مین کوئی آدمی موجود نہین تو جب تک
تمہین خاص اجازت نہ ہو اُن مین نہ جاؤ اور اگر گہر مین کوئی ہو اور تم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو بے تامل
لوٹ آؤ یہہ تمہارے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے اور جو کچھ بہی تم کرتے ہو اللہ
اسکو خوب جانتا ہے ۔

مسلمانون کو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان مین ہی بغیر اجازت نہ داخل ہونیکے لئے
سورۂ احزاب مین ان الفاظ مین حکم ہوا تہا ۔ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ
یُّؤْذَنَ لَکُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰہُ ۔ وَلٰکِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا
وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ ۔ اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْکُمْ وَاللّٰہُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ ۔ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْہُنَّ
مَتَاعًا فَسْئَلُوْہُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ ۔ ذٰلِکُمْ اَطْہَرُ لِقُلُوْبِکُمْ وَقُلُوْبِہِنَّ ۔ وَمَا کَانَ لَکُمْ اَنْ تُؤْذُوْا
رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا اَنْ تَنْکِحُوْا اَزْوَاجَہٗ مِنْ بَعْدِہٖ اَبَدًا ۔ اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ عِنْدَ اللّٰہِ عَظِیْمًا ۔ ترجمہ ۔ مسلمانو
پیغمبر کے گہرون مین نہ جایا کرو مگر یہہ کہ تم کو کہانے کے لیئے آپکی اجازت دی جائے تو اس صورت مین بہی

ایسا وقت تاک کر جاؤ کہ تمکو کہانا تیار ہونے کا انتظار نہ کرنا پڑے مگر جب تم کو بلایا جاے تو عین وقت پر جاؤ اور جب کہا چکو تو آپ ہی آپ چلدو اور باتون مین نہ لگ جاؤ اس سے پیغمبر کو ایذا ہوتی ہے اور وہ تمہارا لحاظ کرتے ہین اور اللہ تو حق بات کہنے مین کسی کا کچھہ لحاظ کرتا نہین۔ اور جب پیغمبر کی بیبیون سے تمہین کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے باہر کہڑے رہ کر اُن سے مانگو اس سے تمہارے دل اُن کی طرف سے خوب پاک صاف رہین گے اور اسی طرح اُنکے دل بہی۔ اور تم کو کسی طرح شایان نہین کہ رسولِ خدا کو ایذا دو اور نہ یہہ بات شایان ہے کہ اُنکے بعد کبہی اُنکی بیبیون سے نکاح کرو۔ خدا کے نزدیک یہہ بڑی بیجا بات ہے۔

اسی سورۂ احزاب مین پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیون سے خطاب کرکے اسطرح ارشاد ہوا ہے

یٰنِسَاءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِہٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۔ وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاہِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ وَاَطِعْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا۔ ترجمہ پیغمبر کی بیبیو تم کچھہ عام عورتون کی طرح تو ہو نہین پس اگر تم کو پرہیزگاری منظور ہے تو دبی زبان سے کسی کے ساتہہ بات نہ کیا کرو کہ ایسا کروگی تو جس کے دل مین کسی طرح کا کہوٹ ہے وہ خدا جانے تم سے کس طرح کی توقعات پیدا کرے گا پس بات بہی کرو تو بے لاگ لپیٹ جیسا کہ پاک صاف لوگون کا دستور ہے اور اپنے گہرون مین جمی بیٹہی رہو اور اگلے زمانۂ جاہلیت کے سے بناؤ سنگہار دکہاتی نہ پہرو اور نماز پڑہو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کرو۔ اے پیغمبر کے گہر والو خدا کو تو بس یہی منظور ہے کہ

تم سے ہر طرح کی گندگی کو دور کرے اور تمکو ایسا پاک و صاف بنا سے جیسا پاک و صاف بنانیکا حق ہے۔
پہلی دو آیتوں سے ظاہر ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوا ہے کہ اپنی بیبیوں اور بیٹیوں کے ساتھہ ہی مسلمانوں کی عورتوں کو بھی پردے کا حکم کریں اور پردے کا طریق یہہ بتلایا گیا ہے کہ چادریں بھر کر اوڑھیں آنکھیں نیچی کرکے چلیں اور اپنی زینت کے مقامات کو غیر پر ظاہر ہونے نہ دیں پہلی آیت میں اُن رشتہ داروں کا بھی ذکر کر دیا گیا ہے جن سے اس قسم کے پردے کی ضرورت نہیں۔تیسری آیت میں مسلمانوں کو کسی کے گھر میں بلا اجازت داخل نہ ہونیکی ہدایت کیگئی ہے اور چوتھی آیت میں خود آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان میں مسلمانوں کو بلا اجازت جانیکی ممانعت ہے اور اگر پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیوں سے مسلمانوں کو کوئی چیز مانگنے کی ضرورت ہو تو پردے کے باہر کھڑے رہکر مانگنے کا حکم ہے۔گو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیاں امہات المومنین ہیں اور اُن سے نکاح مطلقاً حرام کر دیا گیا کیونکہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام بجاے باپ کے ہیں بلکہ آپکا مرتبہ باپ سے کہیں بڑھکر ہے امت پر آپکی شفقت کے لحاظ کرتے تو ہزاروں باپ آپ پر سے قربان ہیں باپوں کو تو اپنی اولاد کی صرف دنیاوی بہبودی کا خیال رہتا ہے آپنے امت کے دین کی بہبودی میں وہ سعی فرمائی کہ اسکا معاوضہ سوا اللہ جل شانہ کے کسی سے غیر ممکن ہے۔باوجود پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ازواج مطہرات امہات المومنین ہونیکے مسلمانوں سے انکو پردہ کرنیکا حکم دیا گیا اور اس خصوصیت کی وجہہ پانچویں آیت میں مذکور ہے جس میں پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیوں کو اپنے مکانوں میں ٹھہرے رہنے اور باہر نہ نکلنے کی تاکید ہے وہ یہہ کہ اللہ جل شانہ کو منظور ہے کہ اپنے پیغمبر کے بیبیوں کی پاکی اور صفائی کمال کے درجہ کو پہونچ جاے اور انہیں کسی طرح کی

گندگی چہونے بہی نہ پاسے ۔ یہان تک کسی کی نظر بہ ہی ۔ پس اگر اُن مسلمانون کی عورتین جنکو باہر جانیکی ضرورت نہین ہے اپنے گہرمین بیٹہی رہین تو اس سے کوئی قباحت لازم نہین آتی اور نہ یہہ خلاف شریعت ہے علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم بلکہ بموجب آیہ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا ۔ عین پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی ہے جس مین سوا منفعت کے مضرت کا شائبہ بہی ہو نہین سکتا ۔

چونکہ شراب اور جوا یہہ چیزین بہی لوگون کے سخت نقصان کا باعث ہوتی تہین اور آپس مین محبت و الفت پیدا ہونیکے عوض دشمنی و مخالفت قایم ہوجاتی ہی اسلام نے انکو بہی حرام کردیا ۔ اسوقت دانایانِ فرنگ شراب کی مضرتون کو دریافت کرکے اس سے احتراز کی تدبیرین عمل مین لارہے ہین اور جوے کو تو انکے قانون نے جرم قرار دیدیا ہے ۔ لیکن تیرہ سو برس پہلے مسلمانون کو ان چیزون کی قطعی ممانعت کی نسبت جو حکم دیا گیا تہا وہ سورہ مایدہ مین اسطرح مذکور ہے ۔ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ ۔ فَہَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَہُوْنَ ۔ ترجمہ ۔ مسلمانو شراب اور جوا اور بت اور پا سے تو بس ناپاک شیطانی کام ہین تو ایسے ہر ایک کام سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ ۔ شیطان تو بس یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کی وجہہ سے تمہارے آپس مین دشمنی اور بغض ڈلوادے اور تم کو یاد الہی سے اور نماز سے باز رکہے تو کیا شیطان کے مکر پر اطلاع پاسے پیچہے اب بہی تم باز آؤ گے یا نہین ۔

غیبت بہی ایک ایسی بری بلا ہے جس سے لوگون مین عداوت پیدا ہوجاتی ہے اور اقسام کے

سے فتنے برپا ہوتے ہین اسلئے اسلام نے اسکی برائی کو بیان کرکے لوگون کو اس فعل شنیع سے منع کردیا
چنانچہ سورہ حجرات مین ارشاد ہوا ہے ۔ یَاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَایَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنُوْا
خَیْرًا مِّنْہُمْ وَلَانِسَاۗءٌ مِّنْ نِّسَاۗءٍ عَسٰی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْہُنَّ ۔ وَلَاتَلْمِزُوْا اَنْفُسَکُمْ وَلَاتَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ
بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۔ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰۗئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ یَاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَاتَجَسَّسُوْا وَلَایَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا ۔ اَیُحِبُّ
اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِہْتُمُوْہُ ۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ۔ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ۔ ترجمہ ۔
مسلمانو ۔ مرد مردون پر نہ ہنسین عجب ہین کہ جن پر ہنستے ہین وہ خدا کے نزدیک اُن سے بہتر ہون
اور نہ عورتین عورتون پر ہنسین عجب ہین کہ جن پر ہنستی ہین وہ ان سے بہتر ہون اور آپس مین ایک دوسرے کو
طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کو نام دہرو ۔ ایمان لاے پیچھے بد تہذیبی کا نام ہی برا ہے ۔ اور جو
ان حرکات سے باز نہ آئین گے تو وہی خدا کے نزدیک ظالم ہین ۔ مسلمانو ۔ لوگون کی نسبت بہت
شک کرنے سے بچتے رہو کیونکہ بعض شک داخل گناہ ہین اور ایک دوسرے کی ٹٹول مین نہ رہا
کرو اور نہ تم مین سے ایک کو ایک پیٹھ پیچھے برا کہے ۔ بہلا تم مین سے کوئی اس بات کو گوارا
کرے گا کہ اپنے مرے ہوے بہائی کا گوشت کہاے ۔ یہہ تو یقیناً تمکو گوارا نہین تو غیبت کیون
گوارا ہو کہ یہہ بہی ایک قسم کا مردار کہانا ہے ۔ اور اللہ کے غضب سے ڈرتے رہو بے شک اللہ
بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ۔

ان آیات مین غیبت کے جمیع اقسام پر احاطہ کرلیا گیا ہے اولاً یہہ کہ ایک دوسرے کی ہنسی
نہ اڑایا کرو شاید جنکی ہنسی اڑائی جاے وہ خدا کے پاس ہنسی اڑانے والون سے اچھے ہون ۔ اس جملہ

عجب کا خاتمہ کر دیا گیا - ثانیاً کسی پر طعن نہ کیا کرو اور برے نام نہ رکھو کیونکہ یہہ بدتہذیبی ہے جو ایمان والون کی شان کے شایان نہین - ثالثاً گمانِ بد سے بچتے رہو کیونکہ کسی کی نسبت اگر تمہارا گمانِ بد غلط ہے تو تم گنہگار ہوگے اور آپس مین دشمنی ٹہن جاویگی اسلئے کہ جس سے تم بدگمان ہو وہ تمہارے سے نیک گمان ہو نہین سکتا - رابعاً اسی بدگمانی کا راستہ بالکل مسدود کردینے کے لئے یہہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگون کی ٹٹول مین نہ پڑو یعنے انکی اندرونی حالتین دریافت کرنیکے درپے نہ رہو کیونکہ اگر ایسا کروگے تو ضرور بدگمانی پیدا ہوگی اسلئے کہ کوئی انسان عیب سے پاک نہین ہے - آخر مین ارشاد ہوا ہے کہ یہہ سب کام منجر بہ غیبت ہوتے ہین اور تمکو حکم دیا جاتا ہے کہ ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو کیونکہ مسلمانون کے درمیان جب بہائی چارا ہوگیا ہے تو ایک کے پیچہے ایک کی بدگوئی گویا اپنے مرے ہوے بہائی کا گوشت کہانا ہے مرا ہوا اسلئے کہ وہ حاضر نہین رہتا ہے جو انتقام لے -

اس حکم سے وہ غیبت مستثنیٰ ہے جو کسی ظالم کے ظلم پر مظلوم سے صادر ہوا کرے اور اسی طرح وہ غیبت اور برائی کا اظہار بہی جو کسی کی بے دینی یا دینِ حق کی مخالفت پر کیا جاے - اس دعوے کے ثبوت کے لئے قران بجاے خود ایک برہانِ عظیم الشان ہے لیکن مین یہان صرف سورۂ نسا کی ان آیات پر اکتفا کرتا ہون جن مین اسکی تصریح ہے - لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ - وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا - اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا - اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا - اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا - وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا - وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ

وَرُسُلِہٖ وَلَمْ یُفَرِّقُوْا بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْہُمْ اُولٰٓئِکَ سَوْفَ یُؤْتِیْہِمْ اُجُوْرَہُمْ ۔ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۔ ترجمہ ۔ اللہ کو یہہ پسند نہین کہ کوئی کسی کو منہہ پہوڑ کر برا کہے مگر جس پر کسی طرح کا ظلم ہوا ہو اور وہ منہہ پہوڑ کر ظالم کو برا کہہ بیٹھے تو وہ معذور ہے ۔ اور اللہ سبکی سنتا اور سب کچھہ جانتا ہے ۔ لوگون کے ساتھہ بہلای کہلم کہلا کرو یا چہپا کر کرو یا تمہارے ساتھہ کوئی برائی کرے اور تم اُس برائی سے درگزر کرو تو اللہ ہی لوگون کے ساتھہ بہلائی ہی کرتا ہے کہ باوجود قدرت کے درگزر کرتا ہے تم ہی درگزر کیا کرو ۔ جو لوگ اللہ اور اسکے رسولون سے برگشتہ ہین اور اللہ اور اسکے رسولون مین جدائی ڈالنی چاہتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم بعض پیغمبرون کو مانتے ہین اور بعض کو نہین مانتے اور چاہتے ہین کہ پیغمبرون مین مغایرت قرار دیکر کفر و ایمان کے بیچ بیچ مین کوئی دوسرا رستہ اختیار کرین تو ایسے لوگ یقیناً کافر ہین اور کافرون کے لئے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکہا ہے ۔ اور جو لوگ اللہ اور اسکے رسولون پر ایمان لائے اور ان مین سے کسی ایک کو دوسرے سے جدا نہ سمجہا تو ایسے ہی لوگ ہین جنکو اللہ آخرت مین انکے اجر عطا فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔

ان آیات مین یہہ بیان ہے کہ ایک آدمی کا دوسرے کو برا کہنا اور اسکے عیوب کا اظہار اللہ جل شانہٗ کو پسند نہین ہے لیکن اگر کوئی مظلوم ظالم کے ظلم کو بیان کرے تو وہ معذور ہے اور چونکہ خود اللہ جل شانہ مظلوم کی فریاد کو سننے والا اور ظالم کے ظلم کو جاننے والا ہے اور وہ ظالم کے ظلم کی سزا بہی دیگا اسلئے اگر مظلوم درگزر کرے تو بہتر ہے کیونکہ انتقام لینے مین کوئی فایدہ نہین

اور عفو وکرم اختیار کرنے مین اسیقدر ثواب کا استحقاق پیدا ہوجاتا ہے جسقدر کہ کسی نیکی پر ظاہر ہو یا باطن ملا کرتا ہے ۔ اسکے بعد یہہ جتلایا گیا ہے کہ جب اللہ جل شانہ باوجود قدرتِ انتقام بندون کے بہت سے گناہون کو معاف کرتا ہے تو بندون کو بہی لازم ہے کہ آپس مین عفو وکرم کے طریقہ کو اختیار کرین ۔

آخر آیات مین اس سوال مقدر کا جواب دیا گیا ہے جو ایک کوتاہ نظر کر سکتا تہا وہ یہہ کہ جب غیبت بلا غرض کی برائی کا اظہار اسلام مین ممنوع ہے تو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام یہود و نصاری کی جو اہلِ کتاب ہین کیون برائی بیان کرتے ہین ۔ اسیکے رد مین ارشاد ہوا ہے کہ جو لوگ ہمارے اس پیغمبر احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کرتے ہین وہ درحقیقت خدا کا انکار کرتے ہین اور انکا بعض انبیا کو صادق اور بعض کو کاذب سمجہنا در اصل خدا کے ایک حکم کو ماننا اور دوسرے حکم کو نہین ماننا ہے جس مین اطاعت خدا کی نفی اور اتباع ہوی کا ثبوت ہے ۔ اور اسی وجہہ سے ان پر کفر کا اطلاق بالکل صادق آتا ہے اور ایسون ہی کی سزا کے لئے جہنم تیار رہے ۔ لیکن جو لوگ اللہ پر اور اسکے سب رسولون پر ایمان لائے ہین یعنے مسلمان اور انہون نے کسی رسول مین تفریق نہین کی یعنے ایک کو سچا اور دوسرے کو جہوٹا نہین سمجہا بلکہ اللہ کے حکم کی اطاعت کی اور نفس کی پیروی سے باز رہے انکو خدا تعالیٰ انکے اعمال کا اجر دیگا اور جو خطا اور گناہ ان سے بہ تقاضای بشری سرزد ہون انکو بہی معاف کرکے انپر اپنی رحمت نازل فرماویگا ۔

فایدہ ۔ اگر غور کیا جاے تو ان آیات مین بہت بڑی تنبیہ ان لوگون کو ہے جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض احکام کو مانتے ہین اور بعض کو نہین مانتے اور انمین تاویلات بعیدہ کیا کرتے ہین تاکہ اپنے قرار دیئے ہوئے بزرگون اور پیشواؤن کے غلط سلط اقوال کی تکذیب نہ ہونے پاے

اس قسم کے لوگون پر ہی نومن ببعض ونکفر ببعض کا اطلاق ہوگا - اللہ جلّ شانہ مسلمانون پر
رحم فرمائے اور جو وعید اولئک ہم الکافرون حقا کی سنائی گئی ہے اس سے محفوظ رکہے آمین -

اس فصل کو ختم کرنے سے پہلے ان آیات کو بہی نقل کر دینا ضرور ہے جن مین تزکیۂ
نفس وتہذیب اخلاق کے متعلق عام نصیحتین ہین اور جن مین مومنین کی علامات کا ذکر کیا گیا ہے
سورۂ لقمٰن مین اللہ جلّ شانہ نے حضرت لقمٰن کی ان حکیمانہ نصیحتون کو نقل فرمایا ہے جو
انہون نے اپنے فرزند کو کی تہین تاکہ مسلمان اُن سے فایدہ اٹہائین اور یہہ جان رکہین کہ
الحکمۃ ضالۃ المومن حیث وجدہا فہو احق بہا - چنانچہ ارشاد ہوا ہے یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ
بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَکَ - اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ -
وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا - اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ -
وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ - اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ - ترجمہ
بیٹا! نماز پڑہا کر اور لوگون کو اچہے کامون کے کرنیکی نصیحت کیا کر اور برے کامون سے
منع کیا کر اور جو کچہہ تکلیف ومصیبت پہونچے اسکو جہیل لے - بے شک یہہ بڑی ہمت کے کام ہین
اور لوگون سے بے رخی نہ کر اور زمین پر اترا کر نہ چل کیونکہ اللہ کسی اترانے والے شیخی خورے کو
پسند نہین کرتا - اور اپنی رفتار مین میانہ روی اختیار کر اور کسی سے بات کرے تو نرمی سے
بول کیونکہ آوازون مین بری سی بری آواز گدہون کی آواز ہے -

فایدہ - امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی تاکید کے ساتہہ ہی حضرت لقمٰن نے اپنے
بیٹے کو کہا کہ واصبر علی ما اصابک جو تکلیف پہونچے اس پر صبر کر یعنے امر بالمعروف ونہی عن المنکر

وجہہ سے جو تکلیف پہونچے اسکو جہیل لے ان ذٰلک من عزم الامور مین اسطرف اشارہ ہے
کہ لوگون کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنی اور پہر جو تکلیف اُن سے پہونچے اسپر صبر کرنا
اسکے لیے بہت بڑی ہمت درکار ہے - خدا جملہ مسلمانون کو اسکی توفیق دے - آمین -

سورۂ فرقان مین مومنین کی تعریف یعنے انکی علامتین اسطرح بیان ہوئی ہین -
وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا -
وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا - وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ
جَهَنَّمَ - اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا - اِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا - وَالَّذِيْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا
لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا - وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا
اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ - وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
يَلْقَ اَثَامًا - يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا - اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ
وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ - وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا
وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا - وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ
وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا - وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا
وَّعُمْيَانًا - ترجمہ - اور خدای رحمن کے خاص بندے تو وہ ہین جو زمین پر فروتنی کے ساتہہ چلتے
ہین اور جب جاہل اُن سے جہالت کی باتین کرنے لگین توان کو سلام کرتے اور الگ ہوجاتے ہین -
اور جو راتون کو اپنے پروردگار کے آگے سجدے کرتے اور دست بستہ کہڑے رہتے
ہین یعنے نماز پڑہتے ہین - اور جو دعائین مانگا کرتے ہین کہ اسے ہمارے پروردگار عذاب دوزخ کو

ہم سے پرے ہی پرے رکہیو کیونکہ دوزخ کا عذاب بڑی بہاری مصیبت ہے - اور تہوڑی دیر ٹہرنا ہو
اور ہمیشہ رہنا ہو دونون حالتون مین بری جگہہ ہے - اور جو خرچ کرتے ہین تو فضول خرچی نہین کرتے
اور نہ بہت تنگی کرتے ہین بلکہ انکا خرچ افراط و تفریط کے درمیان اعتدال کی راہ پر ہوتا ہے - اور
جو خدا کے ساتہہ کسی دوسرے معبود کو نہین پکارتے ہین اور ناحق ناروا کسی شخص کو جان سے نہین مارتے
کہ اسکو خدا نے حرام کر رکہا ہے اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہین اور جو شخص شرک اور گناہ مذکورہ بالا
کرے وہ اپنے گناہون کا خمیازہ بہگتے گا اور قیامت کے دن اسکو دوہرا عذاب دیا جاویگا اور
ذلیل و خوار اسی حال مین ہمیشہ رہیگا مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے تو ایسے لوگون
کے گناہون کو اللہ نیکیون سے بدل دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے - اور جو شخص توبہ کرے
اور اسکے بعد وہ نیک عمل بہی کرے وہ تو حقیقت مین خدا کی طرف رجوع کرتا ہے - اور وہ لوگ بہی
خدا کے خاص بندے ہین جو جہوٹی گواہی نہین دیتے اور جو اتفاقاً بیہودہ مشغلون کے پاس ہو کر
گزرین تو وضعداری کے ساتہہ گزر جاتے ہین - اور نیز وہ لوگ کہ جب انکو انکے پروردگار کی آیتین
سنا سنا کر نصیحت کی جاتی ہے تو اندہے اور بہرے ہو کر انپر نہین گزرتے -

سورہ شوریٰ کے ایک مقام مین مومنین کی علامتین ان الفاظ مین بیان ہوئی ہین - وَالَّذِيْنَ
يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ - وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا
الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ - وَالَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ -
وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا - فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ - اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ -
وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ - اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ

وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ - اُولٰئِکَ لَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ - وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ - ترجمہ - اور جو بڑے بڑے گناہون اور بیحیائی کی باتون سے کنارہ کش رہتے ہین اور جب انکو غصہ آجاتا ہے تو لوگون کی خطاؤن سے درگزر کرتے ہین - اور جو اپنے پروردگار کا حکم مانتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور اسکے جتنے کام ہین آپس کے مشورے سے ہوتے ہین اور ہم نے جو انکو دے رکھا ہے اُس مین سے راہِ خدا مین خرچ کرتے ہین اور جو ایسے غیور ہین کہ جب اُن پر کسی کی طرف سے بے جا زیادتی ہوتی ہے تو وہ واجبی بدلے لیتے ہین - اور برائی کا بدلہ ہے ویسی ہی برائی اسپر بھی جو معاف کردے اور صلح کرے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمے ہے - بے شک وہ ظلم کرنے والون کو پسند نہین کرتا - اور کسی پر ظلم ہوا ہو اور وہ اسکے بعد بدلے تو یہہ لوگ معذور ہین اُن پر کوئی الزام نہین - الزام ہے تو انہین پر ہے جو لوگون پر ظلم کرتے اور ناحق ناروا ملک مین لوگون پر زیادتی کرتے ہین - یہی لوگ ہین جنکو عذاب دردناک ہونا ہے - اور البتہ جو شخص صبر کرے اور دوسرے کی خطا بخش دے تو بیشک یہہ بڑی ہمت کے کام ہین -

سورۂ انفال کے ایک مقام مین مومنین کی اسطرح تعریف کیگئی ہے - اِنَّمَا الْمُوْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُہُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْہِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْہُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّہِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰہُمْ یُنْفِقُوْنَ - اُولٰئِکَ ہُمُ الْمُوْمِنُوْنَ حَقًّا - لَہُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ وَمَغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ - ترجمہ - سچے مسلمان تو بس وہی ہین کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے تو انکے دل دہل جاتے ہین اور جب اٰیاتِ الٰہی انکو پڑہکر سنائی جاتی ہین تو وہ انکے ایمان کو

اور بھی زیادہ کردیتی ہین اور ہر حال مین اپنے پروردگار ہی پر بھروسہ رکھتے ہین - جو لوگ نماز پڑھتے اور ہم نے انکو جو روزی دے رکھی ہے اس مین سے خدا کی راہ مین خرچ کرتے ہین - یہی ہین سچّے ایماندار اور انکے لئے انکے پروردگار کے ہان درجے ہین اور گناہون کی معافی اور عزت اور آبرو کی روزی -

فائدہ - مخالفین اسلام غور کرین کہ ان مین سے کون سی بات ہے جسکا شمار بدتہذیبی اور سوء خلق مین ہوسکتا ہے برخلاف اسکے ہر ایک امر کمال تہذیب اور حسن اخلاق پر دلالت کررہا ہے - مسلمان اپنے موجودہ عقاید و اعمال پر نادم ہون کہ انکی وجہہ سے اسلام کی خوبصورت شکل کسطرح بگڑ گئی ہے اور غیر مسلمان اسکے حسن کے فریفتہ ہونیکے عوض اس سے متنفر ہورہے ہین - اب مین اس فصل کو سورۂ نازعات کی اس آیت پر ختم کرتا ہون جو فی الحقیقت ساری فصل کا خلاصہ ہے - فَاَمَّا مَنْ طَغٰی - وَاٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ہِیَ الْمَاْوٰی - وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَہَی النَّفْسَ عَنِ الْہَوٰی - فَاِنَّ الْجَنَّةَ ہِیَ الْمَاْوٰی - اور اللہ جلّ شانہ سے دعا کرتا ہون کہ مسلمان بھائی اس سے فایدہ اٹھائین اور مجھہ گنہگار کو اسکی برکت سے عمل کی توفیق ہو تا کہ قیامت کے دن مین یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کے الزام سے محفوظ رہون - آمین یا ارحم الرّاحمین والصّلوٰة والسّلام علیٰ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین فقط

تمت

صحت نامۂ تذکیر الاخوان بآیات القرآن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۰	ر	پر	۲۴	۲	پا آسمانون کے	یا آسمانون کے
۳	۱۶	جنکو	جنکو	۲۵	۱۴	وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرِ	وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ
۴	۶	سمجھا گیا ہے	سمجھایا گیا ہے	۳۵	۱۳	مِّنَ الَّذِيْنِ	مِّنَ الدِّيْنِ
۶	۱	نَبَاتٍ	نَبَاتٍ	۳۷	۴	آنحضرت علیہ الصلوٰۃ	آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام
۱۲	۷	اوز زمین	اور زمین	۳۹	۵	عزیز	عزیر
۱۴	۸	كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ	كَفَرُوْا فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ	۴۱	۱۱	اللہ جل نہ	اللہ جل شانہ
				۴۱	۱۶	افترپردازی	افتراپردازی
۱۵	۱۰	موجودگی	موجود ہوگی	۴۴	۱۲	حومخلوقات	جومخلوقات
۱۶	۶	حسب	جب	۴۴	۱۵	ایک دوسرے یر	ایک دوسرے پر
۱۸	۱۰	بگارا	بگھارا	۴۶	۱۰	معاذ اللہ	معاذ اللہ
۱۰	۱۶	عَنْ قِيلِهِ	عَنْ وَّلَدِهِ	۴۷	۵	آنحصرت	آنحضرت
۱۹	۶	ایک دوسرے کو	ایک دوسرے کے	۴۹	۶	آنحصرت	آنحضرت
۲۰	۲	افتراپرداریان	افتراپردازیان	۵۲	۸	ہٹا دیا گیا	ہٹا دیا گیا
۲۰	۸	دیکھہ نینگے	دیکھہ لینگے	۵۵	۱۰	آنحصرت	آنحضرت
۲۰	۱۳	سورۂ بقر کے وایک	سورۂ بقر کے ایک	۵۶	۹	خیرہ الطامۃ	خیرۃ الطامۃ

(جان ۵۷)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۶	۱۶	ثُمَّ یَقْطَعْ	ثُمَّ لْیَقْطَعْ
۵۸	۸	سُنُ الْمَاٰبِ	حُسْنُ الْمَاٰبِ
۵۹	۱۷	زذیل	رذیل
۶۵	۱۳	مین	ہین
۶۸	۱۶	مدینۂ منورہ	مدینۂ منورہ
۷۱	۹	زیورات	زیور
۷۵	۵	پوسے	پوچھے
۸۰	۷	کرین	کرو
۸۵	۱۴	یَجْتَنِبُوْنَ	یَجْتَنِبُوْنَ
۸۶	۱	غَفَرَ	غُفِرَ
۸۷	۱۵	احمعین	اجمعین

تمت

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانۂ جامعۂ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس تعلیمات، مجلس انتظامی، مجالس شعبہ جات و نصاب پانچ کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۲۔ اساتذہ جامعۂ عثمانیہ و کلیہ جات متعلقہ و گریجویٹ و عہدہ داران جامعہ دس کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے اور ریسرچ اسکالرس اور اراکین دارالترجمہ دس کتابیں ۔۔۔ لے سکتے ہیں اور تحقیقاتی کاموں کے لیے

۳۔ طلبائے ایم۔ اے ایل ایل بی و دیگر جماعت کے طلبہ تین کتابیں ایک ہفتہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔ بی۔ اے، بی۔ ایس۔ سی کے طلبہ دو کتابیں واپس نہ ہوں تو طلبہ سے بحساب "پانچ" پیسہ فی کتاب یومیہ جرمانہ لیا جائیگا۔

۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں واپس کرنا ضروری ہے۔ ایک آنہ یومیہ فی کتاب جرمانہ لیا جائیگا۔

۵۔ بشرط موقع کتابیں کسی کے پاس رکھی جا سکینگی مگر اس غرض کے لیے کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔

۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو ان کی قیمت یا دوسری کتاب داخل کرنی ہوگی۔

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان بنانا یا لکھنا منع ہے۔

۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں کتب خانہ سے باہر نہیں لے جائی جا سکینگی۔ فقط